

سراجی اور علم المیراث کے سمجھنے  
کے لئے اسان کتاب

# تعلیم القرآن

الترغی

العارف بالله المفسر المحدث حضرت الشیخ  
محمد شریف اللہ مولوی یانوی رحمۃ اللہ علیہ

الناشر

## مکتبہ تفسیر سیر

الجامعة التفسیریہ شمس العلوم عیم یارخان پنجاب

موبائل ۰۳۲۱-۶۷۰۳۳۹۲۰ === ۰۳۰۰-۶۷۳۱۹۳۲

# تعلیم الفرائض

الترغی

العارف بالله المفسر المحدث حضرت الشيخ  
محمد شریف اللہ مولوی انوی رحمۃ اللہ علیہ

الناشر

مکتبہ تفسیریہ

الجامعة التفسیریہ شمس العلوم رحیم یار خان پنجاب

موبائل: ۰۳۲۱-۶۷۰۳۳۹۳ === ۰۳۰۰-۶۷۳۱۹۲۲



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

تعلیم الفرائض

نام کتاب

شیخ التفسیر والحديث العارف باللہ الشیخ محمد شریف اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ

مصنف

مکتبہ تفسیریہ جامعہ تفسیریہ شمس العلوم ابو ظہبی روڈ رحیم یار خان

ناشر

۰۳۲۱-۶۷۳۱۹۲۲ === ۰۳۰۰-۶۷۳۳۹۴

## تعارف جامعہ تفسیریہ شمس العلوم

مدرسہ شمس العلوم کا شمار برصغیر پاک و ہند کے قدیم ترین دینی مدارس میں ہوتا ہے۔ یہ مدرسہ تقریباً اڑھائی سو سال قبل ۱۱۷۵ھ کو ضلع رحیم یار خان کے مضافات میں واقع ہستی مولویان میں قائم ہوا اور سالہا سال سے علم عرفان کی بارش برسا رہا ہے اور تشنگان علوم نبویہ کی سیرابی کر رہا ہے۔

اس مدرسہ کا مرکز رحیم یار خان شہر میں جامعہ تفسیریہ شمس العلوم کے نام سے قائم ہے۔ جس میں الحمد للہ مکمل درس نظامی، شعبہ تخصص فی الفقہ، قرآن مجید حفظ و ناظرہ، دورہ تفسیر، دورہ میراث، دورہ صرف و نحو اور شعبہ تبلیغ کا مکمل تعلیمی اصلاحی و تربیتی نظام موجود ہے۔

## شائقین علوم نبوت کے لئے نعمت عظمیٰ

☆ جامعہ ہذا میں ہر سال یکم شعبان سے ۲۰ رمضان تک "دورہ تفسیر" اور یکم رجب سے ۳۰ رجب تک "دورہ میراث" باقاعدہ اہتمام سے پڑھایا جاتا ہے۔

# فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸	ثبوت وراثت کا بیان	۳	تعریف علم المیراث
۲۲	عصبات کا بیان	۳	موضوع علم المیراث
۲۵	فروض کے مخارج کا بیان	۳	غایۃ علم المیراث
۲۶	مسئلہ بنانے کا طریقہ	۴	ذوی الفروض کا بیان
۲۹	عول اور رد کا بیان	۵	احوال جد صحیح
۳۳	دو عددوں کے درمیان نسبتوں کا بیان	۵	احوال اخ خیفی و اخت خیفی
۳۴	طریقہ معرفت تداخل، توافق، تباین	۶	احوال زوج
۳۵	تصحیح کا بیان	۶	احوال زوجہ
۳۷	مناخذ کا بیان	۷	احوال بنت
۴۶	مخرج المسئلہ باعتبار سولہ آنے کے	۷	احوال بنت الابن
۴۹	جائداد مترکہ کا بیان	۸	احوال بنت ابن الابن
۵۳	دین محیط کا بیان	۱۱	احوال اخوت عینیہ
۵۵	کسور التمرکہ کا بیان	۱۱	احوال اخت علیہ
۵۵	کسور الدین کا بیان	۱۲	احوال ام
۵۵	کسور الدین و کسور التمرکہ کا بیان	۱۳	احوال جدہ صحیحہ



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۵	فتویٰ نویسی جامد اد متر و کہ	۵۶	مولیٰ العتاقہ کا بیان
۱۰۹	فتویٰ نویسی ذوی الارحام صف اول	۶۱	باب ذوی الارحام
۱۱۰	فتویٰ نویسی ذوی الارحام صف ثانی	۶۲	فصل صف اول
۱۱۱	فتویٰ نویسی ذوی الارحام صف ثالث	۶۸	فصل صف ثانی
۱۱۲	فتویٰ نویسی ذوی الارحام صف رابع	۷۲	فصل صف ثالث
۱۱۵	فتویٰ نویسی خنثی	۷۴	فصل رابع
۱۱۶	فتویٰ نویسی حمل	۸۰	خنثی کا بیان
۱۱۷	فتویٰ نویسی مفقود	۸۳	حمل کا بیان
۱۱۸	فتویٰ نویسی تتخرج کی	۸۵	مفقود کا بیان
۱۱۹	فتویٰ نویسی مقاسمہ الجرد	۸۶	تتخرج کا بیان
۱۲۳	زبدہ الفن	۸۷	فصل فی المحروم والمحبوب
۱۲۵	لبن الفن	۸۷	مقاسمہ الجرد کا بیان
		۹۷	فصل مات الاخوان معا
		۱۰۲	فتویٰ نویسی مناسخہ
		۱۰۴	فتویٰ نویسی سولہ آنہ
		۱۰۶	فتویٰ نویسی دین محیط
		۱۰۷	فتویٰ نویسی مولیٰ عتاقہ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي لا اله الا هو الحي الذي لا يموت وله ميراث السموات والارض والصلوة والسلام على رسوله محمد بن النبی الامی الذي لم يورث وعلى اله وصحبه الذين ورثوا منه الكتاب والسنة و الفريضة العادلة وعلى من اتبعوهم باحسان۔

اما بعد فقد قال رسول الله ﷺ تعلموا الفرائض و علموها الناس فانها نصف العلم یعنی باعتبار علم کے نصف علم ہے، یا باعتبار ثواب کے نصف علم ہے، یا باعتبار جزئیات کثیرہ کے، کہ کم سے کم ایک کھرب تک اس کے جزئیات ہو سکتے ہیں۔ و قال رسول الله ﷺ العلم ثلاثة و ما سوى ذلك فهو فضل آية محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة۔

پس جانتا چاہئے کہ میت کے مال کے ساتھ چار حقوق تعلق رکھتے ہیں۔ (۱) پہلا حق تجہیز و تکفین علی وجہ السنۃ (۲) دوسرا حق ادائیگی قرض (۳) تیسرا حق اجرائے وصیت از ثلث (۴) چوتھا حق تقسیم باقی مال کی ان ورثہ کے درمیان، جن کا وارث ہونا ثابت ہے کتاب اللہ سے جیسے باپ ماں، زوج زوجہ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن، یا سنت رسول اللہ ﷺ سے جیسے جد (دادا) کا عصبہ ہونا اور سدس لینا اور اخت عینی، علی کا لڑکی یا پوتی کے ساتھ عصبہ ہونا یا اجماع امت سے جیسے دادا کو باپ کی عدم موجودگی میں باپ کی طرح قرار دینا، پوتے کا بیٹے کی عدم موجودگی میں بیٹے کا مثل ہونا، اسی طرح پوتی بھی بوقت عدم موجودگی بیٹی کے۔

**تعریف علم المیراث:** تعریف علم میراث کی یہ ہے کہ علم المیراث نام ہے چند قواعد و

جزئیات کا جن کے ذریعہ سے ہر وارث کا حصہ ترکہ سے معلوم ہو جائے۔

**موضوع علم المیراث:** موضوع اس کا ترکہ اور وارث ہیں۔

**غایۃ علم المیراث:** غایۃ اس کی ہر وارث کو اس کا قدر استحقاق پہنچ جانا۔



کل ورثہ تین قسم ہیں

(۱) ذوی الفروض (۲) عصبات (۳) ذوی الارحام

ذوی الفروض وہ ہیں جن کا حصہ متعین ہو۔ عصابات وہ ہیں جن کا حصہ متعین نہ ہو بلکہ جو مال ذوی الفروض سے بچ جائے وہ لے لیں اور اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو تمامی مال کے علی وجہ العصبۃ حقدار ہوں۔ ذوی الارحام وہ ہیں جن کی میت کے ساتھ قرابت ہو، نہ وہ ذوی الفروض ہوں اور نہ عصبہ۔

ذوی الفرض بارہ نفر ہیں۔ چار مردوں سے اور آٹھ عورتوں سے۔ (۱) اب (۲) جدِ صحیح (۳) اخیلی (۴) اختِ خفی (۵) زوج (۶) زوجہ (۷) بنت (۸) بنت الابن (۹) اختِ عینی (۱۰) اختِ علی (۱۱) ام (۱۲) جدہ صحیحہ

## ذوی الفروض کا بیان

## احوال اب

باپ کے کل تین حال ہیں۔ (۱) عصبہ محض جبکہ میت کی کوئی اولاد نہ ہو۔ (۲) مدس جبکہ میت کی

نرینہ اولاد دھو، خواہ مادہ اولاد دھویانہ۔ (۳) سدس وعصب جبکہ میت کی صرف مادہ اولاد دھو۔

فائدہ: (۱) باپ کسی حال میں محبوب نہیں ہوتا۔ (۲) اولاد سے مراد اپنی اولاد ہے خواہ مذکر ہو یا مؤنث یا اپنی فرع مذکر کی فرع الخ

مشق		
مب اب سدس	مب اب سدس	مب اب عصبه
مب اب سدس	مب اب سدس وعصبه	مب اب سدس وعصبه
مب اب عصبه	مب اب عصبه	

## احوال جد صحیح

اگر اب موجود ہو تو جد (الخ) محبوب ہے۔ اور اگر اب موجود نہ ہو تو جد مثل اب کے ہے، یعنی (۱) پوتی یا پوتا مر گیا تو جد عصبہ محض ہے اگر میت کی کوئی اولاد نہ ہو۔ (۲) سدس جبکہ میت کی زینہ اولاد ہو خواہ اس کے ساتھ مادہ اولاد ہو یا نہ۔ (۳) سدس وعصبہ جبکہ صرف مادہ اولاد ہو۔

**فائدہ:** اب الجد مثل جد کے ہے یعنی اب و جد میں سے کوئی بھی موجود ہو تو اب الجد محبوب ہے اور اگر ان میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو تو اب الجد کے بھی وہی تین حال ہیں۔

(۱) عصبہ محض (۲) سدس (۳) سدس وعصبہ۔ وھکذا جد الجد الخ۔

### مشق

اب عصبہ	جد م	جد عصبہ	جد سدس	ابن
جد سدس	ابن	جد سدس وعصبہ	جد سدس وعصبہ	بنت الابن
جد عصبہ	ابن البنت	جد عصبہ	بنت البنت	اب الجد م
اب عصبہ	اب الجد م	جد عصبہ	اب الجد م	اب الجد عصبہ الخ
اب الجد عصبہ	جد الجد م	جد الجد عصبہ	جد الجد عصبہ	

## احوال اخ خیفی و اخت خیفی

میت کے اصول یا فروغ موجود ہوں تو مولود مادر محبوب ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو تو پھر مولود مادر ایک ہے تو سدس لے گا اور اگر ایک سے زائد ہیں خواہ مذکر ہوں یا مؤنث یا دونوں تو ثلث میں یکساں شریک ہوں گے۔



## مشق

محبوبہ	محبوبہ	محبوبہ
ابن	ابن	ابن
محبوبہ	محبوبہ	محبوبہ
ابن	ابن	ابن
محبوبہ	محبوبہ	محبوبہ
ابن	ابن	ابن
محبوبہ	محبوبہ	محبوبہ
ابن	ابن	ابن

## احوال زوج

میت کی (یعنی بیوی) کی اگر کوئی اولاد نہیں، تو زوج کو نصف ملے گا اور اگر اولاد ہے خواہ اس خاوند سے یا سابق سے تو زوج کو ربع ملے گا۔

## مشق

زوج	زوج	زوج
نصف	نصف	نصف
زوج	زوج	زوج
نصف	نصف	نصف
زوج	زوج	زوج
نصف	نصف	نصف

## احوال زوجہ

میت کی (یعنی خاوند) کی اگر کوئی اولاد نہیں، خواہ اس بیوی سے ہو یا اور سے، تو زوجہ کو ربع ملے گا خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں اور اگر اولاد ہے تو ثمن ملے گا۔

### مشق

زوجہ	اب	زوجہ	ابن البنت	زوجہ	بنت البنت
رہ	عصبہ	رہ		رہ	
زوجہ	بنت	زوجہ	ابن	زوجہ	ابن
رہ		رہ		رہ	
زوجہ	زوجہ	زوجہ	زوجہ	زوجہ	ابن الابن
رہ	عصبہ	رہ	عصبہ	رہ	عصبہ

### احوال بنت

میت کی بنت ایک ہے تو نصف لے گی، اگر ایک سے زائد ہے تو ثلثان میں برابر شریک ہوں گی اور اگر ان کے ساتھ میت کی زینہ اولاد ہے، خواہ وہ ان کا بھائی یعنی ہو یا علی، تو ان کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی۔ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ۔

### مشق

زوجہ	بنت	زوجہ	بنت	اب	ابن
رہ	نصف	رہ	ثلثان	سدر	عصبہ

### احوال بنت الابن

میت کی (یعنی دادا کی) اگر کوئی اولاد نہیں، تو پوتی لڑکی کے قائم مقام ہے۔ یعنی اگر ایک ہے نصف لے گی۔ ایک سے زائد ہیں تو ثلثان میں یکساں شریک ہوں گی اور اگر ان کے ساتھ ابن الابن ہو تو اس کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی۔ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ۔

### مشق

زوجہ	بنت الابن	زوجہ	بنت الابن	بنت الابن	ابن الابن
رہ	نصف	رہ	ثلثان	عصبہ	



اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

مشق

اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

مشق

اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

مشق

اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

## احوال بنت ابن الابن

بنت ابن الابن بنت ابن الابن

ابن الابن محبوب ہوگی۔

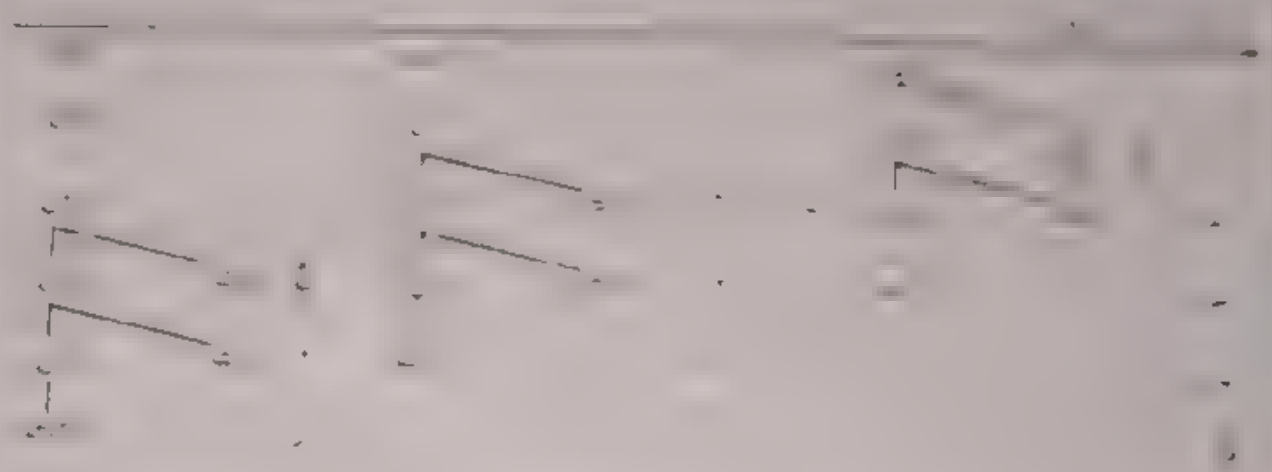
مشق

اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ







مجموعہ مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ

مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ

مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ

مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ  
مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ  
مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ  
مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ  
مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ

مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ

مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ  
مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ - حصہ اول - مکتوبات شریفہ

## احوال اخوات عینیہ

میت کے اصول یا فروغ مذرموجود ہوتا ہے انہی اخوات مینیہ مجاہدہ ہیں۔ اور انہی مینیہ مجاہدہ پر  
 فرح مانت (یعنی بنت یا بنت ابن) ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اخوات مینیہ مجاہدہ ہیں۔ اگر نہیں تو بنت بھی  
 نہیں، تو اخوات مینیہ بنت کے قائم مقام ہیں۔ (یعنی) اگر اخوات مینیہ بنت ہے تو نصف ملتی، اور اگر ایک  
 سے زائد ہیں تو عیشت میں لگی اور گران کے ساتھ اخ مینیہ ہو تو اس کے ساتھ حصہ بہ ہوجا میں لگی۔ واللہ اعلم  
 من حطّ الاستبیر

مشق

آب	آخت	چد	خت	آدن	آخت
عصب	م	عصب	م	عصب	م
آین آدن	آخت	بنت	آخت	بنت آدن	آخت
عصب	م	نصف	عصب	نصف	عصب
زواج	آخت	زواجه	آخت	زواج	آخت
نصف	نصف	ربع	هکشان	نصف	هکشان
زوجه	آخت	آخت	آخت	آخت	آخت
ربع	ربع	ربع	ربع	ربع	ربع

## احوال اخوات عليه

میت کے اصول یا قواعد مذکور یہ میت کا شائع موجود نہ تو اخوات علیہ مجوبہ ہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو تو پھر اس کی چار صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ بنت اور اخت مینیہ دونوں موجود ہوں۔ دوسری یہ کہ بنت وراخت مینیہ دونوں نہ ہوں۔ تیسری یہ کہ بنت نہ ہو اور اخت مینیہ نہ ہو۔ چوتھی یہ کہ بنت نہ ہو اور اخت مینیہ ہوں۔

پہلی صورت ہائیم یہ ہے۔ اخوات! یہ محبوب ہیں۔

دوسری صورت کا حکم یہ ہے کہ اخلاقیہ بنت کے قلم مقدمات میں (یعنی) انرا اخلاقیہ مطلق ایک ہے تو  
خلف لے گی۔ ایک سے زائد ہیں تو مثالاً ان میں کی اور انرا ان کے ساتھ ان میں ہو تو پھر یہ اس کے ساتھ



عصبہ ہو جائیں گی۔ فلذکر مثل حظ الانسب۔

تیسری صورت کا حکم یہ ہے کہ اخت علی عصبہ ہے۔

چوتھی صورت کی پھر دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اخت عینیہ ایک ہو تو اخت علیہ سب سے لے کر اس کے ساتھ ش علی ہو تو پھر یہ اس کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی۔ دوسری یہ کہ اخت عینیہ ایک سے زائد ہو تو پھر اخت علیہ مجموعہ ہوں گی۔ ہاں اگر ان کے ساتھ ش علی ہو تو پھر یہ اس کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی۔ فلذکر مثل حظ الانسب۔

### مشق

اب عصبہ	اخت علی م	جد عصبہ	اخت علی م	ابن عصبہ	اخت علی م
ابن الابن عصبہ	اخت علی م	زوج نصف	اربع عصبہ	اخت علی م	اخت علی م
زوج نصف	اخت علی م	زوج نصف	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م
بنت نصف	اخت علی م	بنت ابن نصف	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م
اخت علی نصف	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م
اخت علی نصف	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م
اخت علی نصف	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م
اخت علی نصف	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م	اخت علی م

**فائدہ** (۱) بنت الابن کا بہت ہی سائر احکام الاخوات - (۲) جب اخوات عینیہ یا علیہ فراموش کے ساتھ عصبہ ہوں تو ابن الش علی اور علی الش محبوب ہیں۔

### احوال ام

میت کی اولاد یا خوة اخوات ذی عدم موجود ہوں تو ام کو سدس ملے گا، اور اگر اولاد اور اخوة اخوات ذی عدم موجود نہ ہوں۔ تو پھر اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ ایک یہ کہ بالکل اخوة و خوات نہیں۔ دوسری یہ کہ اخت یا ان میں سے ایک ہے، تو پھر ان دونوں صورتوں میں اب اور احد از زوجین دونوں موجود ہوں۔

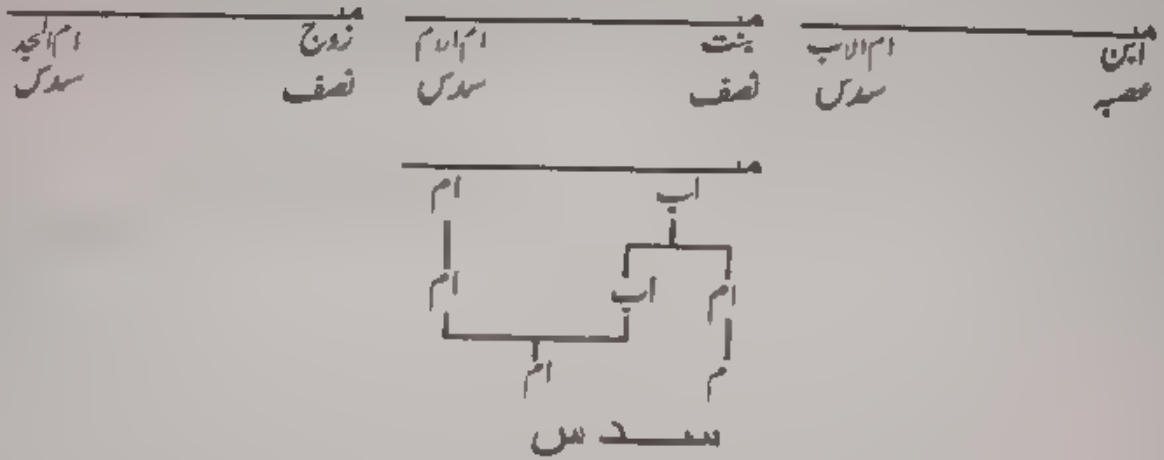




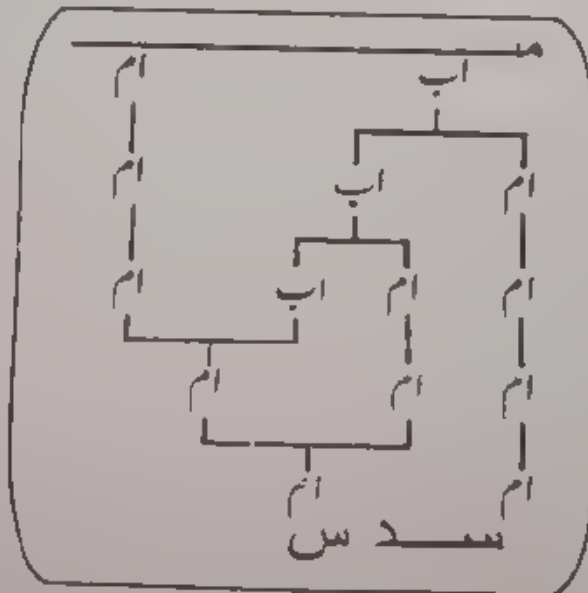
دوسرا وجود ام یعنی ماں کی موجودگی میں سب قسم کی جدات مجوبہ ہیں۔

تیسرا واسطہ یعنی جس واسطہ سے جدہ منسوب ہے اگر وہ واسطہ ہے تو جدہ مجوبہ ہوگی۔ مثلاً اب کی موجودگی میں  
الاب مجوبہ ہوگی۔ جد کی موجودگی میں ام لجد مجوبہ ہوگی۔ نہ ام الاب، کیونکہ جد ام الاب کا واسطہ نہیں بلکہ  
اس کا واسطہ اب ہے۔

### مشق

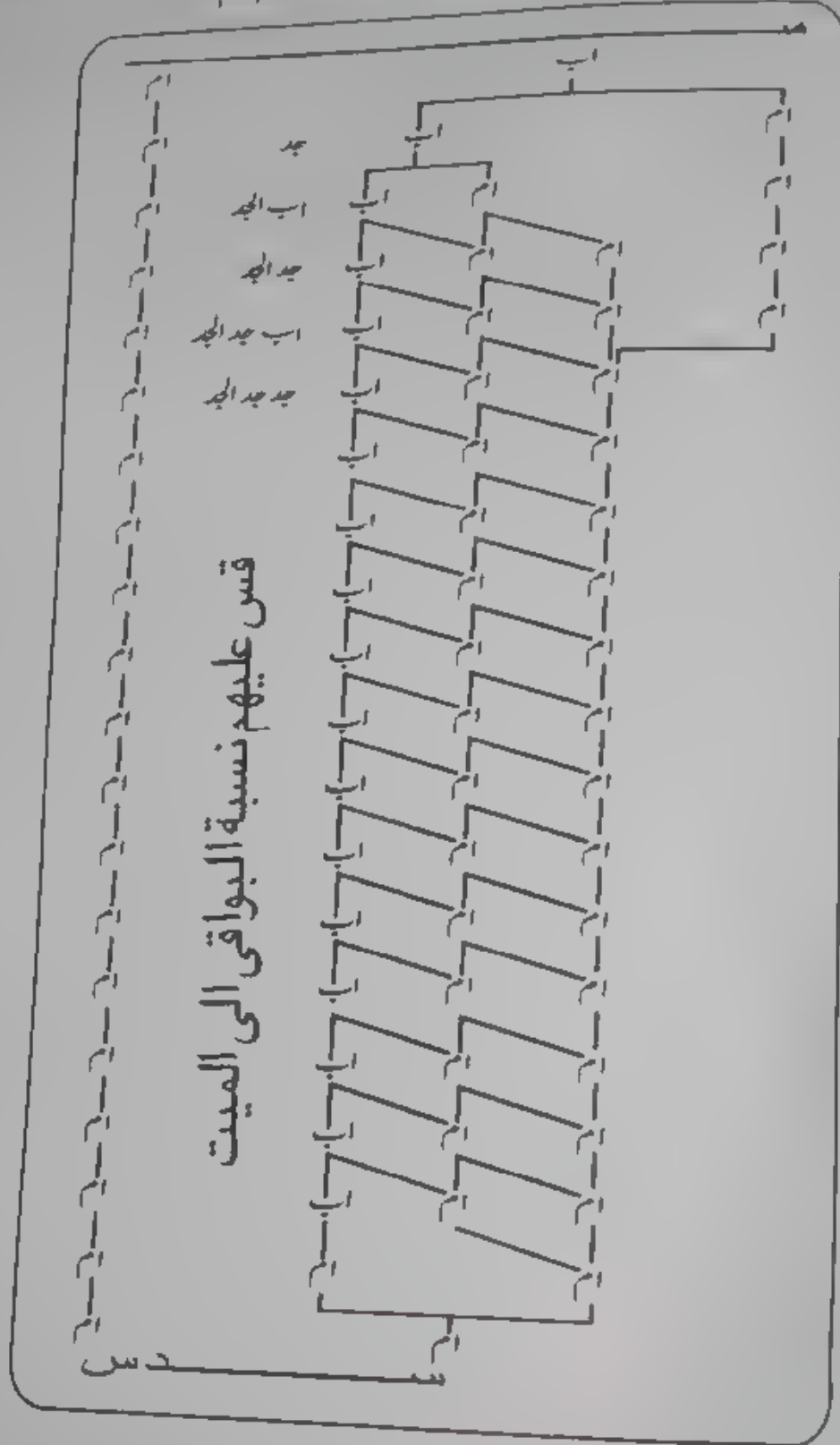


**تفصیل:** مذکورہ بالا مثال میں ام ام الاب کی ایک قرابت ہے صرف اب والی۔ بخلاف ام اب الاب  
کے کہ جیسے اس کو قرابت اب کی ہے ویسے قرابت ام کی بھی ہے کہ وہ ام ام الام بھی ہے۔



**تفصیل:** مذکورہ بالا مثال میں پہلی جدہ کو ایک قرابت ہے صرف اب سے۔ بخلاف دوسری جدہ کے کہ  
اس کو تین قرابتیں ہیں۔ ایک اب الاب سے کہ وہ ام ام اب الاب ہے۔ دوسری اب اب الاب سے

کہ وہ امام اب اب اب اب ہے۔ تیسری ام سے کہ وہ امام ام ام ام امام ہے۔



**تفصیل:** مذکورہ بالا مثال میں پہلی جدہ کو میت کے ساتھ اٹھارہ قرابتیں ہیں۔ ایک اب والی، دوسری جد والی، تیسری اب الجد والی، چوتھی جد الجد والی، پانچویں اب جد الجد والی، چھٹی جد جد الجد والی اور ساتھی۔ دوسری جدہ کو صرف ایک قرابت ام والی ہے۔

ایک سے زائد جدات کی مثال ذیل ہے۔

اب	اب	اب	اب	اب
اب	اب	اب	اب	اب
اب	اب	اب	اب	اب
اب	اب	اب	اب	اب
اب	اب	اب	اب	اب
اب	اب	اب	اب	اب
اب	اب	اب	اب	اب
اب	اب	اب	اب	اب
اب	اب	اب	اب	اب
اب	اب	اب	اب	اب

س د س

**تفصیل** مذکورہ بالا مثال میں پہلی جدہ کو نسبت میت سے بواسطہ اب ہے۔ دوسری کو بواسطہ جد ہے۔ تیسری کو بواسطہ اب الجد ہے۔ چوتھی کو بواسطہ جد الجد ہے۔ پانچویں کو بواسطہ اب جد الجد ہے۔

**امثلہ وجہ حجب کے ذیل ہیں۔**

اب	اب	اب	اب	اب
عصب	عصب	عصب	عصب	عصب
م	م	م	م	م
م	م	م	م	م
م	م	م	م	م
م	م	م	م	م
م	م	م	م	م
م	م	م	م	م
م	م	م	م	م
م	م	م	م	م

**خلاصہ**

فرائض کے ذوی الفروض کا بیان

”نصف“ کے ذی فرض پانچ نفر ہیں۔ (۱) زوج (۲) بنت (۳) بنت الابن الخ (۴) اخت الخ (۵) اخت مل۔



”ربع“ کے ذی فرض، نفر ہیں۔ (۱) زوج (۲) زوجہ۔

”شمن“: کا ذی فرض صرف ایک نفر ہے۔ زوجہ۔

”ثلث“ کے ذی فرض تین نفر ہیں۔ (۱) خ خفی ذی عدد (۲) اخت خفیہ ذوات عدد (۳) ام۔

”ثلث باقی“: کا ذی فرض ایک نفر ہے۔ ام۔

”ثلثان“: کے ذی فرض چار نفر ہیں۔ (۱) بنت (۲) بنت الابن الخ (۳) اخت عینی (۴) اخت علی

ذوات عدد

”سدس“ کے ذی فرض، ٹھہ نفر ہیں۔ (۱) اب (۲) جد الخ (۳) خ خفی (۴) اخت خفی (۵) بنت

الابن (۶) اخت علی (۷) ام (۸) جدہ صحیحہ۔

### ذوی الفروض کے فرائض کا بیان

”باپ“ کا فرض ایک ہے۔ سدس۔

”جد“ کا بھی فرض ایک ہے۔ سدس۔

”اخ خفی اخت خفی“ کے فرض دو ہیں۔ (۱) ثلث جبکہ ذی عدد ہوں۔ (۲) سدس۔

”زوج“ کے دو فرض ہیں۔ (۱) نصف (۲) ربع۔

”زوجہ“ کے بھی دو فرض ہیں۔ (۱) ربع (۲) شمن۔

”بنت“ کے بھی دو فرض ہیں۔ (۱) ثلثان جبکہ ذوات عدد ہوں۔ (۲) نصف۔

”بنت الابن“ کے تین فرض ہیں۔ (۱) ثلثان جبکہ ذوات عدد ہوں۔ (۲) نصف (۳) سدس۔

”اخت عینی“ کے دو فرض ہیں۔ (۱) ثلثان جبکہ ذوات عدد ہوں۔ (۲) نصف۔

”اخت علی“ کے تین فرض ہیں۔ (۱) ثلثان جبکہ ذوات عدد ہوں۔ (۲) نصف (۳) سدس۔

”ام“ کے بھی تین فرض (۱) سدس (۲) ثلث (۳) ثلث باقی۔

”جدہ صحیحہ“ کا صرف ایک فرض ہے۔ سدر۔

## وجہ ترتیب وراث ذوی الفروض

اب۔ جد صحیح۔ اخ۔ خ۔ اخت۔ خ۔ زوجہ۔ بنت۔ بنت۔ بن۔ اخت ع۔ اخت م۔ ام۔ جدہ صحیحہ۔

اب اقرب ہے جد صحیح سے، جد صاحب ہے اخ یعنی اخت یعنی سہنے، اخوة اخوات خفیہ میں ملاقات نسب کا ہے، بخلاف ازدواج کے کہ ان میں ملاقات سبب کا ہے، اور وہ عقد نکاح ہے۔ اس میں صلہ زوج ہے نہ کہ زوجہ، پھر ازدواج سبب ہے تو اندک، یعنی بنت، بنت ابن کا، پھر اپنی جزء مقدم ہے اب کی جزء سے یعنی اخوات سے، پھر اخوات میں قوت ضعف قرابت کا ہے، پھر اخوات ام کو ثمت سے محبوب کر کے سدر کا مستحق بناتی ہیں، ام اقرب ہے ام الام سے۔

یہ سب وجوہات علی الترتیب وجہ تقدیم بعض کی اوپر بعض کے ہیں۔

## قرآن مجید، حدیث رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت سے

### ثبوت وراثت کا بیان

(۱) اب (۲) ام (۳) زوج (۴) زوجہ (۵) ابن (۶) بنت (۷) اخوة (۸) اخوات کا ثبوت کتاب

اللہ سے ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا بَوِيَّهَ يَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِسُدُسٍ مِّمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَةُ أَبَوَيْهِ فَلِلثَلَاثِ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِلْأُمِّهِ السُّدُسُ۔

قال رسول الله ﷺ الحقوق الفرائض بھما فما ابقتہ علا ولی رحل ذکر۔  
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَرْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا

تَرْكُنَ (الآية)

وَأَهْلَ الرَّبْعِ مِمَّا تَرَكَتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثَّمَنُ مِمَّا تَرَكَتُمْ (الآية)

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمُ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثُ مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ.

وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورِثُ كَلَّةً أَوْ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِمَّهَا النِّصْفُ.

و المراد اولاد الام احماعا و تدل عليه قراءة اى وله اخ او اخت من الام.  
فان كانوا اكثر من ذلك فهم شركاء في الثلث

قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنْ امْرَأَةٌ هُكَّ لَيْسَ لَهَا وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا النِّصْفُ مِمَّا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثُ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ.

الكلالة من ليس لها ولد ولا والد.

(٩) حديث صحيح (١٠) جده صحيح (١١) اخوات ع اور عل مع بنت اور مع بنت الابن (١٢) ائمال والعم و

بنت الابن كاثبت حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم في الترمذي عن عمران بن حصين قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم ان ابن ابني مات فمالى من ميراثه فقال لك السدس فلما ولى دعاه فقال لك سدس آخر.

**صورة المسئلة** بان مات رجل و خلف بنتين و هذا السائل الذي هو الحد فللبنتين الثلثان فبقى ثلث و هو للجد فالسدس للفرص والسدس الآخر



للعصبة.

فی الترمذی جاء الحدیث الی ابی بکر فستلّت میراثها فشهد المغبرة من  
سبعة أن رسول الله ﷺ أعطها السدس ثم جاء حدیث آخری الی عمر فقال  
عمر أن أحصعتما فهو لکما و ایکما انفردت فهو لها هذا معنی الحدیث أن النبی  
ﷺ جعل للحدیث السدس إذا لم تکن دویها ام.

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجعلوا الاحوات مع البنات عصبه.  
قال عبد الله بن مسعود قضی رسول الله ﷺ للبنات النصف ولابنة  
الابن السدس تکملة للثلثین و للاخت ما بقی.

و فی الترمذی قال رسول الله ﷺ الحقوا الفرائض باهلها فما بقی  
فلا ولی رحل ذکر و هو العصبه

قال رسول الله ﷺ الخال وارث من لا وارث له (ترمذی)

و فی الترمذی فی حدیث طویل قل رسول الله ﷺ للعم اعط ابنتی سعد  
الثلثین واعط امهم الثمن و ما بقی فهو لک.

اور "ابن الابن کالابن و بنت الابن کالبنت الصلیبیه و لاخ لاب کالشقیو  
والاخذ لاب کالشقیقة" ثابت امتحان مت ہے۔ کذا فی الدر المختار۔

**فائدہ:** فان کن نساء فوق اثنتین قلھن ثلثا ما ترک۔

سوال: اس سے معلوم ہوا کہ دو بہنوں کیسے شئیں نہیں ہے بلکہ دو سے زائد کیسے شئیں ہے حالانکہ باہر اتفاق دو  
کیسے شئیں ہے۔

جواب: قال الله تعالى فللذكر مثل حظ الأنثيين اولی درجہ اختلاف کا یہ ہے ایک ابن اور ایک

بنت ہو تو مستدقین سے بن کر وہ ابن کو جو کہ ثابتین ہے اور ایک بنت جو کہ ثابت ہے ہے۔

تو ابن کو جو ثابت بن رہا ہے اس کو قرآن پاک نے حط الانفس فرمایا ہے معلوم ہو کر،  
 بتوں کیے ثابت ہے، تو جب اشارة النص کے بتین کیے ثابت بن معلوم ہو گیا تو اب فوق اثنتین کیے ثابت بن  
 بین فرمایا تاکہ تکرار نہ ہو۔ علا ان السنن لما احدث الثلث مع الذكر فاحدها مع الاثنی  
 اولی و احصری۔





ابن عصب	اب سدس	جد سدس	ابن الہاشم عصب	اب عصب	ابن عصب
جد عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب
ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب

پھر ہر قسم میں اقرب کے ہوتے ہوئے اجد محبوب ہے۔

ابن عصب	ابن الہاشم عصب	اب عصب	جد عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب
ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب
ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب

پھر قوی کی وجہ سے ضعیف محبوب ہے۔ قال رسول اللہ ﷺ ان اعدان بنی الام

یتوارثون دون بنی العلات۔

ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب
ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب
ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب	ابن الہاشم عصب

## عصبات کا حکم

عصبہ بنو ہاشم۔ ہا تو ذوی الفروض ہوں، تو جو ذوی الفروض سے پہلے وہ عصبات میں گئے اگر

انہی عصبات ہوں تو کل جائداد ان سے ملی وجہ العصبۃ مالک ہوں گے۔

مسئلہ ۱۵ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۴ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۳ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۲ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۱ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۰ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱
مسئلہ ۱۵ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۴ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۳ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۲ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۱ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۰ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱
مسئلہ ۱۵ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۴ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۳ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۲ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۱ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۱۰ ابن عم اب المیت ع عصبہ ۱

**فائدہ** اہل میت کے عصبہ بنفسہ کہ ان چار قسم میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو، تو پھر میت کے باپ کے بچے کی طرف یہ حکم منتقل ہوگا۔ یعنی اب المیت کی طرف ثم ینتقل ہذا الحکم اسی ابتداء عم اب المیت ثم الی اعمام حد المیت ثم الی ابناء اعمام جد المیت ہکذا الی آخرہ پھر ان میں قرب، بعد، قوت اور ضعف کا بھی لحاظ ہوگا۔

مسئلہ ۱ عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۲ عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۳ عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۴ عم اب المیت ع عصبہ ۱
مسئلہ ۱ عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۲ عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۳ عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۴ عم اب المیت ع عصبہ ۱
مسئلہ ۱ عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۲ عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۳ عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۴ عم اب المیت ع عصبہ ۱
مسئلہ ۱ عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۲ عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۳ عم اب المیت ع عصبہ ۱	مسئلہ ۴ عم اب المیت ع عصبہ ۱

## ذوی الفروض اور عصبات کے مجموعہ احوال کا بیان

وارث	احوال	وارث	احوال
امیر	عصبہ	ابن الابن الحج	عصبہ
اب	عصبہ، سدر، سدر، عصبہ	حد	م، عصبہ، سدر، سدر، عصبہ
ای ع عل	عصبہ	ابن الاخ ع عل	عصبہ
عم ع عل	عصبہ	ابن العم ع عل	عصبہ
عم اب المیت	عصبہ	ابن عم المیت	عصبہ
عم حد المیت	عصبہ	ابن عم جد المیت	عصبہ
اشخ اخب	سدر، ثلث	زوج	نصف، ربع
زوجه	ربع، ثمن	بنت	نصف، ثمن، عصبہ
بنت الابن الحج	نصف، ثمن، سدر، عصبہ	اخب ع	نصف، ثمن، عصبہ
اخب عل	نصف، ثمن، سدر، عصبہ	ام	سدر، ثلث، ثلث باقی
جد صحیحہ	سدر، م		

**فائدہ:** اگر ورثاء سب کے سب عصبات ہوں، تو مسئلہ ان کے سدر و س سے بنے گا۔

مسئلہ	مسئلہ	مسئلہ	مسئلہ	مسئلہ	مسئلہ	مسئلہ	مسئلہ	مسئلہ	مسئلہ
ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا

اگر ورثہ سب کے سب ذوی الفروض ہوں یا بعض ورثہ ذوی الفروض ہوں اور بعض عصبہ ہوں تو

پھر مسئلہ ذوی الفروض کے مخارج الہام کے حاصل ذواضعف اقل سے بنے گا۔

### فروض کے مخارج کا بیان

نصف کا مخرج ”دو“ ہے۔ ربع کا ”چار“۔ ثمن کا ”آٹھ“۔ ثلث کا ”تین“۔ ثمن کا بھی

”تین“۔ ثلث باقی کا بھی ”تین“ اور سدر کا ”چھ“ ہے۔ اور عصبہ کا مخرج چھ نہیں ہے۔



## مسئلہ بنانے کا طریقہ

مخارج السہم کا جو حاصل ذواضعاف، قتل، نکلے، وہی ورثہ کا مسئلہ ہے۔

اور مخارج السہام کے حاصل ذواضعاف اقل نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو عدد سہام کے تمام مخارج کو یا سہ سے کم دو مخارج کو فنا کرے، اس کو مخارج کے بائیں جانب یوں لکھا جائے مثلاً ثمن، نصف اور سدس کے مخارج [۲۶-۲۰-۸] کو "دو" کا عدد فنا کرتا ہے۔ پھر وہ عدد مفتی جن مخارج و حقیقی باریق کرے، ان کے وقتوں کو مخارج کے نیچے لکھا جائے مثلاً "دو" کا عدد چھ کو "تین بار" "دو" کو "ایک بار"، "آٹھ" کو "چار بار" کرتا ہے [۲۶-۲۰-۸] [۳۱-۳]

پھر پہلے مخارج آٹھ کے وفق چار کو، تیسرے مخارج کے وفق تین کے ساتھ ضرب دی جائے، حاصل ضرب یعنی بارہ کو عدد مفتی یعنی دو کے ساتھ ضرب کی جائے، حاصل ضرب چوبیس یہ مسئلہ ہوگا۔

مثلاً زید فوت ہو کر ایک بیوی، ایک لڑکی، ماں اور ایک بھائی عینی چھوڑ گیا ہے۔ چونکہ اس صورت میں مسئلہ چوبیس سے ہے اور چوبیس کا ثمن تین ہے، اس کا نصف بارہ ہے، سدس چار ہے، تو کل جائیداد کو چوبیس حصص پر منقسم کر کے تین حصے اس کی بیوی کو، بارہ حصے اس کی لڑکی کو اور چار حصے اس کی ماں کو دیں گے اور باقی ماندہ پانچ حصے اس کے بھائی کو بحیثیت عصو بت ملیں گے۔

مسئلہ ۲۳			
زوجہ	بنت	ام	ارفع
۳	۱۲	۴	۵
ثمن	نصف	سدس	عصبہ

اور جن مخارج کو عدد مفتی فنا نہ کرے، ان مخارج کے عدد کو نیچے پورا اتارا جائے۔ باقی عمل مثل

$$۳ \times ۳ \times ۲ = ۲۳$$

۲۳	
۲۶-۲۰-۸	
۳۳۳۳	
۱۱۳	

مسئلہ ۲۴			
زوجہ	بنات	ام	عم
۳	۸	۴	۱
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ
۳	۱۶	۴	۱

ال کے ہے۔

اور اگر مخارج کو کوئی عدد فنا نہ کرے تو پھر صرف ضرب سے کام لیا جاتا ہے۔

$$3 \times 3 = 12$$

ربیع ثلثان  
۳ ۴

مسئلہ ۱۲	بنات ۸	عم
زوج	ثلثان ۸	عصب ۱
ربیع		
۳		

**امثلہ مخارج المسائل باعتبار احاد و مثنی و ثلث و اختلاط و حاصل ذواضعاف اقل۔**

(۱) مثال احاد احاد۔

مسئلہ ۲	مسئلہ ۳	مسئلہ ۴	مسئلہ ۵	مسئلہ ۶
بنات	زوج	بنات	زوج	بنات
نصف	ربیع	عصب	ربیع	عصب
۱	۱	۳	۱	۵
مسئلہ ۷	مسئلہ ۸	مسئلہ ۹	مسئلہ ۱۰	مسئلہ ۱۱
بنات	بنات	بنات	بنات	بنات
نصف	ربیع	عصب	ربیع	عصب
۱	۱	۳	۱	۵

(۲) مثال مثنی و هو من نوع واحد۔

مسئلہ ۱۲	مسئلہ ۱۳	مسئلہ ۱۴	مسئلہ ۱۵	مسئلہ ۱۶
بنات	بنات	بنات	بنات	بنات
نصف	ربیع	عصب	ربیع	عصب
۱	۱	۳	۱	۵
مسئلہ ۱۷	مسئلہ ۱۸	مسئلہ ۱۹	مسئلہ ۲۰	مسئلہ ۲۱
بنات	بنات	بنات	بنات	بنات
نصف	ربیع	عصب	ربیع	عصب
۱	۱	۳	۱	۵

(۳) مثال ثبت وهو من نوع واحد.

مسئله ۱	مسئله ۲	مسئله ۳
ام سدر ۱	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳

(۴) مثال اختلاط النصف بكر الثاني او ببعضه.

مسئله ۱	مسئله ۲	مسئله ۳	مسئله ۴
زوج نصف ۳	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳
مسئله ۵	مسئله ۶	مسئله ۷	مسئله ۸
زوج نصف ۳	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳
مسئله ۹	مسئله ۱۰	مسئله ۱۱	مسئله ۱۲
زوج نصف ۳	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳

(۵) مثال اختلاط الربع بكل الثاني او ببعضه.

مسئله ۱	مسئله ۲	مسئله ۳	مسئله ۴
زوج ربع ۳	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳
مسئله ۵	مسئله ۶	مسئله ۷	مسئله ۸
زوج ربع ۳	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳
مسئله ۹	مسئله ۱۰	مسئله ۱۱	مسئله ۱۲
زوج ربع ۳	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳	اخت ۲ ثلاث ۳

(۱) مثال احیاء الثمن بكل الثانی او بعضه.

مسئلہ ۲۳۷ عول ۳۱	ام	ابن قاتل	علی رأی ابن مسعود
زوجه	ام	ابن قاتل	ابن قاتل
ثمن	سدس	محروم	ثمن
۳	۳		۱۶

مسئلہ ۲۳۸ عول ۸۱	ام	ابن قاتل	علی رأی ابن مسعود
زوجه	ام	ابن قاتل	ابن قاتل
ثمن	سدس	محروم	ثمن
۳	۳		۶
بع			دالرد
$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{2}$	—	$\frac{3}{28}$

مسئلہ ۲۳۹ عولہ ۲۷	علی رأی ابن مسعود		
زوجه	اختیار	ابن قاتل	اختیار
ثمن	ثلث	محروم	ثلث
۳	۸		۶

۲۳	
۳۳۸	
۱۱۸	

قال رسول الله ﷺ القاتل لا يرث.

مسئلہ ۲۳۸ عول ۸۱	ام	ابن قاتل	علی رأی ابن مسعود
زوجه	ام	ابن قاتل	ابن قاتل
ثمن	سدس	محروم	ثمن
۳	۳		۱۶
$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{2}$	—	$\frac{3}{28}$

مسئلہ ۲۳۹ عول ۸۱	ام	ابن قاتل	علی رأی ابن مسعود
زوجه	ام	ابن قاتل	ابن قاتل
ثمن	سدس	محروم	ثمن
۳	۳		۱۶
$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{2}$	—	$\frac{3}{28}$

مسئلہ ۲۴۰ عول ۸۱	ام	ابن قاتل	علی رأی ابن مسعود
زوجه	ام	ابن قاتل	ابن قاتل
ثمن	سدس	محروم	ثمن
۳	۳		۱۶
$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{2}$	—	$\frac{3}{28}$

مسئلہ ۲۴۱ عول ۸۱	ام	ابن قاتل	علی رأی ابن مسعود
زوجه	ام	ابن قاتل	ابن قاتل
ثمن	سدس	محروم	ثمن
۳	۳		۱۶
$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{2}$	—	$\frac{3}{28}$

مسئلہ ۲۴۲ عول ۸۱	ام	ابن قاتل	علی رأی ابن مسعود
زوجه	ام	ابن قاتل	ابن قاتل
ثمن	سدس	محروم	ثمن
۳	۳		۱۶
$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{2}$	—	$\frac{3}{28}$

## عول اور رد کا بیان

درشہ کے سہام مسئلہ کے ساتھ برابر ہوں گے، یا زیادہ، یا کم، اگر برابر ہوں تو فیہ۔ اگر زیادہ ہوں

تو اس کو عول کہتے ہیں۔ پھر مسئلہ عول سے بنے گا۔



جناچا ہے کہ تمام مسائل باعتبار فرضیت کے سات قسم ہیں۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔  
ایک وہ کہ اس کا عول کبھی نہیں ہوتا۔ وہ چار قسمیں ہیں۔ (۱) د (۲) تین (۳) چار (۴) آٹھ

مسئلہ ۲	مسئلہ ۳	مسئلہ ۴	مسئلہ ۵
زوج	اغت ع	اغت ع	اغت ع
نصف	نصف	ثلث	ثلثان
۱	۱	۱	۲
مسئلہ ۶	مسئلہ ۷	مسئلہ ۸	مسئلہ ۹
زوج	اب	زوج	اغت ع
ربیع	عصب	ثلث باقی	نصف
۱	۲	۱	۳

دوسرا یہ کہ کبھی اس کا عول ہوتا ہے۔ تو وہ تین قسم ہیں۔ (۱) چھ (۲) بارہ (۳) چوبیس۔

چھ کا عول دس تک جاتا ہے و تراو شفعاء۔

مسئلہ ۶ عولہ	مسئلہ ۷ عولہ	مسئلہ ۸ عولہ	مسئلہ ۹ عولہ
زوج	اغت ع	زوج	اغت ع
نصف	ثلثان	نصف	ثلثان
۳	۴	۳	۴
مسئلہ ۱۰ عولہ	مسئلہ ۱۱ عولہ	مسئلہ ۱۲ عولہ	مسئلہ ۱۳ عولہ
زوج	اغت ع	زوج	اغت ع
نصف	ثلثان	نصف	ثلثان
۳	۴	۳	۴

بارہ کا عول سترہ تک جاتا ہے و ترا۔

مسئلہ ۱۴ عولہ	مسئلہ ۱۵ عولہ	مسئلہ ۱۶ عولہ	مسئلہ ۱۷ عولہ
زوج	اغت ع	زوج	اغت ع
ربیع	ثلثان	ربیع	ثلثان
۳	۸	۳	۸
مسئلہ ۱۸ عولہ	مسئلہ ۱۹ عولہ	مسئلہ ۲۰ عولہ	مسئلہ ۲۱ عولہ
زوج	اغت ع	زوج	اغت ع
ربیع	ثلثان	ربیع	ثلثان
۳	۸	۳	۸

دو میں کا عول صرف تن میں ہوتا ہے اور مرد ابن کا عول نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۳ عول ۲			
زوجہ	بنت ۲	اب	ام
شمن ۳	مکمل ۱۶	سدس ۳	سدس ۳
مسئلہ ۲۴ عول ۳			
زوجہ	ابن قاتل	ام	عند ابن مسعود
شمن ۳	محروم	سدس ۳	اخت ۲
		مکمل ۸	مکمل ۱۶

اور اگر سہام مسئلہ سے کم ہو جائیں یعنی مسئلہ کی تقسیم کے بعد سہام یکے پر نہ ہوں تو اس کو

کہتے ہیں۔

رد کی چار صورتیں ہیں۔ جب حصہ یہ ہے کہ ورثہ متحد اجنس ہوں گے یا مختلفہ اجنس ۴ چارہ ایک

کے ساتھ احد الزوجین میں سے کوئی ہوگا یا نہ؟

اگر ورثہ صرف متحدہ اجنس ہوں تو مسئلہ درؤس سے بنے گا۔

مسئلہ ۲۵			
بنت ۳	بنت ۲	اخت ۳	اخت ۱
اخت ۱	اخت ۱	اخت ۱	اخت ۱
مسئلہ ۲۶			
اخت ۳	اخت ۲	اخت ۱	اخت ۱
اخت ۱	اخت ۱	اخت ۱	اخت ۱
مسئلہ ۲۷			
بنت ۳	بنت ۲	بنت ۱	بنت ۱
بنت ۱	بنت ۱	بنت ۱	بنت ۱

اور اگر ورثہ صرف مختلفہ اجنس ہوں تو مسئلہ مجموع سہام سے بنے گا۔

مسئلہ ۲۸			
بنت ۳	بنت ۲	اخت ۱	اخت ۱
اخت ۱	اخت ۱	اخت ۱	اخت ۱
مسئلہ ۲۹			
بنت ۳	بنت ۲	اخت ۱	اخت ۱
اخت ۱	اخت ۱	اخت ۱	اخت ۱

جدہ ۱	مسئلہ ۶ اختیار ۱	جدہ ۱	مسئلہ ۹ اختیار ۲
اختیار ۱	اختیار ۱	اختیار ۳	مسئلہ ۵ بنت ۲

اور اگر ورثہ متحدہ الجنس کے ساتھ احد الزوجین میں سے کوئی ہو، تو پھر مسئلہ احد الزوجین کے خرن سہم سے بن کر احد الزوجین کو اپنے مسئلہ سے سہم دیکر، باقی متحدہ الجنس کو دیا جائے۔

بنت الابن ۵	مسئلہ ۲۳ زوجہ ۱	بنت ۳	مسئلہ ۱۲ زوجہ ۱	بنت ۳	مسئلہ ۱۲ زوجہ ۱
جدہ ۱	زوجہ ۱	زوجہ ۱	زوجہ ۱	زوجہ ۱	زوجہ ۱

اور اگر ورثہ مختلفہ الجنس کے ساتھ احد الزوجین میں سے کوئی ہو، تو احد الزوجین کا مسئلہ جدا بنا کر ان کو اپنے مسئلہ سے سہم دیا جائے، اور مختلفہ الجنس کا مسئلہ جدا بنا کر ان کو اپنے مسئلہ سے سہم دیے جائیں۔

پھر مختلفہ الجنس کے مجموعہ سہام کو احد الزوجین کے سہم اور احد الزوجین کے مسئلہ کے ساتھ ضرب دیا جائے۔ (حاصل ضرب مسئلہ احد الزوجین یہ سب کا مسئلہ ہوگا۔) اور باقی بعد سہم احد الزوجین من مسئلہ احد الزوجین و مختلفہ الجنس کے سہام کے ساتھ ضرب دیا جائے۔ مثلاً زید فوت ہو کر ایک بیوی رقیہ، یہ بن تینی خالہ اور ایک جدہ نسب چھوڑ کیا ہے۔ تو مسئلہ بارہ سے بن کر رقیہ کو تین، خالہ کو چھ اور نسب دو دہتے آتے ہیں، مگر مسئلہ بارہ سے ایک نہم بچ جاتا ہے تو رد ہوا اور یہ رد کی چوتھی صورت ہے۔





مفت تین نکلا اور پودہ کا مفت سات نکلا۔ اور اگر ان دونوں کو تیسہ اعداد بھی فنا نہ کرے تو ان کے درمیان نسبت تباین کی ہے جیسے دو اور سات۔

### طریقہ معرفت تداخل، توافق، تباین

اگر عدد اقل پر بلا کسر تقسیم ہوگا یا نہ؟ اگر تقسیم ہو جائے تو نسبت تداخل کی ہے۔ کرا کث اقل پر تقسیم نہ ہو سکے، بعد دونوں عدد ایک تیسرے عدد پر بلا کسر تقسیم ہو جائیں، تو ان کے درمیان نسبت توافق کی ہے اور اگر یہ دونوں تیسرے عدد پر بھی بلا کسر تقسیم نہ ہو سکیں تو ان کے درمیان نسبت تباین کی ہے۔

توافق	تداخل	تباین
$\begin{array}{r} 6 \overline{) 12} \\ 2 \\ \hline 12 \\ \hline 0 \end{array}$	$\begin{array}{r} 2 \overline{) 12} \\ 4 \\ \hline 12 \\ \hline 0 \end{array}$	$\begin{array}{r} 6 \overline{) 12} \\ 2 \\ \hline 12 \\ \hline 0 \end{array}$
$\begin{array}{r} 8 \overline{) 24} \\ 3 \\ \hline 24 \\ \hline 0 \end{array}$	$\begin{array}{r} 8 \overline{) 40} \\ 5 \\ \hline 40 \\ \hline 0 \end{array}$	$\begin{array}{r} 2 \overline{) 4} \\ 2 \\ \hline 4 \\ \hline 0 \end{array}$

## تصحیح کا بیان

اگر سہام کی ورثہ پر سہ ہو، یعنی صحیح تقسیم نہ ہو سکے تو صحیح تقسیم کا ایک طریقہ ہے جس کو صحیح کہتے ہیں۔

دیکھ جائے کہ اگر ایک طاقتہ میں ہے یا ایک سے زائد میں؟ اگر ایک طاقتہ میں ہو تو طاقتہ کے عدد درؤس اور ان کے سہام کے درمیان نسبت یکساں کی جائے، اگر نسبت متداخل کی ہو یعنی سہام عدد درؤس میں داخل ہوں تو عدد درؤس کے وفق کو قریبی ورثہ کے سہام اور مسئلہ کے ساتھ ضرب دیجائے۔ اور اگر طاقتہ کے عدد درؤس اور ان کے سہام کے درمیان نسبت توافق کی ہو تو عدد درؤس کے وفق کا تمامی ورثہ کے سہام اور مسئلہ کے ساتھ ضرب دیجائے۔ اور اگر نسبت تبائن کی ہو تو پورے عدد درؤس کو تمامی ورثہ کے سہام اور مسئلہ کے ساتھ ضرب دی جائے ان ضروب سے اعداد میں جو وسط ہو جائے کی اس سے صحیح تقسیم ہو جائے گی۔

### تداخل

مسئلہ ۲۴ حصہ ۲۸			مسئلہ ۶ حصہ ۱۲		
عم	بنات ۳۲	زوجہ	بنات ۸	ام	اب
$\frac{۵}{۱۰}$	$\frac{۱۶}{۳۲}$	$\frac{۳}{۶}$	$\frac{۴}{۸}$	$\frac{۱}{۲}$	$\frac{۱}{۲}$

### توافق

مسئلہ ۶ حصہ ۳۰			مسئلہ ۶ حصہ ۱۸		
بنات ۱۰	ام	اب	بنات ۶	اب	
$\frac{۴}{۲۰}$	$\frac{۱}{۵}$	$\frac{۱}{۵}$	$\frac{۴}{۱۲}$	$\frac{۲}{۶}$	

### تباہن

مسئلہ ۱۲ حصہ ۲۰			مسئلہ ۶ حصہ ۱۸		
بنات ۵	زوج		بنات ۳	اب	
$\frac{۳}{۱۵}$	$\frac{۱}{۵}$		$\frac{۴}{۱۲}$	$\frac{۲}{۶}$	

اور اگر طائفہ کے عدد اس کے سہام کے درمیان بہت مماثل نہ ہو یہ عدد اس میں داخل  
ہوے گا اور اس میں جو صحیح تقسیم ہو جائیگی ملاحظہ الی الصواب۔

### تمائل

مسئلہ	۱	۲	بنات
اب	۱	۱	۳

### تداخل عدد رؤس کا

مسئلہ	۱	۲	بنات
اب	۱	۱	۳

اور اگر کہ ایک سے زائد طايفوں میں ہو، تو ان تمام طايفوں کے عدد رؤس کا ذواضعاف اقل نکالا جاوے، جو عدد حاصل ذواضعاف اقل نکلے اسی عدد کو تمامی ورثہ کے سہام اور مسئلہ کے ساتھ ضرب دی جائے۔ حاصل ضربوں سے جو بسط ہوگی اس سے صحیح تقسیم ہو جائے گی پھر ہر طايفہ کے سہام کو اسی طايفہ کے عدد رؤس پر تقسیم کیا جاوے حاصل تقسیم اسی طايفہ کے فی عدد کا حصہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۳۳  
زوجات ۳

جدات ۳

اعمام ۱۲

۱۲	۳	۱۲	۳	۳
۳	۱۲	۳	۳	۳
۳	۳	۱	۳	۳
۱	۱	۱	۱	۱

$$۳ \times ۳ = ۱۲$$

$$\frac{۷}{۸۴}$$

فی کو۷

$$\frac{۲}{۲۴}$$

فی کو۸

$$\frac{۳}{۳۶}$$

فی کو۹

مسئلہ ۱۳۴  
زوجات ۳

بنات ۲

جدات ۸

اعمام ۵

۵	۵	۸	۲	۵
۵	۱	۸	۲	۵
۱	۲	۱	۱	۱

$$۲ \times ۲ \times ۵ = ۲۰$$

$$\frac{۱}{۲۰}$$

فی کو۸

$$\frac{۲}{۱۶۰}$$

فی کو۲۰

$$\frac{۱۶}{۶۴۰}$$

فی کو۳۲

$$\frac{۳}{۱۲۰}$$

فی کو۴۰

مسئلہ ۱۳۵  
زوجات ۴

بنات ۱۸

جدات ۱۵

اعمام ۶

۶	۶	۱۵	۱۸	۶
۶	۶	۱۵	۱۸	۶
۵	۱	۱۵	۳	۲
۳	۱	۱	۳	۲
۱	۱	۱	۱	۲

$$۲ \times ۳ \times ۵ \times ۲ \times ۲ = ۱۸۰$$

$$\frac{۱}{۱۸۰}$$

فی کو۱۸۰

$$\frac{۲}{۷۲۰}$$

فی کو۳۶۰

$$\frac{۱۶}{۲۸۸۰}$$

فی کو۱۶۰

$$\frac{۳}{۵۴۰}$$

فی کو۱۸۰

## مناسخہ کا بیان

منسخہ اس کو کہتے ہیں کہ بعض ورثہ کا حصہ بسبب اس کی موت قبل القسمت سے اس سے ورثہ کی طرف منتقل ہو جائے۔

منسخہ کا اصل یہ ہے کہ میت اول کے ورثہ کا مسئلہ بنا کر ان کو اپنے مسئلہ سے سہام دیئے جائیں۔ پھر میت ثانی کے ورثہ کا مسئلہ بنا کر ان کو اپنے مسئلہ سے سہام دیئے جائیں۔

پھر میت ثانی کے مسئلہ اور اس کے مافی الیہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے اگر نسبت توافق ہو تو مافی الیہ کے وفق کو میت ثانی کے ورثہ کے سہام کے ساتھ ضرب دیجاوے اور میت ثانی کے مسئلہ کے وفق کو میت اول کے ورثہ احیاء کے سہام کے ساتھ اور اس کے مسئلہ کے ساتھ ضرب دیجاوے۔ حاصل ضرب مسئلہ اول دونوں میتوں کے ورثہ کا مسئلہ ہوگا اور حاصل ضرب سہام ہر ایک ورثہ کا مسئلہ اول سے سہم ہوگا۔

مثلاً زید فوت ہو کر ایک بیوی حلیمہ، باپ عمر، ماں رحیمہ اور ایک لڑکی کریمہ چھوڑ گیا ہے۔ بعدہ قبل از تقسیم شرعی کریمہ فوت ہو کر ایک لڑکی رقیہ، دوڑ کے خالد اور عبداللہ، جد عمر، ماں حلیمہ اور ام ابی رحیمہ چھوڑ گئی ہے۔

مسئلہ اول چوبیس سے ہے، اس سے حلیمہ کو تین، عمر کو پانچ، رحیمہ کو چار اور کریمہ کو بارہ حصے ہیں۔

گئے۔

مسئلہ ثانی تیس سے ہے اس سے رقیہ کو چار، خالد کو آٹھ، عبداللہ کو آٹھ، عمر کو پانچ اور حلیمہ کو پانچ

حصے ملیں گے۔ رحیمہ مجبوبہ ہوگی۔

میت ثانی کا مسئلہ تیس اور اس کے مافی الیہ بارہ کے درمیان نسبت توافق کی ہے۔ چھ وال عدد

دو تیس والی ہے۔ مافی الیہ کا وفق "دو" ہے۔ مسئلہ ثانی کا وفق پانچ ہے۔ اسی دو وفق کو رقیہ کے سہم چار



کے ساتھ ضرب دیجائے تو رقیہ کا سہم آٹھ ہو جائے گا۔ اسی طرح خالد، عبداللہ، عم اور حلیمہ کے سہم ۱۰۰ کے ساتھ ضرب دیجائے تو رقیہ کا سہم آٹھ ہو جائے گا۔ اور مسئلہ ثانی کے وقت پانچ قومیت اول کے ورثہ احیاء کے سہم اور مسئلہ اول کے ساتھ ضرب دیجائے گی، اور مسئلہ ثانی کے وقت پانچ قومیت اول کے ورثہ احیاء کے سہم اور مسئلہ اول کے ساتھ ضرب دیجائے، حاصل ضرب مسئلہ اول ایک سو بیس ان دونوں میتوں کے ورثہ کا مسئلہ بن گیا۔ اس مبلغ ایک سو بیس کو ورثہ احیاء کے درمیان بایں طور پر تقسیم کیا جائیگا کہ حلیمہ و بچپس ملیں گے، پندرہ میت اول سے اور دس میت ثانی سے۔ عمر کو پینتیس ملیں گے، بچپس میت اول سے اور دس میت ثانی سے۔ رحیمہ کو بیس صرف میت اول سے ملیں گے۔ رقیہ، آٹھ، خالد کو سولہ، اور عبداللہ کو سولہ صرف میت ثانی سے ملیں گے۔

مسئلہ ۲۲ (۱)					
زوجہ	اب	ام	بنت	رحیمہ	زید
عمر	عمر	رحیمہ	رحیمہ	رحیمہ	رحیمہ
$\frac{۳}{۱۵}$	$\frac{۵}{۲۵}$	$\frac{۴}{۲۰}$	$\frac{۱۲}{۱۲}$	$\frac{۱۲}{۱۲}$	$\frac{۱۲}{۱۲}$
مسئلہ ۲۳ (۲)					
بنت	ابن	ابن	توافق	وفو	وفو
رقیہ	عبداللہ	عبداللہ	عبداللہ	عبداللہ	عبداللہ
$\frac{۴}{۸}$	$\frac{۸}{۱۶}$	$\frac{۸}{۱۶}$	$\frac{۱}{۵}$	$\frac{۱}{۵}$	$\frac{۱}{۵}$
مسئلہ ۲۴ (۳)					
الاحد	عمر	رحیمہ	رقیہ	خالد	عبداللہ
حیدر	عمر	رحیمہ	رقیہ	خالد	عبداللہ
$\frac{۲۵}{۲۵}$	$\frac{۳۵}{۳۵}$	$\frac{۲۰}{۲۰}$	$\frac{۸}{۸}$	$\frac{۱۶}{۱۶}$	$\frac{۱۶}{۱۶}$

اور اگر مسئلہ ثانی اور مافی الید کے درمیان نسبت تباؤن کی ہو تو پورے مافی الید و میت ثانی کے ورثہ کے سہم کے ساتھ ضرب دیجائے اور پورے مسئلہ ثانی و میت اول کے ورثہ احیاء کے سہم اور مسئلہ اول کے ساتھ ضرب دیجائے۔ باقی حال مثل اول کے ہے۔



۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

مقدار	نوع	تاریخ	محل	ملاحظات
۱۰	نوع اول	۱۳۰۲/۰۱/۰۱	محل اول	ملاحظات اول
۲۰	نوع دوم	۱۳۰۲/۰۱/۰۲	محل دوم	ملاحظات دوم
۳۰	نوع سوم	۱۳۰۲/۰۱/۰۳	محل سوم	ملاحظات سوم
۴۰	نوع چهارم	۱۳۰۲/۰۱/۰۴	محل چهارم	ملاحظات چهارم
۵۰	نوع پنجم	۱۳۰۲/۰۱/۰۵	محل پنجم	ملاحظات پنجم
۶۰	نوع ششم	۱۳۰۲/۰۱/۰۶	محل ششم	ملاحظات ششم
۷۰	نوع هفتم	۱۳۰۲/۰۱/۰۷	محل هفتم	ملاحظات هفتم
۸۰	نوع هشتم	۱۳۰۲/۰۱/۰۸	محل هشتم	ملاحظات هشتم
۹۰	نوع نهم	۱۳۰۲/۰۱/۰۹	محل نهم	ملاحظات نهم
۱۰۰	نوع دهم	۱۳۰۲/۰۱/۱۰	محل دهم	ملاحظات دهم

۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

مقدار	نوع	تاریخ	محل	ملاحظات
۱۰	نوع اول	۱۳۰۲/۰۱/۰۱	محل اول	ملاحظات اول
۲۰	نوع دوم	۱۳۰۲/۰۱/۰۲	محل دوم	ملاحظات دوم
۳۰	نوع سوم	۱۳۰۲/۰۱/۰۳	محل سوم	ملاحظات سوم
۴۰	نوع چهارم	۱۳۰۲/۰۱/۰۴	محل چهارم	ملاحظات چهارم
۵۰	نوع پنجم	۱۳۰۲/۰۱/۰۵	محل پنجم	ملاحظات پنجم
۶۰	نوع ششم	۱۳۰۲/۰۱/۰۶	محل ششم	ملاحظات ششم
۷۰	نوع هفتم	۱۳۰۲/۰۱/۰۷	محل هفتم	ملاحظات هفتم
۸۰	نوع هشتم	۱۳۰۲/۰۱/۰۸	محل هشتم	ملاحظات هشتم
۹۰	نوع نهم	۱۳۰۲/۰۱/۰۹	محل نهم	ملاحظات نهم
۱۰۰	نوع دهم	۱۳۰۲/۰۱/۱۰	محل دهم	ملاحظات دهم

# مزید امثلہ

مسئلہ ۱۵: ۵۰۰ روپے

رات	شبت	بنت	اب	ام	ام اب	قادر
خاند	زینب	رقیہ	بکر	ہندہ	سلی	اختر
$\frac{۳}{۸۰}$	$\frac{۳}{۲۳۰}$	$\frac{۳}{۲۳۰}$	$\frac{۳}{۲۳۰}$	$\frac{۲}{۱۲۰}$	م	م

مسئلہ ۲۲: ۸ روپے ۱۲۰ روپے

زوجہ	بنت	بنت	بنت	بنت	تد اخل	مفت	بکر
ہندہ	کثوم	عائشہ	خاندہ	سلی	بنت البنت	بنت البنت	بنت البنت
$\frac{۱}{۵}$	$\frac{۲۸}{۲۸}$	$\frac{۲۸}{۲۸}$	$\frac{۲۸}{۲۸}$	$\frac{۱}{۲۱}$	م	م	م

۹۰۰ روپے

الاحد	المد	خاند	زینب	رقیہ	ہندہ	کثوم	عائشہ	خاندہ	سلی
۱۸۰	۲۳۰	۲۳۰	۲۳۰	۳۵	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۱

مسئلہ ۳۰: ۱۲۳۰ روپے

زوجہ	ابن	بنت	بنت	بنت	سوتیل
منو	علی بخش	چمن	پارو	سوتیل	سوتیل
$\frac{۱}{۱۶۰}$	$\frac{۱۳}{۵۰۳}$	$\frac{۷}{۲۵۲}$	$\frac{۷}{۲۵۲}$	$\frac{۷}{۲۵۲}$	$\frac{۷}{۲۵۲}$

مسئلہ ۳۶: ۱۲۳۰ روپے

زوج	ابن	بنت	ام	اخت	اخت	اخت	سوتیل
چمن خان	واحد بخش	کرم	منو	چمن	علی بخش	پارو	سوتیل
$\frac{۳}{۹۳}$	$\frac{۱۲}{۹۸}$	$\frac{۷}{۳۹}$	$\frac{۲}{۳۲}$	م	م	م	م

۱۲۳۰ روپے

الاحد	المد	منو	علی بخش	چمن	پارو	چمن خان	واحد بخش	کرم
۲۲۲	۵۰۳	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۶۳	۹۸	۳۹



۱۔ اگر تیسرے میت قبل از تقسیم مر جائے تو ۱۰۰ میت میں ۵۰ امارت ہو یا میت ثانی کا تو پھر تیسرے

میت کے ساتھ جو بھی میت مر جائے گا جو دوسرے کے ساتھ یا یہ یا تھا الحمد للہ ان شاء اللہ

مسئلہ ۱۰۰		مسئلہ ۱۰۰		مسئلہ ۱۰۰	
باب	میت	باب	میت	باب	میت
۵	۳۵	۵	۳۵	۵	۳۵
۵	۳۵	۵	۳۵	۵	۳۵

مسئلہ ۱۰۰		مسئلہ ۱۰۰		مسئلہ ۱۰۰	
باب	میت	باب	میت	باب	میت
۵	۳۵	۵	۳۵	۵	۳۵
۵	۳۵	۵	۳۵	۵	۳۵

مسئلہ ۱۰۰		مسئلہ ۱۰۰		مسئلہ ۱۰۰	
باب	میت	باب	میت	باب	میت
۵	۳۵	۵	۳۵	۵	۳۵
۵	۳۵	۵	۳۵	۵	۳۵

مسئلہ ۱۰۰		مسئلہ ۱۰۰		مسئلہ ۱۰۰	
باب	میت	باب	میت	باب	میت
۵	۳۵	۵	۳۵	۵	۳۵
۵	۳۵	۵	۳۵	۵	۳۵

مسکده ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۱۹۲۰

بنت	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
عطر	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۲	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۳	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

مسکده ۵

این	بنت	بنت	بنت	بنت
علامه قادر	چندل	چنی	سجیل	شان
۱۹۲	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

مسکده ۸ ۹۶

زوجه	این	این	این	این	این	این	این
رحمة	غلام حسین	لله بخش	واحد بخش	امام بخش	مقصود	نور	زینب
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰

۱۹۲۰

الاحد	علامه قادر	چندل	چنی	سجیل	رحمة	غلام حسین
۹۶۰	۱۹۲	۹۶	۹۶	۹۶	۶۰	۶۰

لله بخش	واحد بخش	امام بخش	مقصود	نور	زینب	عاشق
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰



مسئلہ ۱۸				
اختراع	ام	تداخل	۱۸۲۶	۳۲۷۶
چمن	منو	ابن ابن العم	ابن ابن العم	علی بخش
$\frac{3}{9}$	$\frac{2}{4}$	موسی	اللہ ڈوایا	قادر بخش
$\frac{1638}{8190}$	$\frac{1092}{1092}$	$\frac{182}{910}$	$\frac{182}{910}$	$\frac{182}{910}$

مسئلہ (۶) ۴۵۶ شرم

ب  
اللہ ڈوایا  
 $\frac{1}{252}$   
 $\frac{252}{2520}$

مسئلہ ۵			
ابن	بنت	تہاکن	۲۴۷۳
اللہ بخش	مریم	بنت	منو
$\frac{2}{3924}$	$\frac{1}{2473}$	$\frac{1}{2473}$	$\frac{1}{2473}$

۲۳۲۰۰ (۲۷۰۰) (تداخل ۱۶ آئے گے) لغاء				
الاحد	اللہ ڈوایا	چھٹہ خان	واحد بخش	یاد محمد
چمن	۶۵۸۰	۲۱۳۵	۲۹۳۰	۹۸۰
$\frac{18853}{2400}$	$\frac{2440}{2400}$	$\frac{1220}{2400}$	$\frac{180}{2400}$	$\frac{990}{2400}$
$\frac{2136}{2400}$	$\frac{2-5}{2400}$	$\frac{-9}{2400}$	$\frac{1-1}{2400}$	$\frac{-3}{2400}$
موسی	قادر بخش	اللہ بخش	مریم	مہراں
۹۱۰	۹۱۰	۳۹۳۶	۲۴۷۳	۲۴۷۳
$\frac{120}{2400}$	$\frac{120}{2400}$	$\frac{2452}{2400}$	$\frac{2472}{2400}$	$\frac{2472}{2400}$
$\frac{-3}{2400}$	$\frac{-3}{2400}$	$\frac{-9}{2400}$	$\frac{-10}{2400}$	$\frac{-10}{2400}$



## مخرج المسئلة باعتماد سوله آنے کے

ضروری ہے کہ سوله بہت لمبا ہو جائے، تاہم آٹے کے سولہ بننا چاہتا ہے۔  
 ایسا کہ سوله در سوله آٹے کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔ اگر سوله آٹے کے درمیان ہوتے  
 تو فاق کی ہو تو ورنہ کے سولہ کو سولہ آٹے کے فاق سے سولہ سولہ بوجے حاصل نہ ہو سولہ کے فاق  
 پر تقسیم کیا جائے۔ حاصل تقسیم آٹے کے سولہ سولہ بوجے برابر باقی نہات کے ہوں گے۔  
 پھر اس تقسیم کے بعد پھر چھوٹے جائے تو باقی میں تقسیم ہوں گے۔ باقیوں کے ساتھ ہوں گے  
 کے ساتھ ضرب دیا جائے۔ حاصل ضرب سولہ کے فاق پر تقسیم کیا جائے۔ حاصل تقسیم روپوں جزا ہوں گے۔  
 یعنی پانچ سو سے ورثہ دیا جائے۔

پھر بھی اگر اس تقسیم ہونے کے بعد پھر چھوٹے جائے تو اس باقی باقی پانی کے سولہ کے فاق کے مطابق  
 جزا کے جائیں تاہم باقی ورثہ کے سولہ سولہ پیچہ کی جزا جزا ہوں گے۔ پھر اس آخری ہوں واقع  
 کر کے حاصل ہوں گے تو سولہ کے فاق پر تقسیم کر کے، حاصل تقسیم وپانی شمار کر کے باقی باقیوں کے ساتھ جمع  
 کر کے باقی باقیوں کے آٹے بن کر باقی نہات کے ساتھ جمع کر کے دیا جائے۔ وقلس علی  
 رومۃ الباکساسة رومۃ غیر الممالک من العرب و عمرہ۔

اور نہایت بتائیں کی ہو تو ورثہ کے ہام و پورے سولہ آٹے کے ساتھ ضرب دیا جائے۔ حاصل  
 ضرب دیا جائے سولہ پر تقسیم کیا جائے۔ باقی مل مل فاق کے ہے۔  
 اور ان سولہ داخل ہوں پھر اگر سولہ داخل ہو سولہ آٹے میں ہو تو ورنہ کے سولہ سولہ آٹے کے  
 فاق کے ساتھ ضرب دیا جائے۔ پھر اس کے داخل ہوں سولہ میں ہو تو ورثہ کے سولہ سولہ کے  
 فاق پر تقسیم کیا جائے۔ باقی مل مل فاق و بتائیں ہے۔

## مثال توافق

مستند ۱۸	۹۰	(توافق)	۸۰	۱۶ آنے
انتعاش	انتعاش	انتعاش	انتعاش	انتعاش
۳	۳	۳	۳	۳
۳ - ۱ = ۲	۳ - ۱ = ۲	۳ - ۱ = ۲	۳ - ۱ = ۲	۳ - ۱ = ۲
۸ × ۳ = ۲۴	۸ × ۳ = ۲۴	۸ × ۳ = ۲۴	۸ × ۳ = ۲۴	۸ × ۳ = ۲۴
۹ [۳۲] ۳ آنے	۹ [۳۲] ۳ آنے	۹ [۳۲] ۳ آنے	۹ [۳۲] ۳ آنے	۹ [۳۲] ۳ آنے
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۵	۵	۵	۵	۵
۵ × ۱۴ = ۷۰	۵ × ۱۴ = ۷۰	۵ × ۱۴ = ۷۰	۵ × ۱۴ = ۷۰	۵ × ۱۴ = ۷۰
۹ [۷۰] ۱۴ پائی	۹ [۷۰] ۱۴ پائی	۹ [۷۰] ۱۴ پائی	۹ [۷۰] ۱۴ پائی	۹ [۷۰] ۱۴ پائی
۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۶	۶	۶	۶	۶

۲ = ۹ + ۱۸ = ۶ + ۶ + ۶

پائی : ۲ = ۹ ÷ ۳۳ = +۸ + ۸ + ۶ + ۶ + ۶ : ۱۰ پائی

آیات : ۳ = ۲ + ۲ + ۳ + ۳ + ۳

۱۶ آنے

## مثال تباین

مستند ۱۵	تباین	تباین	تباین	تباین
تباین	تباین	تباین	تباین	تباین
۳	۳	۳	۳	۳
۳ - ۱ = ۲	۳ - ۱ = ۲	۳ - ۱ = ۲	۳ - ۱ = ۲	۳ - ۱ = ۲
۱۶ × ۳ = ۴۸	۱۶ × ۳ = ۴۸	۱۶ × ۳ = ۴۸	۱۶ × ۳ = ۴۸	۱۶ × ۳ = ۴۸
۱۵ [۳۲] ۳ آنے	۱۵ [۳۲] ۳ آنے	۱۵ [۳۲] ۳ آنے	۱۵ [۳۲] ۳ آنے	۱۵ [۳۲] ۳ آنے
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۲	۲	۲	۲	۲
۱۲ × ۳ = ۳۶	۱۲ × ۳ = ۳۶	۱۲ × ۳ = ۳۶	۱۲ × ۳ = ۳۶	۱۲ × ۳ = ۳۶
۱۵ [۳۶] ۱۲ پائی	۱۵ [۳۶] ۱۲ پائی	۱۵ [۳۶] ۱۲ پائی	۱۵ [۳۶] ۱۲ پائی	۱۵ [۳۶] ۱۲ پائی
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۴	۴	۴	۴	۴

$$\begin{aligned}
 \text{جے} &= 9+9+3+3+6 = 30 \div 15 = 2 \text{ پائی} \\
 \text{پائی} &= 1+1+3+3+2 = 10 \\
 \text{آفات} &= 2+2+3+3+3 = 15 \\
 &= 14 \text{ آنے}
 \end{aligned}$$

### مثال تداخل

مسئلہ ۱۲ زوج	وقت	تداخل	۱۶ آنے
بنت	بنت	بنت	بنت
$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{3}$

### مثال تداخل

مسئلہ ۲۲ زوج	وقت	تداخل	۱۶ آنے
زوجہ	بنت	بنت	بنت
$\frac{1}{3}$	$\frac{3}{3}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{3}$
۲	۱۰-۶	۳-۶	
آنے ۲	آنے ۱۰	آنے ۳	
$\frac{2}{3}$	$\frac{10}{3}$	$\frac{3}{3}$	
$12 \times 1 = 12$	$12 \times 1 = 12$	$12 \times 1 = 12$	
آنے ۲	آنے ۱۰	آنے ۳	
$\frac{2}{3}$	$\frac{10}{3}$	$\frac{3}{3}$	
$12 \times 1 = 12$	$12 \times 1 = 12$	$12 \times 1 = 12$	
پائی	پائی	پائی	
$3+10+2 = 15$	$3+10+2 = 15$	$3+10+2 = 15$	
۱۵ آنات	۱۵ آنات	۱۵ آنات	
۱۶ آنے	۱۶ آنے	۱۶ آنے	

## مزید امثلہ

مسئلہ ۳۰	دفعہ ۱۵	توافق	دفعہ ۸	۱۶ آنے
زوج	خ ع	خ ع	اخت ع	م
زید	خالد	بکر	زینب	رقیہ
$\frac{۳}{۱۵}$	۳	۴	۲	$\frac{۱}{۵}$
۸-۰	۲-۱ $\frac{۹}{۱۵}$	۲-۱ $\frac{۹}{۱۵}$	۱-۰ $\frac{۱۲}{۱۵}$	۲-۸-۰

مسئلہ ۱۲	دفعہ ۱۳	تداخل	۱۶ آنے
زوجہ	زوجہ	جدہ	عم
۹	۹	۸	ع
$\frac{۳}{۳۶}$	۹	$\frac{۲}{۳۶}$	ع
۱-۰	۱-۰	۰-۱۰ $\frac{۶}{۹}$	۰-۹ $\frac{۳}{۹}$
زوجہ	زوجہ	جدہ	عم
۹	۹	۸	ع
$\frac{۳}{۳۶}$	۹	$\frac{۲}{۳۶}$	ع
۱-۰	۱-۰	۰-۱۰ $\frac{۶}{۹}$	۰-۹ $\frac{۳}{۹}$
زوجہ	زوجہ	جدہ	عم
۹	۹	۸	ع
$\frac{۳}{۳۶}$	۹	$\frac{۲}{۳۶}$	ع
۱-۰	۱-۰	۰-۱۰ $\frac{۶}{۹}$	۰-۹ $\frac{۳}{۹}$

## تقسیم ترکہ یعنی جائداد متروکہ کا بیان

مسئلہ اور ترکہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے، بتایں تداخل اور توافق جو بھی ہو عمل مثل مخرج

المسئلہ باعتبار سولہ آنے کے کیا جائے گا۔

مگر ما بقی من التقسیم للاول کی بسط یوں کی جاوے کہ ترکہ اگر روپے ہوں تو سولہ آنے کے ساتھ ضرب دی جائے۔ اگر جریب، راضی کے ہوں تو چار کنال کے ساتھ، اگر سونے یا چاندی کے تولہ جات ہوں تو بارہ ماشہ کے ساتھ اور اگر گندم یا اور کوئی چیز من والی ہو تو چالیس سیر کے ساتھ ضرب دی جائے۔

پھر حاصل ضرب کو پورے مسئلہ پر اگر بتاں ہو، یا مسئلہ کے وفق پر اگر توافق یا تداخل ہو تقسیم کیا جائے، پھر بھی اگر کچھ بچ جائے تو ماقی کی بسط اس ماقی کے اجزاء سے کی جائے۔ آٹھ کو بارہ پایوں کے ساتھ ضرب دی جائے۔ کنال کو بیس مرلہ کے ساتھ، ماشہ کو آٹھ رتی کے ساتھ، سیر کو سولہ شرک کے ساتھ

ضرب دی جائے۔

پھر حاصل ضرب کو مثل اول کے مسئلہ پر یا اس کے وفق پر تقسیم کیا جائے۔ پھر بھی اگر کچھ بچ جائے تو اس کے بے یعنی مقسوم علیہ کے مطابق اجزاء کئے جائیں پھر تقسیم کا حاصل اسی وارث کا حصہ روپیہ سے یا جریب اراضی سے یا تولہ جات سونا چاندی سے یا منوں سے ہوگا۔ دوسری تقسیم کا حاصل اسی وارث کا حصہ ترکہ کی جزء الجزء سے ہوگا۔ تیسری تقسیم کا حاصل اسی وارث کا حصہ جزء جزء الجزء سے ہوگا۔

مثلاً ہندہ فوت ہو کر زوج خالد، بنت رقیہ اور اب عبد اللہ چھوڑ گئی ہے۔ مسئلہ بارہ سو بنا، بارہ سو تین حصے خالد کو، چھ حصے رقیہ کو اور تین حصے عبد اللہ کو ملیں گے۔ جائیداد کل سات روپیہ چھوڑ گئی ہے۔ چونکہ مسئلہ بارہ اور ترکہ سات روپے کے درمیان نسبت بتائیں کی ہے اس لئے خالد کے سہم تین کو ترکہ یعنی سات کے ساتھ ضرب دی جائیگی، حاصل ضرب اکیس کو مسئلہ یعنی بارہ پر تقسیم کیا جائے گا۔ حاصل تقسیم کا ایک یعنی ایک روپیہ خالد کو دیا جائے گا۔

چونکہ اس پہلی تقسیم کے بعد نو بچ گئے ہیں گویا یہ نو روپے ہیں اس کی بسط اس کے اجزاء یعنی سولہ آنے سے یوں کی جائے گی کہ نو کو سولہ آنے سے ضرب دی جائے گی، پھر حاصل ضرب ایک سو چوالیس کو مسئلہ یعنی بارہ پر تقسیم کیا جائے گا، حاصل تقسیم بارہ آنے خالد کو دیئے جائیں گے۔ اسی طرح عبد اللہ کو خالد کے مثل ایک روپیہ بارہ آنے دیئے جائیں گے اور رقیہ کو خالد کے دو مثل یعنی تین روپیہ آٹھ آنے دیئے جائیں گے۔

اور اگر ہندہ کل جائیداد دس جریب اراضی چھوڑ گئی ہے تو چونکہ مسئلہ بارہ اور ترکہ دس کے درمیان نسبت توافق کی ہے اس لئے خالد کے سہم تین کو دس کے وفق پانچ کے ساتھ ضرب دی جائیگی حاصل ضرب پندرہ کو مسئلہ کے وفق چھ پر تقسیم کیا جائے گا، حاصل تقسیم دو یعنی دو جریب اراضی خالد کو دیئے جائیں گے۔ چونکہ اس تقسیم کے بعد تین بچ گئے ہیں، اس لئے تین کو چار کنال کے ساتھ ضرب دی جائے گی، حاصل ضرب بارہ کو چھ یعنی مسئلہ کے وفق پر تقسیم کیا جاوے گا، حاصل تقسیم دو یعنی دو کنال خالد کو دیئے جائیں گے۔



کے۔ اسی طرح عبد مند و خالد سے مثل ۱۰ جریب ۱۰ ناں اراضی دی جائے گی اور رقیہ و خالد سے دو مثل  
یعنی پانچ جریب اراضی دی جائیگی۔

اور اگر مسند و ترکہ چوبیس تولہ سونا چھوڑ گئی ہے۔ تو چوبیس تولہ بارہ ترکہ چوبیس میں بانٹ دیا جائے گا۔ مثل  
اس کے خالد کے سہم تین کو ترکہ چوبیس سے وفق ۱۰ سے ساتھ ضرب دی جائے گی پس اس کا حاصل  
ضرب چھ یعنی چھ تولہ سونا خالد کو دیا جائے گا۔ عبد اللہ و خالد سے مثل چھ تولہ سونا دیا جائے گا اور رقیہ و خالد  
کے دو مثل بارہ تولہ سونا دیا جائے گا۔

اور اگر مسند و گل جائیداد چھ من پس چھوڑ گئی ہے۔ چھ تولہ ترکہ چھ مسند بارہ میں بانٹ دیا جائے گا۔ مثل  
اس کے خالد کے سہم تین و مسند کے وفق دو پر تقسیم کیا جائے گا۔ حاصل تقسیم یعنی ایک من پس خالد و دی  
جائے گی۔ چونکہ اس تقسیم کے بعد ایک بچ گیا ہے تو اس ایک کو یعنی ایک من کو چالیس سے ساتھ ضرب  
کیرا۔ حاصل ضرب چالیس و دو پر تقسیم کیا جائے گا۔ حاصل تقسیم بیس یعنی بیس سے پس خالد و دی جائے  
گی۔ رقیہ و خالد کے دو مثل یعنی تین من پس دی جائے گی اور عبد مند و خالد سے مثل ایک من بیس سے پس  
دی جائے گی۔

مسند	تباہ	ترکہ سات
نون	بنت	اب
خالد	رقیہ	عبد اللہ
۳	۶	۳
۱ - ۲	۳ - ۸	۱ - ۱۲
$۷ \times ۳ = ۲۱$	$۷ \times ۶ = ۴۲$	$۷ \times ۳ = ۲۱$
$\begin{array}{r} ۱۲ \overline{) ۲۱} \\ ۱۲ \\ \hline ۹ \end{array}$	$\begin{array}{r} ۱۲ \overline{) ۴۲} \\ ۳۶ \\ \hline ۶ \end{array}$	$\begin{array}{r} ۱۲ \overline{) ۲۱} \\ ۱۲ \\ \hline ۹ \end{array}$
$۱۶ \times ۹ = ۱۴۴$	$۱۶ \times ۶ = ۹۶$	$۱۶ \times ۹ = ۱۴۴$
$\begin{array}{r} ۱۲ \overline{) ۱۴۴} \\ ۱۴۴ \\ \hline \end{array}$	$\begin{array}{r} ۱۲ \overline{) ۹۶} \\ ۹۶ \\ \hline \end{array}$	$\begin{array}{r} ۱۲ \overline{) ۱۴۴} \\ ۱۴۴ \\ \hline \end{array}$



ورشہ کی جائے لی۔ مثلاً خالد کو ایک روپہ بارہ آنے، دو جریب اراضی، چھ سو روپہ اور ایک من  
میں یہ کپاس ایسے جائے لی۔ عبداللہ کو خالد کے مثل اور رقیہ کو خالد کے مثل، ایسے جائے۔

مسئلہ ۱۲		
ترکہ ۷ روپے ۱۰۰ جریب اراضی، ۲۳۰ روپہ ۶۰ من کپاس		
زوج	ہنت	اپ
خالد	رقیہ	عبداللہ
۳	۶	۳
روپے ۱-۱۲	۳-۸	۱-۱۲
ارضی ۲۲	۵-۰	۲-۲
من ۶-۰	۱۲-۰	۶-۰
کپاس ۱-۲۰	۳-۰	۱-۲۰

مسئلہ ۱۳				
ترکہ ۹۰۰ جریب اراضی ۷۵ روپے				
زوج	ہنت	ہنت	ہنت	ہنت
۳	۲	۲	۲	۲
۲۲۵	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰
اخت	۱	۲	۱۵۰	۷۵

مسئلہ ۱۴				
ترکہ ۵۱۷ روپے				
زوج	اخت	اخت	اخت	اخت
۳	۲	۲	۲	۲
۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۵۹	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰
۱۱-۱۳-۶۸	۱۱-۱۳-۶۸	۱۱-۱۳-۶۸	۱۱-۱۳-۶۸	۱۱-۱۳-۶۸

## دین محیط کا بیان

میت پر اگر دین محیط ہو، یعنی ترکہ میں وفادہ ہو، تو طریقہ معرفت نصیب ہر غریب کا، ترکہ قصہ  
تے یہ ہے۔ غریب کو بمنزلہ ورثہ کے اور ان کے مقدار دین کو بمنزلہ سہام کے اور ان کے مجموعہ لدیون کو  
بمنزلہ مسد کے ٹھیکہ لیا جائے۔

پھر مجموعہ لدیون اور ترکہ قصہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے، اگر نسبت تباین کی ہو تو ہر غریب  
سے دین و ترکہ قصہ کے ساتھ نسبائی جائے اور اگر نسبت توافق کی ہو تو ترکہ کے وفق کے ساتھ ضرب

دیجئے، حاصل ضرب کو مجموعہ الدیون پر تقسیم کیا جائے اور باقی بچے، فرق پر تقسیم کیا جائے۔  
 اگر توافق ہو۔ اور اگر ترکہ داخل ہو مجموعہ الدیون میں تو ہر غریم کے دین کو مجموعہ الدیون کے فرق پر تقسیم کیا جائے باقی بچے مثل تقسیم ترکہ کے کیا جائے۔

ترکہ قاصرہ ۵ روپے

$$\begin{array}{r} \text{میر} \\ ۳ \\ \hline ۳-۸ \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۵ \times ۳ = ۱۵ \\ \sqrt[۳]{15} \text{ روپے} \\ \hline ۱۲ \\ ۳ \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۱۶ \times ۳ = ۴۸ \\ \sqrt[۳]{48} \text{ روپے} \\ \hline ۳۸ \end{array}$$

تبدیل

$$\begin{array}{r} \text{بکر} \\ ۲ \\ \hline ۱-۱۰-۸ \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۵ \times ۲ = ۱۰ \\ \sqrt[۲]{10} \text{ روپے} \\ \hline ۴ \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۱۶ \times ۲ = ۳۲ \\ \sqrt[۲]{32} \text{ روپے} \\ \hline ۴ \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۱۲ \times ۲ = ۲۴ \\ \sqrt[۲]{24} \text{ روپے} \\ \hline ۳۸ \end{array}$$

مجموعہ الدیون

$$\begin{array}{r} \text{زید} \\ ۱ \\ \hline -۱۳-۳ \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۵ \times ۱۶ = ۸۰ \\ \sqrt[۱۶]{80} \text{ روپے} \\ \hline ۴۸ \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۱۲ \times ۲ = ۲۴ \\ \sqrt[۲]{24} \text{ روپے} \\ \hline ۲۳ \end{array}$$

ترکہ قاصرہ ۸ روپے

$$\begin{array}{r} \text{میر} \\ ۵ \\ \hline ۳-۰ \end{array}$$

وفی

توافق

$$\begin{array}{r} \text{بکر} \\ ۲ \\ \hline ۱-۹-۷ \end{array}$$

وفی

مجموعہ الدیون

$$\begin{array}{r} \text{زید} \\ ۳ \\ \hline ۲-۶-۳ \end{array}$$

ترکہ قاصرہ ۳ روپے

$$\begin{array}{r} \text{میر} \\ ۱ \\ \hline -۸- \end{array}$$

داخل

$$\begin{array}{r} \text{بکر} \\ ۲ \\ \hline ۱-۰-۰ \end{array}$$

وفی

مجموعہ الدیون

$$\begin{array}{r} \text{زید} \\ ۳ \\ \hline ۱-۸- \end{array}$$

ترکہ قاصرہ ۴ روپے

$$\begin{array}{r} \text{میر} \\ ۴ \\ \hline ۲-۰-۰ \end{array}$$

توافق و داخل

$$\begin{array}{r} \text{بکر} \\ ۲ \\ \hline ۱-۰-۰ \end{array}$$

وفی

مجموعہ الدیون

$$\begin{array}{r} \text{زید} \\ ۲ \\ \hline ۱-۰-۰ \end{array}$$

## کسور التکرک کا بیان

ترکہ خواہ ورثہ میں تقسیم ہو یا غرامہ میں، جب اس کے ساتھ سر ہو مثلاً روپیہ کے ماتحت آنے والے ہوں، تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ترکہ کو سر کی جنس سے مبسوط کیا جائے، مثلاً ترکہ ۱۰ روپے پانچ آنے ہو تو کل ترکہ سینتیس آنے بنایا جائے پھر مسئلہ اور ترکہ مبسوط کے درمیان نسبت دیکھی جائے جو بھی نسبت ہو مثل مثلاً مذکورہ نسبتوں کے کیا جاوے۔

مسئلہ	تباہ	ترکہ ۲ روپے ۵ آنے یعنی کل ترکہ ۳۷ آنے	بنت
ابن ۲	ابن ۲	بنت ۱	بنت ۱
-۱۲-۳	-۱۲-۳	-۶-۲	-۶-۲

## کسور الدین کا بیان

اگر دیون میں سر ہو تو مجموعہ الدیون و ترکہ کو سر کی جنس سے مبسوط کر کے تباہ، توافق اور تداخل والا عمل کیا جائے۔

مذیون ۱ روپیہ ۳ آنے یعنی کل دیون ۲۰ آنے	ترکہ ۱ روپیہ	مبسوط ۱۶ آنے
زید ۸	بکر ۸	عمر ۳
-۸-۲	-۸-۲	-۳-۲
-۶-۳	-۶-۳	-۳-۲

## کسور الدیون و کسور التکرک کا بیان

اگر دیون و ترکہ دونوں میں سر ہو تو دونوں کو سر کی جنس سے مبسوط کر کے عمل مثل اول کے کیا

مجموعہ مذیون ۱ روپیہ ۲ آنے - مبسوط ۱۸ آنے	ترکہ ۱ روپیہ ۱ آنے - مبسوط ۱۷ آنے	بنت
زید ۳	بکر ۶	عمر ۸
-۳-۹	-۵-۸	-۸-۱۲
-۳-۹	-۵-۸	-۸-۱۲



## مولی العمامہ کا بیان

قال رسول الله - اما الولاء لمن اعاد

ترجمہ: مولی العمامہ کا مقرر ہوا ہے۔ یہ معتق کا منصب ہے اور پر ترتیب منصب ہے۔  
یعنی یہ معتق و فرج، پھر فرج اب و، پھر فرج جد و، پھر معتق کا منصب ہے یعنی معتق  
معتق پھر اس کا منصب ہے پھر اس کا منصب ہے۔ مولی عمامہ بھی و عدم موجودی میں اس سے  
تو مدت سے یہ معتق یہ ہے تو کیا مالک ہوگا اور اگر ایک سے زائد ہیں تو بقدر ملک کے مالک  
ہوں گے۔

**تشریح**۔ ایک جائے ان کے سوا ورثہ میں ذوی الغرض ہیں یا نہیں اگر ان کے سوا ورثہ میں ذوی  
الغرض میں تو چاروں کی تقسیم مستقیم ہو جائے تو نہیں۔

اور اس کا اصل یہ ہے کہ اقدار موال یا اقدار ملک کے درمیان نسبت دیکھی جائے اگر نسبت  
توافق و موافق ہو تو جمع کر کے اصل جمع و قومی ورثہ کے سہم اور مال و مال کے  
پھر تخصیص دیا جائے۔ ب مال و مال کی تقسیم ہاں صورت پر مستقیم ہو جائیگی کہ والا مضروب فیہ (جو کہ بعد  
کے ہے) اور ایک معتق کے مال کے وفق کے ساتھ تخصیص دیا جائے اصل تخصیص اس معتق کا حصہ  
ہوگا۔ اگر نسبت تباین ہو تو موال و جمع کر کے اصل جمع کے ساتھ تخصیص کا عمل مثل توافق کے یا  
جائے۔

اور ان کے سوا ورثہ میں ذوی الغرض نہ ہوں تو قدر ملک کو سہم کے قلم مقام ٹھہرایا جائے  
چونکہ قلم ملک سے ملے نہ دیا جائے چھ ترکہ کی تقسیم برحسب اصول تقسیم ترکہ کی جائے۔

مثلاً یہ عدم ہے۔ اس کی تین نمایاں ہیں۔ وہ ترکہوں نے اپنے باب رید و تین روپ ہیں  
ذی الغرض سے تین روپ ہیں۔ وہ ترکہوں پر فوارہ ہو گیا۔ ایک روپ نے زید کے سے ایک روپ زید

دوسری نے دو روپے دیے۔ تصحیح کے بعد مسئلہ نو سے بنا۔ دو، وہ سہام ان تین لڑکیوں کو بطور فضیلت سے ملیں گے اور تین سہام بطور عضو بت کے ان دو لڑکیوں کو ملیں گے۔ ان تین والائی سہام کی ان دو لڑکیوں پر تقسیم اثلاً تصحیح ہے۔

اور اگر ان دو نے اپنے باپ کو پچاس روپے میں خریدا، ایک نے تیس روپے دیے، دوسری نے بیس روپے، تو یہاں پر تین سہام والائی کی ان دو پر تقسیم اثلاً صحیح نہیں، اس سے اموال تین بیس کے وقتوں تین، دو کو جمع کر کے حاصل جمع ”پانچ“ کو سہام اور ولا، اور مسئلہ کے ساتھ ضرب دی جائے گی۔ اب ولا، جو بعد ضرب کے پندرہ ہو گیا ہے، اس کی ان دو پر تقسیم بایں طور اثلاً درست ہے کہ ولا مضروب فیہ تین تیس کے وقت تین سے ضرب دیکر حاصل ضرب نو پہلے لڑکی کو جس نے تیس روپے دیے تھے، دیئے جائیں، اور تین مضروب فیہ ولا، کو بیس کے وقت دو کے ساتھ ضرب دیجائے حاصل ضرب چھ دوسری لڑکی کو جس نے بیس روپے دیئے تھے دیئے جائیں۔

اور اگر ایک نے تین روپے دیے ہوں، دوسری نے چار روپے یعنی کل سات روپے میں باپ و خرید اتولا، تین کی ان دو پر تقسیم اسباً صحیح نہیں ہو سکتی، چونکہ مال کے درمیان نسبت تباین کی ہے تو اموال کو جمع کر کے حاصل جمع سات و مثل توافق کے ضرب کیا جائے اب تقسیم مستقیم ہو جائے گی۔

تقسیم مستقیم			
مسئلہ ۳ حصہ ۹	بنت (۱)	ولا	فرض
سہم ۲	۲	۱/۳	۲/۶
ولا ۱	۱		
۳ = ۲ + ۱			
بنت	سہم ۲	ولا ۲	۴ = ۲ + ۲
۲			



مسئله ۲	وفی ۲	داخل	ترکیب ۱۰ روی
معتق زید	معتق بکر	معتق عمر	معتق خالد
۲ حصه	۲ حصه	۲ حصه	۱۲ حصه
۱-۰-۰	۱-۰-۰	۲-۰-۰	۲-۰-۰

## مذید امثله

مسئله ۲۳	بنت	بنت	موی عتاقه
زوجه	خامده	رقیه	زید
بندہ	۸	۸	۵
۳			

مسئله ۱۶	بنت	ابن لعتق	س المعقب
زوجه		۳	۳
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{8}$		

مسئله ۸	بنت	معتق المعقب
زوجه	۳	۳
۱		

مسئله ۸	بنت	ابن معتق المعقب
زوجه	۳	۳
۱		

مسئله ۸	بنت	معتق معتق المعقب
زوجه	۳	۳
۱		

مسئله ۲۳	۳۹۰	بنت	بنت	محقق (۱۲۰)	محقق (۳۰)	محقق (۱۰۰)
زوجه	بند	خاله	رقیه	زید	خاله	پدر
$\frac{۳}{۲۵}$	$\frac{۸}{۱۲۰}$	$\frac{۸}{۱۲۰}$	$\frac{۸}{۱۲۰}$	۱۰	۱۵	۵۰

$$\begin{array}{r} ۱۰ | ۱۰۰ - ۳۰ - ۲۰ \\ \hline ۱۰ \quad ۳ \quad ۲ \\ ۱۵ = ۱۰ + ۳ + ۲ \end{array}$$

مسئله ۱۲	۳۶	۱۸۷۲	تداخل	دولت	۵۶۱۶
زوجه	اخت ع (۱۰۰)	ولاء	اخت ع (۱۰۰)	فرض	اخت ع (۱۰۰)
بند	زینب	$\frac{۱}{۳}$	رقیه	۲	سینه
$\frac{۳}{۹}$	$\frac{۶}{۸}$	$\frac{۱}{۱۵۶}$	$\frac{۲}{۱۰۳}$	۶	$\frac{۲}{۱۰۳}$
۳۶۸	۹۳۶	۱۹۳	۹۰	۱۵	۲۱
	$\frac{۳۰}{۹۶۶}$		$\frac{۱۹۳}{۱۹۳}$	۱۱۹	۱۲۵
۱۲۰۴	۲۸۹۸	۵۸۲		۳۵۷	۳۷۵

$$\begin{array}{r} ۱۰ | ۷۰ - ۵۰ - ۳۰۰ - ۱۰۰ \\ \hline ۷ - ۵ - ۳۰ - ۱۰ \\ ۷ + ۵ + ۳۰ + ۱۰ = ۵۲ \end{array}$$





کی اول و۔ خال، خالہ کی اولاد الخ  
 پھر میت کے ماں باپ کے ماں باپ کا صنف راج یعنی میت کے دادا۔ ددی۔ چچا خینی  
 پھوپھی، ماموں، خالہ، پھر ان کی اولاد الخ۔

## فصل صنف اول

اولاد البنات وان سفلوا کے بیان میں

دیکھا جائے وارث ایک ہے یا ایک سے زائد؟ اگر ایک ہو تو کل جائیداد کا مستحق ہوگا۔  
 اگر ایک سے زائد ہوں تو پھر استواء درجہ کا ہوگا یا عدم استواء؟ اگر عدم استواء ہو تو اقرب اولیٰ

ہے۔

اور اگر استواء درجہ کا ہو تو پھر اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کل ولد الوارث ہوں۔ (۲) یا بکل ولد غیر وارث ہوں۔ (۳) یا بعض ولد وارث ہوں اور

بعض ولد غیر وارث ہوں۔

تیسری صورت میں ولد الوارث اولیٰ ہے۔

پہلی دو صورتوں میں سے کوئی صورت ہو، دیکھا جائے عدد فروع عدد اصول کے برابر ہیں یا  
 اکثر؟ اگر عدد فروع عدد اصول کے برابر ہوں تو پھر دیکھا جائے اصول کی صفت ذکورۃ اور انوشۃ کی متفق  
 ہے یا مختلف؟

اگر اصول کی صفت متفق ہو تو مسئلہ ابدان فروع سے بنا کر ان پر فلان ذکر منل حظ

الْأُنثٰی تین تقسیم کیا جائے۔

اور اگر اصول کی صفت مختلف ہو تو میت کی طرف سب سے پہلے جہاں اختلاف ہو وہاں کے

ابدان سے مسئلہ بنا کر ذکور و اناث کا علیحدہ علیحدہ طائفہ کر کے ہر ایک طائفہ کو جدا جدا حصہ دیدیا جائے۔

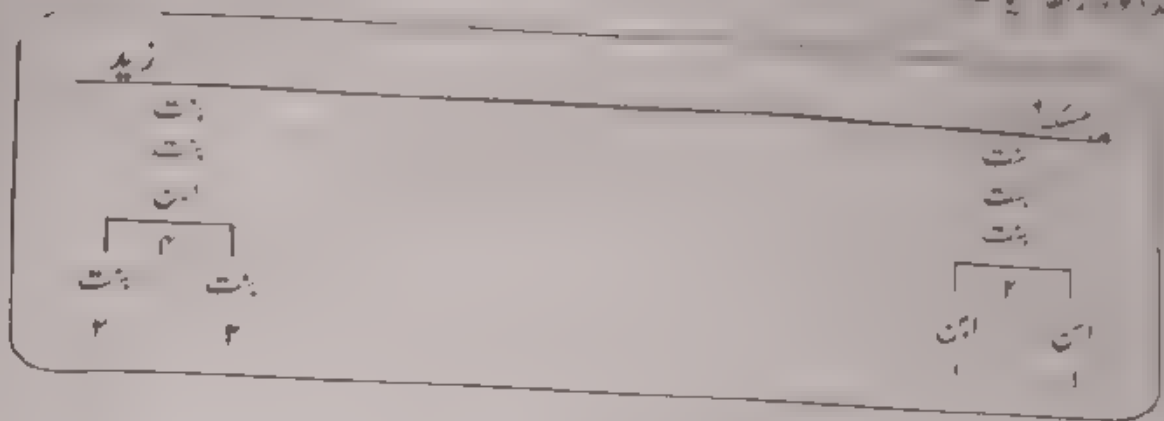
پھر ہر ایک طائفہ کے فروع کو آخر تک دیکھا جائے اگر ذکور و اثناث کا اختلاف نہ ہو تو ان کا احصاء کے آخری فروع کو دیدیا جائے، اور اگر اختلاف ہو تو پھر سب سے پہلے جہاں اختلاف ہو وہاں پر ذکور و اثناث کا متحدہ طائفہ طائفہ کر کے فللذکر مثل حظ الانثیین طائفوں میں تقسیم کیا جائے پھر ہر ایک طائفہ کے فروع کو آخر تک دیکھا جائے، اختلاف الصفت ہے یا نہیں؟ جو بھی ہو مثل مثل مذکور کے کیا جائے۔

اور اگر عدد فروع جدا اصول سے آٹھ ہوں تو دیکھا جائے اصولوں میں ذکور و اثناث کا تحقق ہے یا اختلاف؟ اگر اتفاق ہو تو مسدودان فروع سے ان کے پر فللذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کیا جائے۔

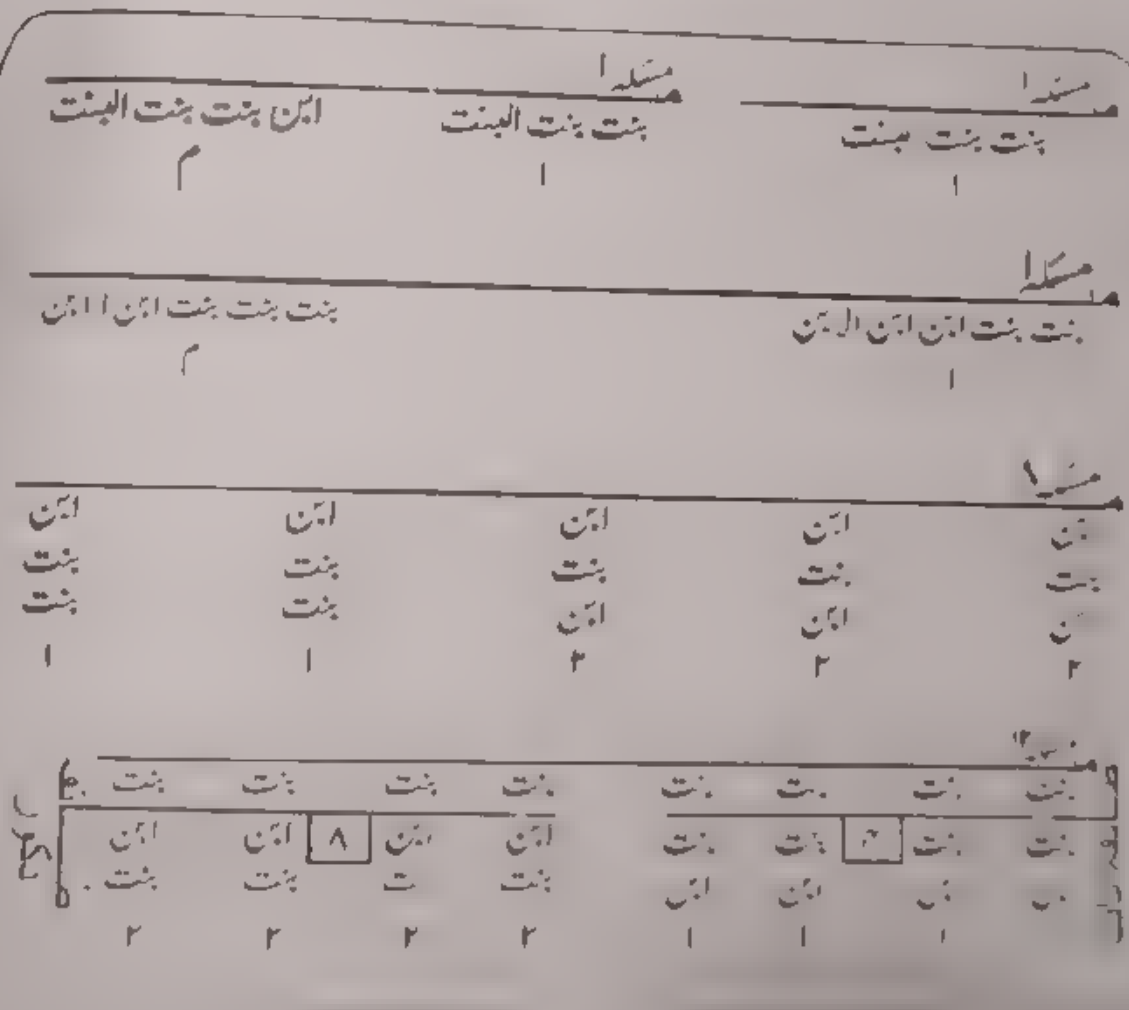
اگر اصولوں میں اختلاف ہو تو میت کی طرف سب سے پہلے جہاں اختلاف ہو وہاں پر جہت اصول و عدد فروع کی رعایت کر کے متحدہ ذکور و اثناث کا متحدہ طائفہ طائفہ کر کے ہر ایک طائفہ کو جدا جدا دیدیا جائے۔ پھر ہر ایک طائفہ کو آخر تک دیکھا جائے اتفاق الصفت ہے یا اختلاف الصفت؟ اگر اتفاق الصفت ہو تو ان کا احصاء کے آخری فروع پر فللذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کیا جائے اور اگر اختلاف الصفت ہو تو سب سے پہلے جہاں اختلاف ہو وہاں پر ذکور و اثناث کا متحدہ طائفہ طائفہ کر کے ہر ایک طائفہ پر بہطابق قانون رعایت جہت اصول و عدد فروع کے تقسیم کیا جائے۔

**تشریح:** اس قانون کی یہ ہے مشرک زید فہوت ہو ردوا بن بنت بنت العنت اور ابنت ابن بنت العنت چھوڑ گیا ہے۔ تو میت کی طرف سے تیسرے نسل میں ذکور و اثناث کا اختلاف ہے۔ اور عدد فروع عدد اصول سے اکثر ہیں۔ تو جہاں اختلاف ہے وہاں پر ایک بنت ہے اور ایک ابن ہے، پہلے میں نوشتہ بنت دوسرے میں ذکورۃ، پھر بنت کی فرع دو ابن ہیں اور ابن کی فرع دو بنت ہیں، تو صل میں ایک بنت کو دو بنت اور ایک ابن کو دو ابن باعتبار عدد فروع کے بنایا جائے پھر مسدود چھ سے بنا کر بنت کو دو حصے ابن دو چار

ہے، یہ جہیں تہذیبِ انسانی کے بس ہیں، مگر آفیشیوں کی اپنی ٹانہ لڑائی کی اور ان کا مدد کرنے  
مردم تو نہ رہے۔



## امثله صنف اول



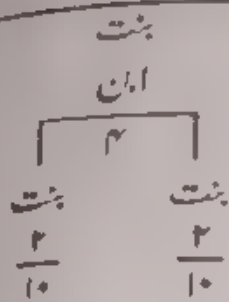
[illegible][illegible][illegible][illegible]

هذا المفعول والمفعول الاولي واحد كلهم ولد الوارث

## منہج

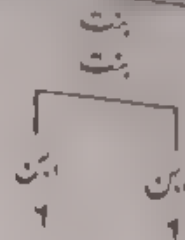




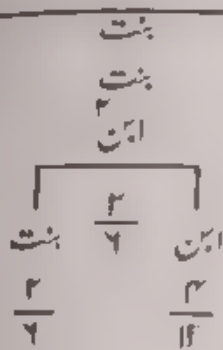


۳۰

$$\frac{2}{10}$$

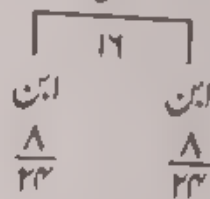


٩٠ ٣٠ ١٠



بنیت  
ابن  
ابن

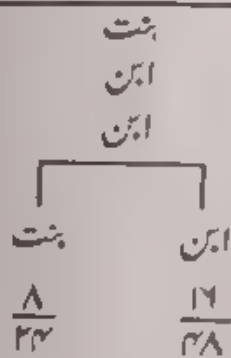
$$\frac{\Delta}{\mu}$$



بنت  
ابن  
بنت

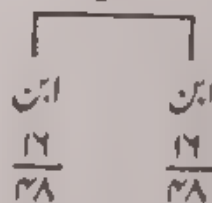
بنت ۸  
۸/۲۳  
ابن ۱۶

21. 4. 1954



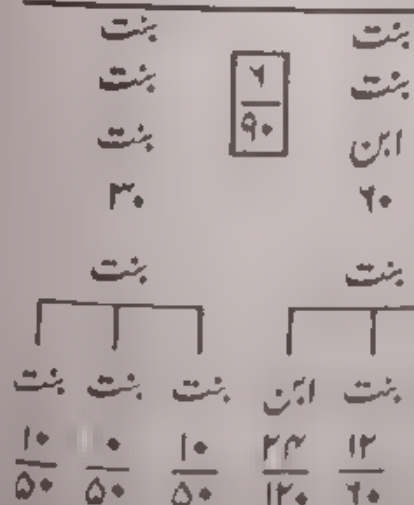
پنت  
ابن  
ابن

$\frac{\Delta}{\Delta y}$



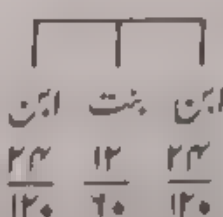
بنت	۲	بنت
ابن	۱۴	
بنت	۴۲	
۲۸		۱۷

1843 242 17



بنت  
بنت  
ابن  
۶۰

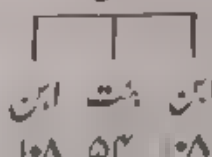
بیت



بنت  
ابن  
بنت  
۵۴  
۲۷۰

18

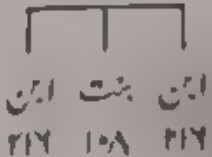
اپن



بنت  
ابن  
ابن

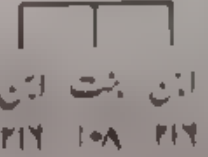
104

ہفت



پست  
اقتصادی  
ایران

ت

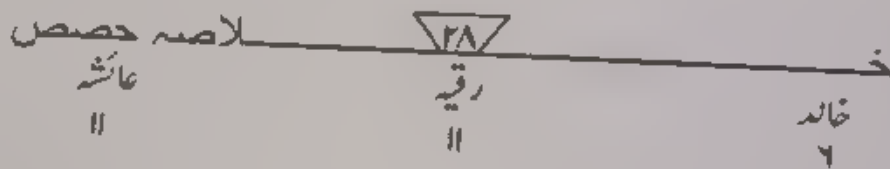


مستحقہ حصہ ۲۸		زید
بنت	بنت	بنت
بنت	بنت	ابن
ابن	بنت	۳۸
خالد	بنت	بنت
۶	رقیہ	عائشہ
	۳	۲
	۳	۸

### مذکورہ بالا مثال کی تشریح

زید فوت ہو کر ایک ابن بنت البنت خالد اور دو بنت بنت البنت رقیہ اور عائشہ چھوڑ گیا وحمہا ایضا بنت ابن البنت ہیں، بایں طور کہ زید کی دو لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کو لڑکی پیدا ہوئی اور ایک لڑکی کو لڑکا پیدا ہو گیا، پھر ان کی آپس میں شادی کر دی تو دو لڑکیاں عائشہ اور رقیہ پیدا ہوئیں۔

کل جائداد کو انہیں حصص پر منقسم کر کے خالد کو چھ حصے اپنی ماں والے ملیں گے اور رقیہ اور عائشہ کو تین تین حصے اپنی ماں والے اور تھہ تھہ حصے اپنے باپ والے ملیں گے تو رقیہ اور عائشہ کو کل گیارہ گیارہ حصے ملیں گے۔



## فصل صف نانی

الاجداد والسا قطن والجدات الساقطات کے بیان میں

### حد ساقط

یعنی نانا، وہ ہے جو کہ بواسطہ ام یا ام الام الخ یا ام الاب الخ یا ام الجد الخ ہو۔

### حدہ ساقطہ

وہ ہے جو کہ بواسطہ جد فاسد ہو۔

دیکھا جائے وارث ایک بنے یا ایک سے زائد؟

اگر ایک ہو تو کل کا مستحق ہوگا

اور اگر ایک سے زائد ہوں تو عدم استواء میں اقرب اولی بنے

اور اگر استواء کا درجہ ہو تو اس کی پھر تین صورتیں ہیں۔

۱۔ ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں۔ (۲) یا کل بنے ساقطین وغیرہ وارث ہوں گے۔

۳۔ یا ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں اور ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں۔

تین صورتیں ہیں ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں۔

۱۔ ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں اور ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں۔

۲۔ ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں اور ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں۔

۳۔ ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں اور ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں۔

۴۔ ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں اور ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں۔

۵۔ ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں اور ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں۔

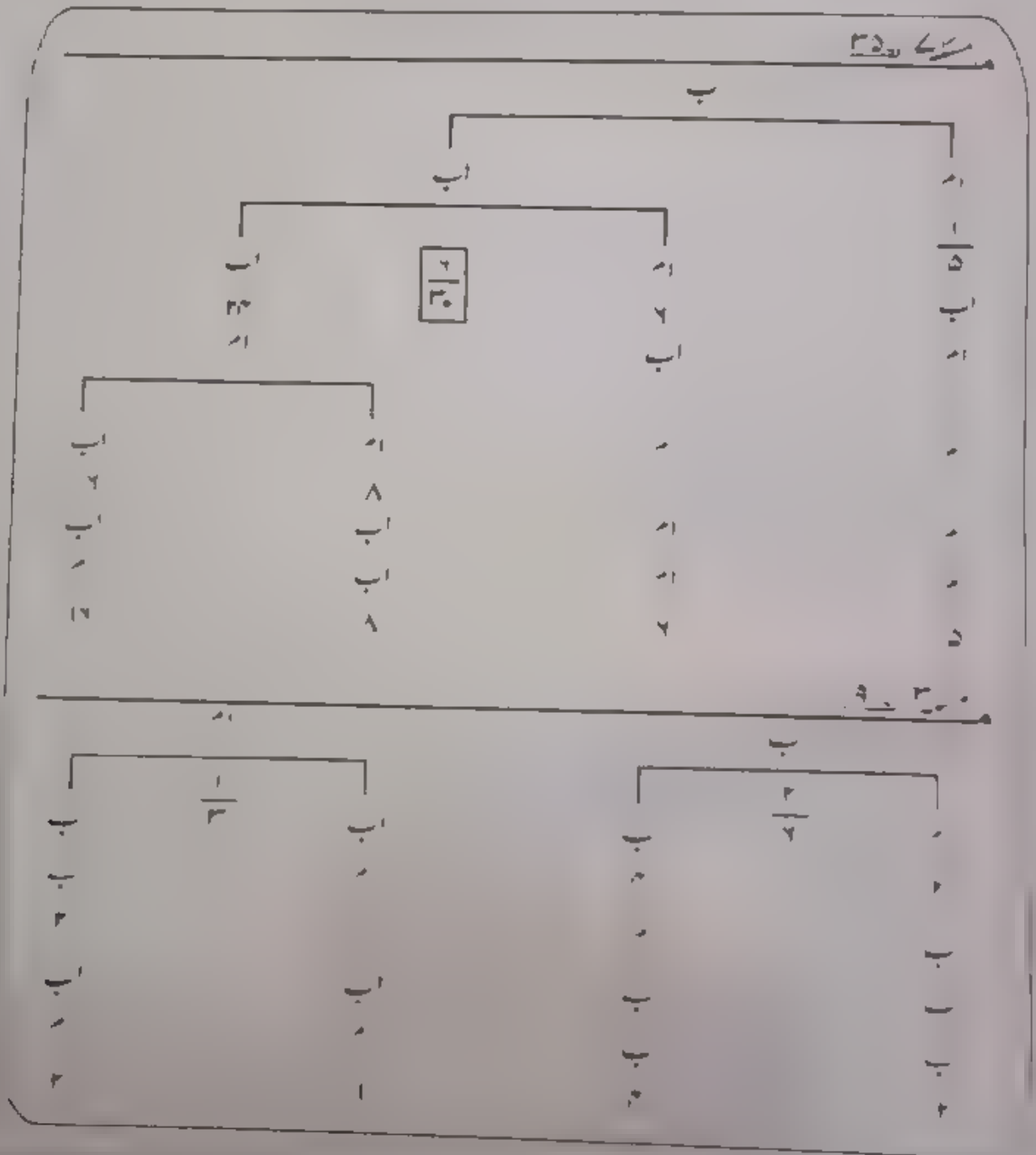
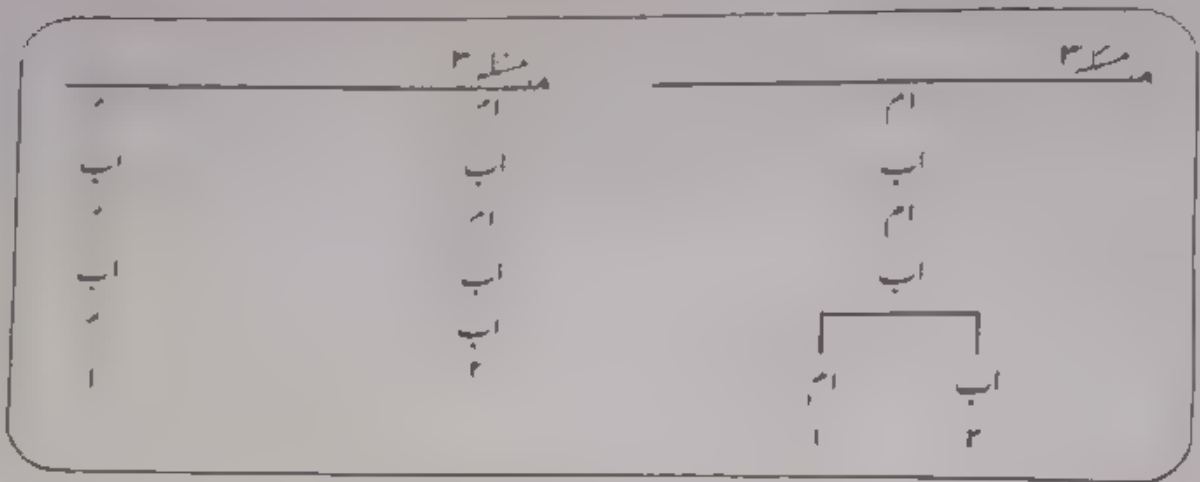
۶۔ ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں اور ساقطین میں ساقط ہوتے ہیں۔

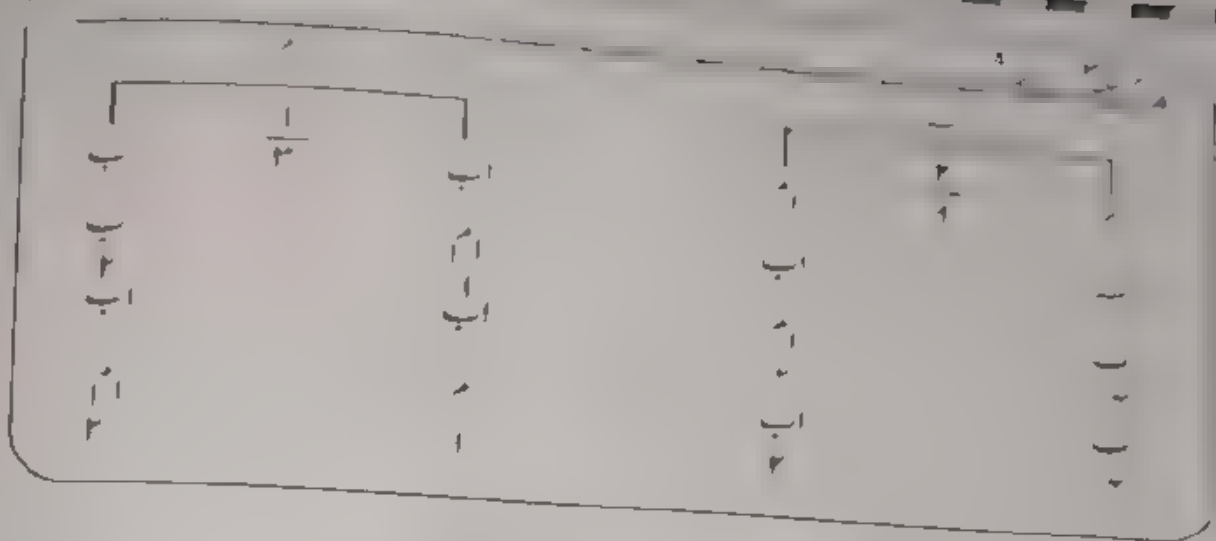






# هذان المثالان مثال واحد





### فصل صنف ثالث

اولاد الاخوات مطلقا و بنات الاخوة مطلقا و بنو الاخوة لام کے بیان میں

دیکھا جائے وارث ایک ہے یا ایک سے زائد

اگر وارث ایک ہو تو کل کا مستحق ہوگا

اگر ایک سے زائد ہوں تو عدم استواء میں اقرب اول ہے

اگر ستم درجہ کا ہو تو پھر اس کی تین صورتیں ہیں

۱۔ ان کے بعد وارث ہوں گے (۲) کل ان کے ولد غیر وارث ہوں گے (۳) بعض ان

کے بعد وارث ان کے ذوی الارحام ہوں گے

تیسری صورت میں امداد وارث کی ہے

یعنی اس وقت میں ذوی الارحام کے نزدیک تر کہ و اخوة اخوات پر اول تقسیم کیا جائے

تاکہ ان کے بعد وارث ہوں گے شہادت و قنات رعایت جہت اصول و مدد فرار و ال جاری کیا جائے

یا جو پھر اصل و سر میں آئے ان کی ذی الارحام میں مثل حنفیہ اول تقسیم کیا جائے

### فائدہ

ان کے بعد وارث ہوں گے خواہ اولد نہ ہو یا ولد کی ذی الارحام ہو

پھر اس کی تین صورتیں ہیں (۱) کل ولد مصعب ہوں (۲) کل ولد ذی فاضل ہوں (۳) فاضل مصعب ہوں بعض ولد ذی فرض ہوں۔

### امثلہ صنف ثالث

مسئلہ ۱		مسئلہ ۲	
بنت ۱۱۱	بنت ۱	بنت ۱۱۱	بنت ۱
بنت ۱۱۱	بنت ۱	بنت ۱۱۱	بنت ۱

### فائدہ کے تین امثلہ

مسئلہ ۲		مسئلہ ۲		مسئلہ ۲	
ارخ	ارخ	ارخ	ارخ	ارخ	ارخ
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
۱	۱	۱	۱	۱	۱

مسئلہ ۳		مسئلہ ۳		مسئلہ ۳		مسئلہ ۳	
ارخ	ارخ	ارخ	ارخ	ارخ	ارخ	ارخ	ارخ
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
۱۶	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸

هذا المثال و المثال الاول واحد

مسئلہ ۳		مسئلہ ۳		مسئلہ ۳	
ارخ	ارخ	ارخ	ارخ	ارخ	ارخ
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
۱۶	۸	۸	۸	۸	۸

و ترجمہ: ای جاہلی۔ مثلاً زید فوت ہو کر بنت العمد عل اور ابن العمد ع چھوڑ گیا ہے تو اس صورت میں ابن

لعرہ یعنی اولیٰ ہے چونکہ اس میں قوت قرابت ہے خواہ بنت النعمان و مدالوارث جمی سے یہاں اس میں ضعف قرابت ہے باقی عمل مثل صنف اول کے ہے۔

اور اگر اختلاف قرابت کا ہو یعنی اعمام اخیانی۔ عمات یا ان کی اولاد و احوال۔ خالات یا ان کی اولاد دونوں قرابتیں موجود ہوں تو قرابت اب کو یعنی اعمام اخیانی عمات یا ان کی اولاد کو ثلاثین اور قرابت ام کو یعنی احوال خالات یا ان کی اولاد کو ثلاث دیا جائے گا قرابت اب میں دونوں قانون کا لحاظ ہوگا اور قرابت ام میں صرف پہلے قانون قوت ضعف قرابت کا لحاظ ہوگا مگر ایک حافہ کا قوی دوسری طاغفہ۔  
ضعیف کو محبوب نہ کریگا اسی طرح اب والی جانب کا ولد الوارت ام والی جانب کے مدغیہ وارث و محبوب نہ کریگا اس کے بعد ہر دو طاغفہ میں مثل قسم اول کے عمل کیا جائے۔ اگر قانون جہت رعایت اصول و عدد فروغ و ہر جاری کرنا پڑے تو اس کو بھی جاری کیا جائے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

**فائدہ** اس سارے باب میں فلذلک مثلاً حظ الأنثیین پر تقسیم ہوگی اگرچہ قرابت اخیانی ہو میت کے صنف رابع سے اگر کوئی موجود نہ ہو تو پھر یہی حکم میت کے ماں باپ کے صنف رابع کے اصل پھر اول وں طرف منتقل ہو جائے گا اگر یہ بھی موجود نہ ہوں تو میت کے دادا۔ دادی کے صنف رابع کے اصل پھر اولاد کی طرف منتقل ہو جائیگا وھذا الی آخرہ یعنی اگر کوئی تنہا ہو تو کل کا مستحق ہوگا مدد استواء میں اقرب اولیٰ ہے اور استواء درجہ میں قرابت متحدہ ہے یا مختلفہ جو بھی ہو قوت ضعف و اقانون ولد الوارث و مدغیہ وارث کا قانون بھی جاری ہوگا پھر قرابت اب کو ثلاثین اور قرابت ام کو ثلاث دیا جائیگا بعدہ ہر ایک حافہ میں مثل صنف رابع کے عمل کیا جائیگا اور تقسیم فلذلک مثلاً حظ الأنثیین ہوں حتیٰ کہ قرابت اخیانی میں بھی تقسیم اسی طرح ہوں فواللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔



## امثله صنف رابع

مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱
عمه	بن	عمه	بن
۱	۱	۱	۱
مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱
بن	عمه	بن	عمه
۱	۱	۱	۱
مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱
بن	عمه	بن	عمه
۱	۱	۱	۱

## مثال تعارض قانون

مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱
عمه	عمه	عمه	عمه	عمه
۱	۱	۱	۱	۱
مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱
بن	بن	بن	بن	بن
۱	۱	۱	۱	۱
مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱
بن	بن	بن	بن	بن
۱	۱	۱	۱	۱
مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱	مسئله ۱
بن	بن	بن	بن	بن
۱	۱	۱	۱	۱

مسئلة ٣ مسئلة ١٢ مسئلة ٤٢

عمه مل	عمه مل	عمه مل	عمه مل	عمه مل	عمه مل
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
٣	٣	٨	٨	٣	٣

خاله مل	خاله مل	خاله مل	خاله مل	خاله مل	خاله مل
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
٢	٢	٣	٣	٢	٢

### هذا المثال والمثال الاول واحد

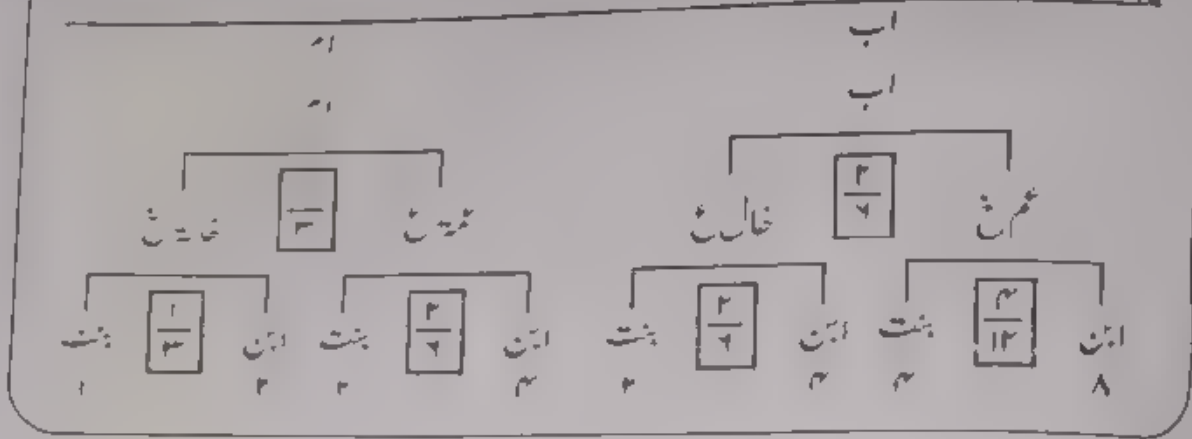
مسئلة ٣ مسئلة ١٢ مسئلة ٣٦

عمه مل	عمه مل	عمه مل	عمه مل	عمه مل	عمه مل
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
٣	٣	٢	٢	٣	٣

### امثله للصنف الرابع لابوى الميت واولاده

مسئلة ١	مسئلة ١	مسئلة ١	مسئلة ١
خال	خاله اب	عمه اب	عمه اب
١	١	١	١
مسئلة ٢	مسئلة ١	مسئلة ١	مسئلة ١
اب	اب	اب	اب
١	١	١	١





## خنثی کا بیان

مرد عورت کے مقابلہ میں خنثی ایسا ہے جیسے مفرد کے مقابلہ میں مرکب ہوتا ہے خنثی مثل اس کہتے ہیں کہ اس کی دونوں حالتیں ایسی مشتبہ ہوں کہ اس کو کسی بھی طرح مرد یا عورت ہونے کی ترتیب نہ دی جاسکے۔

خنثی یعنی نصف انصبیبین ہے اصل اس کا یہ ہے کہ اس کی دو صورتیں بنائی جاتی ہیں ایک صورت میں خنثی کو مونث فرض کیا جاتا ہے۔ اور دوسری صورت میں مذکر پھر دونوں مسکوں کے درمیان بہت دیکھی جائے۔

تو فرق ہو تو ہر مسئلہ کے وفق کو دوسرے مسئلہ کے وفق اور اس کے ورثہ کے سہام کیساتھ ضرب

یہاں۔۔

تین ہو تو پورے مسئلہ کو پورے دوسرے مسئلہ اور اس کے ورثہ کے سہام کیساتھ ضرب دیجائے پھر مجموعہ مسئلتیں وکل مسئلہ بنایا جائے اور ورثہ کے سہام کو جمع کر کے ہر ایک وارث کے حاصل جمع کوکل مسئلہ سے تقسیم کیا جائے۔

مسئلہ	تباہیں	تباہیں
۱	بنت	بنت
$\frac{2}{8}$	$\frac{1}{8}$	$\frac{2}{8}$
مسئلہ	تباہیں	تباہیں
۲	بنت	بنت
$\frac{2}{5}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{2}{5}$
۳	۲۰	۲۰
۱	۲۰	۲۰
$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$
۳	۲۰	۲۰
$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$





[illegible]

مذید فائدہ کے لئے مثال اسوء الحالین کی  
جو کہ تفسیر ہے اقل النصیبین کی

مستطیل	دست	رخ اواخت علی خشی مذکر
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	
مستطیل	اخت	رخ اواخت علی خشی مؤنث
$\frac{3}{4}$	$\frac{3}{4}$	$\frac{1}{2}$
مستطیل	اخت	رخ اواخت علی خشی
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$

[illegible]

## حمل کا بیان

جیسے کہ اس مسئلہ میں ایک حمل کا بھی وارثہ اور ایک وارثہ میں زوال کے حمل کا وارثہ ہو چکا ہے۔  
 اس میں وارثان میں شہان باقی رہتا ہے۔ حلی میں ترقوی کے لئے حمل وراثی سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ اور  
 ۲۲ ص ۱۰۰ ایک حمل میں ایک لڑکا یا ایک لڑکی کا حصہ (جو بھی اثر ہو) انہیں کے حصہ لگائی۔  
 مسئلہ حمل میں حمل یہ ہے۔ اس کی بھی وصورتیں بتائی جائیں گی ایک صورت میں حمل و  
 مذکر فرض کیا جائے اور دوسری میں مؤنث۔

پھر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت دیکھی جائے

گزشتہ توفیق کی بہتوبہ مسئلہ کی توفیق کو پورے وارثہ کے مسئلہ وارثان کے مسئلہ سے بہتوبہ

کرداروں مسئلوں کے درمیان نسبت تبیین کی ہو تو پورے مسئلہ کو پورے وارثہ کے مسئلہ وارثان  
 کے مسئلہ کے بارے میں بہتوبہ نہ دیا جائے حاصل نہ ہو مسئلہ حمل ہوگا  
 چہرے کے ساتھ باقی وارثوں جو جس صورت میں ملے وہ ان وارثوں کو مسئلہ سے دیریا جائے اور  
 جو باقی بچے حمل میں تھنایا دیا جائے چہرے کے ساتھ پیرا نہ جائے اگر اوکل شدہ مال کا مستحق ہو تو انہیں  
 وارثان کی نسبت ان وارثوں کو حصہ دیا گیا تھا ان وارثان کا حصہ پیرا نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۲۱۹				
وارثہ	حاصل وارثہ	نسبت	اب	م
۳	۲۹	۳	۲	۲
۴	۲۸	۳	۱۲	۱۲
۵		۳۹	۳۹	۳۹
مسئلہ ۲۲۰ غولیہ ۲۱۹				
وارثہ	حاصل وارثہ	نسبت	اب	م
۳	۱	۱	۳	۲
۴	۱	۱	۳۲	۳۲

بعد عمل صحابہ کے بعد ۱۰۰ سے بڑے ہونے اور اصل سے باقی ورثہ و اقل وینہ بنے سے  
 رہے وہ میں والدین ہائیں ہتیں میں گئے پانچہ لام ابو یوسف کے نزدیک لڑی کے حق میں ایک ماہ  
 بعد موقوف بنے اس کے مذکورہ صورت میں اور آیتنے جو ایک سو تترہ ہے اس لوقین پر تقسیم کرنے سے  
 باقی کو حصہ ترا میں لڑکی کو دیدیا جائے وہ سو سے زوجہ والدین اور لڑکی و ایک سو تترہ میں وینہ سے  
 بعد جو نیاوے بچا ہے وہ روکا جائے۔

بر رہے و وراثت جنی تو قریبی روکا ہوا مال موات کا حق ہے نیاوے موقوف کی صورت  
 تر میں لڑکی کے جمع کے جائیں تو ایک سو اٹھائیس ہوں گے یہ نصف اور موات پر تقسیم جائیں  
 زوجہ بنے و مذکور جنی تو زوجہ و تین اور والدین کو چار چار دیئے جائیں زوجہ والدین اور لڑکی  
 میں بنے کے بعد باقی جو ٹھکتے تھے ان کے ساتھ لڑکی والا حصہ انتالیس مل کر جمع کیا جائے جو ایک سو  
 تترہ بنے و وراثت مل کر مل حط الاکتبیں تقسیم کیا جائے۔

و اگر یہ مرد و بیوا ہو تو زوجہ و تین اور والدین کو چار چار دیئے دیدیا جائے و باقی موقوف سے  
 ان کو دیدیا جائے۔ اقل و نصف یہ سو اٹھ ہوں گے وہ انہی سے اور باقی کو باپ کو زوجہ و صوبت کے  
 دیدیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مستحق	مستحق	مستحق
زوجہ	محل مذکورہ جنی بن	اختع
$\frac{1}{3}$	$\frac{10}{50}$	$\frac{5}{25}$
مستحق	مستحق	مستحق
زوجہ	محل موات یسی اختع	اختع
$\frac{1}{3}$	$\frac{2}{31}$	$\frac{2}{31}$

## مفقود کا بیان

حمل اور مفقود کا وجود بوقت موت مورث کے مظنون ہوتا ہے مگر حمل میں ۱۰ شمار کے وجود ہا گمان غالب ہوتا ہے بخلاف مفقود کے اس لئے حمل کو مقدم کیا گیا ہے نائب کے واپس آنے کی جب امید منقطع ہو جائے تو اس وقت سے اس کا حکم مفقود کا ہے محققین عامہ حنفیہ نے مفقود کی زوجہ کے نکاح کے جواز کے بارے میں امام مالک کے قول پر فتویٰ دیدیا کہ جس دن سے وہ نائب ہو گیا ہے اس تاریخ سے چار سال تک متواتر اپتہ ہے جو مسلمان حاکم سے اس کی موت پر قضا سے اس کی زوجہ کا نکاح ختم ہو جائیگا اب چار ماہ دس دن کی مدت عدت گزارنے کے بعد زوج آخر سے نکاح کر سکتی ہے یہ اثاث کی تقسیم کے بارے میں امام مالک اور امام ابو حنیفہ دونوں نے نوے سال کی مدت مقرر فرمائی ہے جب مفقود کی عمر نوے سال تک پہنچ جائیگی تو اس وقت اس پر موت کا حکم دیکر اس وقت جو اس کے وارث زندہ ہوں گے ان میں اس کا ذاتی مال (نہ کہ وراثت کا مال) تقسیم کیا جائیگا اور نوے سال کی عمر سے پہلے مفقود وغیرہ کے مال کے حق میں میت ہے یعنی اگر کوئی مورث مر جائے تو مفقود کا حصہ محفوظ رکھا جائیگا اگر نوے سال تک واپس آجائے تو داشتہ مال اس کو دیدیا جائیگا ورنہ میت کے جن ورثہ سے جتنا مال بوجہ مفقود کے روکا گیا تھا اتنا مال ان کو واپس کر دیا جائے گا اصل اس کا یہ ہے کہ اس کے بھی دو مسئلے بنائے جائیں گے ایک مسئلہ میں مفقود کو مردہ فرض کریں گے دوسرے میں زندہ پھر دونوں مسئلوں کے درمیان نسبت دیکھی جائے متماثل ہو تو ایک مسئلہ پر اکتفاء کیا جائے گا تا اخل ہو تو اکثر پر اکتفاء کیا جائے گا توافق ہو تو ہر مسئلہ کے وفق کو پورے دوسرے مسئلہ اور ورثہ کے سہم کیساتھ ضرب دی جائیگی تب این ہو تو ہر مسئلہ کے کل کو دوسرے مسئلہ کے کل اور اس کے ورثہ کے سہم کے ساتھ ضرب دی جائیگی۔ پھر مفقود کے سوا باقی ورثہ کو جس صورت میں کم ملے ان کو دیکر ہرقی جو بچے وہ مفقود سیلئے رکھا جائیگا اگر مفقود واپس آجائے اور کل مال داشتہ کا مستحق ہو جائے تو فیہی اور اگر بعض مال داشتہ کا مستحق ہو یا واپس نہ آئے تو اسکی وجہ سے جن ورثہ کو مال کم

ایہاں پر تھان ۱۲ ان کا حصہ دیا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۴۱۷	اختصاص	اختصاص	اختصاص
۲۳	$\frac{2}{14}$	$\frac{2}{14}$	ان کا مفقودیت
مسئلہ ۵۱۷	اختصاص	اختصاص	ان کا مفقودیت
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{13}$

زات کو چوبیس اراکین کو چودہ دیکر باقی اٹھارہ مفقود کیے محفوظ رہا یا اگر مفقود واپس آیا تو  
خبر دے چہ زات کو اور چودہ مفقود دیا جائے گا اور اگر واپس نہ آیا تو کل داشتہ ہاں یعنی اٹھارہ اراکین  
دیا جائے گا کسی طرح اراکین کے کل سب مہبتیں ہو جائیں گے فواللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

### تخارج کا بیان

زات وراثت ترکہ میں سے کسی چیز پر صحیح کرے اس کو تخارج کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے  
مصلحت کو نمونہ اراکین میں داخل کر کے مسئلہ بنایا جائے اور ہر وارث کو حصہ دیا جائے پھر مصلحت کے سہمنہ  
مسئلہ سے تطبیق کر کے باقی سے مسئلہ بنایا جائیگا۔

مسئلہ ۳	(۳)	مسئلہ ۶
عم	۱	زات
۱	۲	۳
مسئلہ ۲۵	(۷)	مسئلہ ۸۲
ابن	ابن	ابن
۷	$\frac{4}{28}$	۷





کیا ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک جدی سوجوں میں کل اخوة اخوات ساقط ہیں بخلاف ساداتین کے کہ ان کے نزدیک اخوة اخوات حقیقہ ساقط ہیں مبینہ و مدعیہ ساقط نہیں اس لئے ساداتین کے قول پر تقسیم ہا ایک طریقہ ہے جس کو مقاسمۃ المجد کہتے ہیں۔ اصل اس کا یہ ہے کہ تقسیم ترکہ میں جد و مثل ایک بھائی کے شہر کیا جائے اور بنو العلات کو بنو الاعیان کے ساتھ اور اجداد تقسیم ترکہ میں داخل کیا جائے۔ پھر جب جد اپنے حصہ کے ارغوا میں سے کچھ بیٹے جائے تو بنو العلات کو دیدیا جائے ورنہ بنو العلات بچہ موجودگی بنو حنین کے محبوب و درمیان سے نکل جائیں گے۔ پھر یہی جائے جدیسا تھہ اخوة اخوات کے سوا وراثہ میں وہی اندیش میں یا نہیں اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو جد بیٹے افضل المرئین ہے لیکن مقاسمۃ یا ثمت جمیع میں سے جو بھی افضل ہو جد بیٹے وہی ہے اور اگر جدیسا تھہ اخوة اخوات کے وراثہ کی فرض ہوں تو جد بیٹے افضل، امور الثلثہ بعد فرض ذی سهم ہے مقاسمۃ ثمت باقی سدس ثمت مال سے جو بھی افضل ہو وہی ہے۔

### جد کے ساتھ اخوة اخوات کے سوا ذوی الفروض نہ ہو ان کے امثلہ کا بیان

وہ حالات ہیں پتہ چق جائے اس کی دو مثالیں ہیں ایک المقاسمۃ خیر کی دوسری الثمت لی۔

مسند	مسند	مسند	مسند	المقاسمۃ خیر
جد	اخت	اخت	اخت	اخت
$\frac{2}{6}$	$\frac{5}{10}$	$\frac{3}{6}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$

جانشینان وراثت سے نہ ہوں۔ درشل پانچ اخوات ہیں مسند یا بی بی سے بنا اس سے جد و دوسریں سے کل نصف وراثت کو ملیگا۔ وہ اڑھائی ہے اس لئے نصف کے مخرج دو ہو جائے ہم، و کیسا تھہ ضرب دیں۔ اور باقی میں ملے بعد اہم اجد جو تین ہے اس سے بھی دو لکھ دیں گے اور ملے پانچ کیسا تھہ بھی نہ دیں گے۔ تو یہ اس سے دیا اس سے بد کو مثل وراثت کے مساوی چار دیں گے اور اخت یعنی کوکل

و مسدود ہونے سے اس کے تین حصوں میں سے ایک حصہ اس کے اطراف میں پھیل جاتا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے باقی دو حصوں میں سے ایک حصہ اس کے اطراف میں پھیل جاتا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے باقی ایک حصہ اس کے اطراف میں پھیل جاتا ہے۔

مثال نمبر ۱		مسدود ہونے سے پہلے	
مختل	$\frac{1}{2}$	مختل	$\frac{2}{3}$
۱		۱	

اس صورت میں کل مسدود ہونے سے پہلے اس کا ثلث یعنی ایک چوتھائی حصہ اس کے اطراف میں پھیل جاتا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے باقی دو حصوں میں سے ایک حصہ اس کے اطراف میں پھیل جاتا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے باقی ایک حصہ اس کے اطراف میں پھیل جاتا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے باقی ایک حصہ اس کے اطراف میں پھیل جاتا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے باقی ایک حصہ اس کے اطراف میں پھیل جاتا ہے۔  
 اس کے بعد اس کے باقی ایک حصہ اس کے اطراف میں پھیل جاتا ہے۔

مثال نمبر ۲		مسدود ہونے سے پہلے	
مختل	۱	مختل	۲
۱		۲	

جد کو مثل دو اخت کے شمار کر کے کل مسدود ہونے سے پہلے اس کے اطراف میں پھیل جاتا ہے۔

اس کے بعد اس کے باقی ایک حصہ اس کے اطراف میں پھیل جاتا ہے۔

مثال الثمٹ		مسئلہ ۲	مسئلہ ۳
اخت ع	اخت ع	جد	جد
۱	$\frac{۲}{۳}$	۳	$\frac{۱}{۲}$

تصحیح کے بعد مسئلہ چھ سے بناجد کو ثلث یعنی دو دید یا گیا کل کا نصف تین اخت ع کو یا گیا باقی ایک پی وہ اخت ع کو یا گیا مگر مقاسمۃ والی صورت جد کیسے افضل ہے اس لئے صاحبین کے مذہب میں مقاسمۃ کا فتویٰ آیا جائے گا بہر حال ظاہر ہے کہ جد کیسے چار سے وہ افضل ہے بہ نسبت وہ کے چار سے مزید دو مث میں ایک الثلث خیر کی دوسری المقاسمۃ والثلث سواء کی دو مثالوں کے مقابل سے جد اپنے افضل اور مرین واضح ہو جاتا ہے۔

مثال خیر		مسئلہ ۳	مسئلہ ۹
اخت ع	اخت ع	اخت ع	جد
۲	۲	$\frac{۲}{۶}$	$\frac{۱}{۳}$

مثال المقاسمۃ		مسئلہ ۳
اخت ع	اخت ع	جد
۱	۱	۱

ظاہر ہے جد کے لئے نو سے تین افضل ہے بہ نسبت ایک کے چار سے۔

المقاسمۃ والثلث سواء		مسئلہ ۳
اخت ع	اخت ع	جد
۱	۱	۱

جد کیساتھ اخوات کے سوا اور ورثہ ذوی الفروض ہوں  
ان کے امثلہ کا بیان۔

مستحقہ حصہ	جد	مستحقہ حصہ
زواج	$\frac{1}{2}$	زواج
$\frac{1}{2}$		$\frac{1}{2}$
مستحقہ حصہ	جد	مستحقہ حصہ
زواج	$\frac{1}{3}$	زواج
$\frac{1}{3}$		$\frac{1}{3}$

مسئلہ دو سے بنا ایک زوج کو میر باقی یک پر یک کی تقسیم جہ اور اشع یرقن نہیں ہو سکتی اس  
کے ثمت کے مخرج تین کو ضرب دینے سے مسئلہ چھ سے ہو گیا اس سے زوج و تین کے میر باقی تین کا  
ثمت یک حصہ جہ کو اور دو حصے زوج کو دینے ہائیں گے۔

مستحقہ حصہ	جد	مستحقہ حصہ
زواج	$\frac{1}{2}$	زواج
$\frac{1}{2}$		$\frac{1}{2}$
مستحقہ حصہ	جد	مستحقہ حصہ
زواج	$\frac{1}{2}$	زواج
$\frac{1}{2}$		$\frac{1}{2}$

مسئلہ دو سے بنا ایک حصہ زوج کو اور پندرہ حصے میر باقی شمس سے مسئلہ سے سدس کے تقسیم نہیں ہو سکتی اس  
لئے سدس کے مخرج چھ کو مسئلہ کیساتھ ضرب دیں گے مسئلہ بارہ ہو گیا اس سے زوج و میر باقی سدس کا  
حصہ شش ہوا جس سے مخرج ۱۲ ہو گیا اس سے میر باقی ۱۰ حصے کے پندرہ حصے پر یک کا حصہ ایک فیصل کے پانچ حصے  
ایک کے چھ سے اور دو کے بارہ سے۔

مسئلہ ۱۸					اخت	اش	اش	اش	اش
جدہ	جدہ	جدہ	جدہ	جدہ	۲	۳	۳	۳	۳
$\frac{1}{3}$	۵	۵	۵	۵	۲	۳	۳	۳	۳

چھ سے ایک جدہ کو ملا باقی پانچ کوٹھ باقی کے مخرج تین سے ضرب دینے سے مسئلہ ٹھیک رہے  
 ہو گیا اس سے ذمی فرض جدہ کو سدس تین دیگر باقی پندرہ کا ٹھ باقی جدہ کو بدیا یا باقی دس چار چار  
 جنی اور دو حصے اخت غینیہ کو دیئے گئے۔

مسئلہ ۲۲					اخت	اش	اش	اش	اش
جدہ	جدہ	جدہ	جدہ	جدہ	۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
$\frac{1}{2}$	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

مسئلہ بیس سے بنا اس سے سات جدہ کوٹھ باقی پینتیس کو سات حصوں پر تقسیم کیا گیا تو جدہ کو

دس سے

مسئلہ ۳۰					اخت	اش	اش	اش	اش
جدہ	جدہ	جدہ	جدہ	جدہ	۳	۸	۸	۸	۸
$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$	۳	۸	۸	۸	۸

خبر ہے کہ جدہ کیلئے ٹھ رہے پانچ افضل ہیں بہ نسبت دس کے بیالیس سے ۱۰ پانچ کے تیس

سے۔



مسئلہ ۶ حصہ ۱۲					
جدہ	بنت	جد	اخراج	السدر فیہ	اخراج
$\frac{1}{2}$	$\frac{3}{4}$	$\frac{1}{2}$	۱	$\frac{1}{2}$	۱
مسئلہ ۶ حصہ ۱۸					
جدہ	بنت	جد	اخراج	اخراج	المقاسمۃ
$\frac{1}{3}$	$\frac{3}{9}$	۲	$\frac{2}{6}$	۲	۲
مسئلہ ۶ حصہ ۱۸					
جدہ	بنت	جد	اخراج	اخراج	ثلث باقی
$\frac{1}{3}$	$\frac{3}{9}$	۲	$\frac{2}{6}$	۲	۲

ظاہر ہے کہ جد کیلئے بارہ سے دو افضل ہیں بہ نسبت دو دو کے اٹھارہ اٹھارہ سے۔

### مزید تین امثلہ برائے فائدہ خاص و تنبیہ

مسئلہ ۱۲ عولہ ۱۳				
زوج	بنت	ام	جد	اخت ع
۳	۶	۲	۲	م
مسئلہ ۱۲ حصہ ۳۶				
زوج	بنت	ام	جد	اخت ع
$\frac{3}{9}$	$\frac{6}{18}$	$\frac{2}{6}$	۲	$\frac{1}{3}$
مسئلہ ۱۲ حصہ ۳۶				
زوج	بنت	ام	جد	اخت ع
$\frac{3}{9}$	$\frac{6}{18}$	$\frac{2}{6}$	۱	$\frac{1}{3}$

ظاہر ہے کہ جد کیلئے تیرہ سے دو افضل ہے بہ نسبت دو کے چھتیس سے اور ایک کے چھتیس سے تین

امثلہ بالا میں سے پہلی مثال جد کیلئے السدر فیہ افضل ہے مگر اس میں اخت ع مجوبہ ہے۔

**سوال**۔ ہوا کہ اخت ع۔ عل جدیسا تھ مجو بہ تو نہیں ہوتیں لیکن صورت اسدس افضل والی میں اخت

مینی مجو بہ ہو گئی ہے۔

**جواب**۔ یہ ہے کہ اگر اخت مینی علی سیلے کچھ نہ بچے تو دیکھ جائے کہ ورثہ میں بنت موجود ہے یا نہیں اور

بنت موجود ہے تو کہا جائیگا کہ چونکہ بنت یسا تھ اخت ع علی عصبہ ہوتی ہے۔

عصبہ کا حکم یہ ہے کہ ذوی الفروض سے جو بچے کا تو وہ لیں گے ورنہ نہیں چونکہ یہاں پر اخت مینی

علی سیلے کچھ نہیں بچے تو اس کی نسبت بنت کے طرف ہوگی نہ کہ جد کی طرف اور اگر بنت موجود نہ ہو تو

حضرت زید بن ثابتؓ اولاً اخت ع۔ علی کو ذی سہم بناتے ہیں تاکہ حرمان سے بچ جائیں پھر اخت ع علی

کے سہم کو جد کے سہم کیسا تھ ملا دیتے ہیں تاکہ اخت ع۔ عل کا سہم جد کے سہم سے بڑھ نہ جائے پھر ان کی

آپس میں فلذلکیر مثل حظ الانثیین تقسیم کرتے ہیں چونکہ ان کے نزدیک اصل یہ ہے کہ اخوات

ع۔ عصبہ۔ جدیسا تھ اولاً ہی عصبہ ہوتی ہیں تو اس انحاف سے ان کے اصل پر مدورہ آ جاتی ہے۔

فواللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

صورت بالا والا سوال تو ختم ہو گیا کیونکہ اس صورت میں بنت موجود ہے صورت ذیل میں سوال

سے بچنے کیے حضرت زید بن ثابتؓ اخت مینی کو اولاً ذی سہم بناتے ہیں مسئلہ چہ سے ہے اس سے زوج

کو نصف تین حصے ام کو ثلث دو حصے جد کو سدس ایک حصہ ملا اور اخت مینی مجو بہ ہو رہی ہے اس لئے اولاً

اخت مینی کو ذی سہم بن کر چھ کا نصف تین دیا جائیگا تو مول نو ہو جائیگا پھر اخت ع کے سہم تین کو جد کے سہم

ایک کے ساتھ ملا کر ان کے درمیان تقسیم فلذلکیر مثل حظ الانثیین کی جائیگی صحیح تقسیم کیے

کرنے سے مسئلہ تراکیب سے بن گیا اس سے زوج کو نو، ام کو چھ، جد کو آٹھ اور اخت ع کو چار دے جائیں

کے ہکدا افتی بہ زید بن ثابتؓ فی مسئلۃ الا کدریہ\*

مسئلہ ۱۷			
زنج	۱	جد	اخت
$\frac{۳}{۹}$	$\frac{۲}{۶}$	$\frac{۱}{۸}$	$\frac{۳}{۶}$
مسئلہ ۱۸			
زنج	۱	جد	اخت
$\frac{۳}{۹}$	$\frac{۲}{۶}$	۱	۲
مسئلہ ۱۹			
زنج	۱	جد	اخت
۳	۲	۱	۲

خبر ہے کہ جد سے کسی سے آٹھ افضل ہے بہ نسبت ایک کے اٹھارہ سے اور ایک کے چھ سے اور اگر  
 کسی صورت میں ایک اخت نہیں کے ق مقام اشع ہو تو عمول نہ ہوگا اور جد کیلئے سدس افضل ہے۔

مسئلہ ۲۰			
زنج	۱	جد	اخت
۳	۲	۱	۲

یہاں پر حضرت زید بن ثابتؓ بھائی کو محبوب کر دیتے ہیں کیونکہ بھائی ذی سہم تو کسی صورت میں  
 نہیں سہم ہوا اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۲۱			
زنج	۱	جد	اخت
$\frac{۳}{۹}$	$\frac{۲}{۶}$	۱	۲
مسئلہ ۲۲			
زنج	۱	جد	اخت
$\frac{۳}{۹}$	$\frac{۲}{۶}$	۱	۲

ظاہر ہے کہ جد کیلئے چھ سے ایک افضل ہے بہ نسبت ایک سے انھارہ سے و ایک سے بارہ سے تو  
 صورت السدس افضل و الی اختیار فرماتے ہیں اگر چہ اشعری بھی کہتا ہے کہ اب خلاصی کا وہی پیرا دہرے  
 رہے گا اور اگر ایک اخت یعنی کے ق مقدم ہو، اخت عینیاں ہوں تو سدس افضل ہے ثلث باقی سے اب اس  
 مقاسمہ سے افضل نہیں ہوتا بلکہ برابر ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱۲				
زواج	م	جد	اخت	سدس افضل
$\frac{۳}{۶}$	$\frac{۱}{۲}$	$\frac{۱}{۲}$	اخت ۱	$\frac{۱}{۲}$
اخت ۱				
مسئلہ ۱۸				
زواج	م	جد	اخت	ثلث باقی
$\frac{۳}{۹}$	$\frac{۱}{۳}$	۲	اخت ۲	$\frac{۲}{۶}$
اخت ۲				
مسئلہ ۲۴				
زواج	م	جد	اخت	المقاسمہ
$\frac{۳}{۱۲}$	$\frac{۱}{۴}$	۴	اخت ۲	$\frac{۲}{۸}$
اخت ۲				

ظاہر ہے کہ جد کیلئے بارہ سے دو افضل ہیں بہ نسبت ۱۱ کے ثمرہ سے اب اسے چاروں نسبت چھ میں  
 سے بھی سدس کی ہوتی ہے لیکن طریقہ مقاسمہ کا یوں ہی بنتا ہے تو مقاسمہ سے برابر ہوا۔ واللہ تعالیٰ  
 اعلم۔

## فصل مات الا خان معا

یہ فرماتے ہیں علماء کرام کہ وہ بھائی زید عمر غرق ہو کر اٹھے مرے ولم بدر اہلہما ما۔ اولاً  
میرم ایک ایک ایک نرنی ماں اور مولی عتاقہ چھوڑ گئے ہیں اور ہر ایک کا ترکہ نوے روپے ہے ہم ایک  
وارث کو کیا کیا ملے گا بیوا تو جروا۔

### الجواب

۱۔ احنف کے نزدیک ہر ایک شے ترکہ سے اس کی بڑی و بیٹن میں روپے اس کی ماں۔  
بندر روپے اور اس کے مولی عتاقہ کو تیس روپے ہیں گے اور کوئی اش بھی ایک روپے سے وارث نہ ہوگا  
یہ کہ ان کی موت کے وقت کا یقینی معلوم نہیں تو گویا کہ ماتامیر۔

ترکہ نوے روپے اش زید			مسئلہ ۶
مولى عتاقہ	بنت	زینب	۱
عبداللہ	رقیہ		۲
۲	۳		
۳۰۔۔۔	۲۵۔۔۔		۱۵۔۔۔
ترکہ نوے روپے اش عمر			مسئلہ ۷
مولى عتاقہ	بنت	زینب	۱
عبدالرحمن	خالدہ		۲
۲	۳		
۳۰۔۔۔	۲۵۔۔۔		۱۵۔۔۔
کل ترکہ ۱۸۰ روپے			مسئلہ ۸
مولى عتاقہ	بنت	زینب	۱
عبدالرحمن	خالدہ		۲
۳۰	۲۵		۳۰

حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ صدیق نے زمانہ میں اہل یمامہ کے مشتبہین  
کو جس وقت حکم دیا کہ زندوں و مردوں کا وارث بنائیں اور حضرت عمر فاروقؓ نے حکم دیا کہ وہ

طاعون سے عموماً اس میں جو لوگ اسی طرح وفات پائے تھے تو مجھے اسی طرح کا حکم دیا تھا، اسی طرح حضرت عثمان سے بھی منقول ہے اور جنگ جمل و صفین کے مقتولین کے بارے میں حضرت عثمان نے بھی اسی طرح کا حکم دیا تھا اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے اور ایک روایت حضرت عثمان سے یہ ہے۔ سرت معصہ عن بعض الافی ماورث بعضهم من بعض یعنی ہر ایک ان دوسرے سے وارث ہوگا مگر اس مال میں جو کہ ہر ایک دوسرے سے وارث ہوا ہے وہ مال بجائے اس کے اس کے مولیٰ عتاقہ کو دیا جائیگا اور وہ مال میں تیس روپے ہے اس کی تقسیم یوں کی جائیگی کہ ماں زینب کو ہر ایک سے پانچ پانچ روپے، بنت رقیہ کو پندرہ، بنت خالدہ کو پندرہ، مولیٰ عتاقہ عبداللہ کو دس روپے، مولیٰ عتاقہ عبدالرحمن کو دس روپے دیئے جائیں گے۔ تو گویا کل ترکہ ساٹھ سے زینب کو دس روپے، رقیہ کو پندرہ روپے، خالدہ کو پندرہ روپے، عبداللہ کو دس روپے اور عبدالرحمن کو دس روپے ملیں گے۔

فواللہ نعالی اعلم بالصواب۔ و علمہ اندم و اکمل فله الحسد والصلوہ علی رسولہ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترکہ نوے روپے اس زید

مسئلہ ۶	بنت	اسخ	مولیٰ عتاقہ
۱	زینب	عمر	عبداللہ
۱	۳	۲	۲
۱۵۔۔۔۔	۴۵۔۔۔۔	۳۰۔۔۔۔	

ترکہ نوے روپے اس عمر

ام	بنت	اسخ	مولی عتاقہ
زینب	خالدہ	زید	عبدالرحمن
۱	۳	۲	۲
۱۵۔۔۔۔	۴۵۔۔۔۔	۳۰۔۔۔۔	



الافی ما ورث بعضهم من صاحبه کی صورت ذیل ہے علی رأیہما

مسئلہ ۶	ترکہ ۳۰ روپے اخ زید
ام	بنت
زینب	رقیہ
۱	۳
۵۔۔۔	۱۵۔۔۔

مسئلہ ۶	ترکہ ۳۰ روپے اخ عمر
ام	بنت
زینب	خالدہ
۱	۳
۵۔۔۔	۱۵۔۔۔

الاخ ام	اخ زید و اخ عمر	ترکہ فی ما ورث بعضهم من صاحبه ستوز روبیہ
ام	بنت	بنت
زینب	رقیہ	خالدہ
۱۰۔۔۔	۱۵۔۔۔	۱۵۔۔۔
		مولی عتاقہ
		مولی عتاقہ
		عبدالرحمن
		عبداللہ
		۱۰۔۔۔

تقسیم کل ترکہ مائة و ثمانون روبیہ علی مذهب ابن مسعود و علی

الاخ ام	اخ زید و اخ عمر	کل ترکہ ۱۸۰ روپے
ام	بنت	بنت
زینب	رقیہ	خالدہ
۴۰	۶۰	۶۰
		مولی عتاقہ
		مولی عتاقہ
		عبدالرحمن
		عبداللہ
		۱۰

رب زدنا علما و فہما و شوقا و حفظا و ہدی و تقی بحرمة اسمک الاعظم یا علیم  
یا علیم علمنا من لدنک



عول سے بن جانے سے ایک وارث کو ترک کر لینی جائداد متروکہ مطلق ہے۔ نہ کہ حصص میں ہی آتی ہے  
جیسا کہ سائل نے سمجھا ہے ورنہ الزم آئیگا کہ علماء نے مسئلہ عول سے بنا کر مدخلت فی الدین و  
۔۔۔ حاشا للہ تعالیٰ وفس علیہ موافق مسائل العول من اثنتی عشر واربعۃ و  
عشرین ای "۱۲-۲۳" وغیرہ \*

### السؤال

مسئلہ ۲	مسئلہ ۳
بنت	بنت
۱	۱

### سوال

یہ ہے کہ بنتان سب سے کل جائداد کا ثلثان ہے نہ کہ کل جائداد، جو کہ بعد از بنتان کو دی گئی ہے۔

### الجواب

جواب یہ ہے کہ اگر بنتان کو کل جائداد کا ثلثان دیا گیا پھر باقی ثلث کو اثلاثاً تقسیم کرنے سے  
بنتان و ثلث ثلث دیا گیا۔ پھر ثلث اثلث و اثلاثاً تقسیم کرنے سے بنتان کو ثلثاً ثلث اثلث دیا گیا۔  
ہکذا الى يستهي الى الحزء الذي لا يتحرراً حتى لا يبقى شيء من التركة۔  
تو وہاں چار حصوں کے جو چار حصہ ہیں ان پر ٹل کرنے سے خود بخود بالاطریقہ سے تقسیم ترکہ  
نہ ہو بلکہ بقصاص تعین کے ہو جاتی ہے۔

فصلہ الحمد عنی ما علم العلماء اصول العول والرد قال رسول اللہ ﷺ من  
فقط مبرات ورنه قطع الله سرانه من الحنة يوم القيمة۔

# دَسْتَفُوْ نَكِ قُلِ (اللّٰهُ يُفْتِنُكُمْ)

## فصل فی تعلیم الافتاء فی الفتیا لمسائل علم المیراث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو الحی الذی لا یموت

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک بیوی عائشہ، ایک لڑکی خدیجہ، ماں زینب اور ایک بھائی حقیقی عمر چھوڑ گیا ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا ملے گا۔ بیوا تو جروا۔

الافتاء

بعد از تجہیز و تکفین وادائیگی قرض و اجرائے وصیت از ثلث، کل جائداد کو چوبیس حصص پر منقسم کر کے عائشہ کو تین حصے، خدیجہ کو بارہ حصے، زینب کو چار حصے اور عمر کو پانچ حصے ملیں گے۔

فواللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

زید	ام	بنت	مستند ۲۴
اربع	ام	بنت	زوجہ
عمر	زینب	خدیجہ	عائشہ
۵	۴	۱۲	۳

## فتویٰ نویسی مناسخہ

الاستفتاء

یافرماتے ہیں علماء کرام کہ بندہ فوت ہو کر خاوند بزرگ چار لڑکیاں رقیہ، زینب، خالدہ اور سلمہ اور ایک بہن حقیقی ۱۰ سالہ چھوڑ گئی ہے۔ بعد ہا قبل از تقسیم شرعی ملکہ فوت ہو کر خاوند خالد، دو لڑکے عمر اور شریف، باپ بزرگ اور تین بیٹیاں حقیقی رقیہ، زینب اور خالدہ چھوڑ گئی ہے۔ بعد ہا قبل از تقسیم شرعی شریف فوت ہو کر ایک بیوی زندہ، باپ خاوند اور ایک بھائی حقیقی عمر چھوڑ گیا ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا

کیا ملے گا۔ مبنوا بالنفصل توحروا عند الله الحلیل

### الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو پانچ سو چھتر حصہ پر مقسم کرے بکر و ایک سو ساٹھ حصے رقیہ،

زینب اور خالدہ کو چھیا نوے حصے، سودہ کو اڑتالیس حصے، خالدہ کو بیستائیس حصے، عمر و انہی میں

حصے اور بندہ کو سات حصے ملیں گے۔ هذا ما ظهر لی فی هذا الباب۔

والله تعالى اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۱۳	مسئلہ ۱۳	مسئلہ ۵۷۶	بنت	بنت	بنت	بنت	بندہ
زوجه	بکر	رقیہ	زینب	خالدہ	بنت سلمہ	اخت ع	اخت ع
$\frac{۳}{۳۹}$	$\frac{۲}{۲۳}$	$\frac{۲}{۲۳}$	$\frac{۲}{۲۳}$	$\frac{۲}{۲۳}$	۲	سودہ	۱
$\frac{۳۹}{۱۳۳}$	$\frac{۲۳}{۹۶}$	$\frac{۲۳}{۹۶}$	$\frac{۲۳}{۹۶}$	$\frac{۲۳}{۹۶}$			$\frac{۱۲}{۳۸}$

مسئلہ ۲۳	مسئلہ ۱۳	دوق	تداخل	اب	ابن	اخت ع	اخت ع	اخت ع
زوجه	ابن	$\frac{۷}{۱۳}$	ابن	بکر	بکر	رقیہ	زینب	خالدہ
خالدہ	عمر	$\frac{۷}{۲۸}$	شریف	$\frac{۲}{۳}$	۲	۲	۲	۲
$\frac{۳}{۶}$				$\frac{۳}{۱۶}$				

مسئلہ ۲	تباہین	مکت شریف
زوجه	اب	اخت ع
بندہ	خالدہ	عمر
$\frac{۱}{۷}$	$\frac{۳}{۲۱}$	۲

الاجل	رقیہ	زینب	خالدہ	سودہ	خالدہ	عمر	بندہ
۱۶۰	۹۶	۹۶	۹۶	۳۸	۳۵	۲۸	۷

مفت محمد خلیل اللہ مفتی عند قانم مقام مہتمم مدرسہ شمس العلوم قریہ مولویان۔

الجواب صحیح محمد شریف اللہ مفتی عند مہتمم مدرسہ شمس العلوم

## فتویٰ نویسی سولہ آنہ

### الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ ہندہ فوت ہو کر خاوند زید، دو بھائی حقیقی خالد اور بکر، ایک بہن حقیقی زینب اور ماں رقیہ چھوڑ گئی ہے تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا یاے گا۔ بینوا تو حروا۔

### الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو تیس حصص یعنی سولہ آنے پر منقسم کر کے زید کو پندرہ حصے، یعنی آٹھ آنے، خالد کو چار حصے یعنی دو آنے ایک پائی نو بیٹہ پندرہ، بکر کو بھی چار حصے یعنی دو آنے ایک پائی نو بیٹہ پندرہ، زینب کو دو حصے یعنی ایک آنہ بارہ بیٹہ پندرہ اور رقیہ کو پانچ حصے یعنی دو آنے آٹھ پائی بیس گے۔  
 هذا ما ظهر لي في هذا الباب - والله تعالى اعلم بالصواب -

مسئلہ ۳۰۶	۱۶ آنے	بندہ
زوج	اخت ع	م
زید	زینب	رقیہ
$\frac{3}{15}$	۲	$\frac{1}{5}$
۸-۰-۰	۱۲-۰-۱۵	۲-۸



## فتویٰ نویسی جانداد متروکہ

### الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ بندہ فوت ہو کر خوند بکر، ایک لڑکی خالدہ اور ایک پوتی رقیہ چھوڑ گئی ہے۔ بعد ازاں قبل از تقسیم شرعی بکر فوت ہو کر ایک بیوی نسب، ایک لڑکی خالدہ اور ایک پوتی رقیہ چھوڑ گئی ہے۔ اور ہندہ میت اول بعد از تجنیہ و تنفین و ادائیگی قرض جانداد ایک ہزار تین سو دس روپے چھوڑ گئی ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیلے گا۔ مینواتو جروا۔

### الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جانداد ایک ہزار تین سو دس روپے میں سے خالدہ کو نو سو اسی وان روپے بارہ آنے نو پائی، رقیہ کو تین سو سترہ روپے چار آنے تین پائی اور نسب کو چالیس روپے پندرہ آنے ملیں گے۔ هذا ما ظهر لی فی هذا الباب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۱۲	۱۶	۱۲۸
زوج	بنت	بنت الام
بکر	خالدہ	رقیہ
$\frac{1}{3}$	$\frac{3}{9}$	$\frac{1}{3}$
$\frac{1}{3}$	$\frac{9}{24}$	$\frac{1}{24}$
مسئلہ ۲۳	۸	۳۲
زوجہ	بنت	بنت الام
زینب	خالدہ	رقیہ
$\frac{1}{3}$	$\frac{3}{21}$	$\frac{1}{21}$
المب	۶۳	۱۲۸
الاحد	رقیہ	خالدہ
۹۳	۳۱	۹۳
۹۵۱-۱۲-۹	۳۱۷-۲-۳	۲۰-۱۵-۰

## فتویٰ نویسی دین محیط

### الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ خالد فوت ہو کر تین قرش خواہ چھوڑ گیا ہے۔ یعنی زید کے تین روپے، بکر کے دو روپے اور عمر کے پانچ روپے یعنی کل اپنے ذمہ دس روپے قرضہ چھوڑ گیا ہے۔ اور جائداد مترکہ کل آٹھ روپیہ ہے۔ تو بروئے شرح شریف ہر ایک قرض خواہ کو کیا کیا ملے گا۔ بینواتوجرو۔

### الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد مترکہ یعنی آٹھ روپے میں سے زید کو دو روپے چھ آنے چار پائی چارہ پانچ، بکر کو ایک روپیہ نو آنے سات پائی ایک ہنہ پانچ اور عمر کو چار روپے بیس گے۔  
هذا ما ظهر لي في هذا الباب والله تعالى اعلم بالصواب۔

مجموع الدين ۱۰ روپے			ترکہ ۸ روپے
زید	بکر	عمر	
۳	۲	۵	
۲۶۴ $\frac{۲}{۵}$	۱۹۰ $\frac{۱}{۵}$	۴۰۰	

## فتویٰ نویسی مولیٰ عتاقہ

### الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک بیوی بندہ، ایک بہن حقیقی زینب اور تین بہنیں سوتیلی رقیہ، خالدہ اور سکینہ چھوڑ گیا ہے۔ اور زید پہلے غلام تھا بعد میں زینب نے سو روپے، رقیہ نے تین سو روپے، خالدہ نے پچاس روپے اور سکینہ نے ستر روپے دیگر خریدا، یعنی ان ورثہ نے آپس میں حسب تشریح بالا کے چندہ کر کے پانچ سو بیس روپے میں زید کو خرید کیا اور خریدتے وقت وہ بوجہ ذی رحم محرم ہونے کے آزاد ہو گیا اور زید بوقت موت کے پانچ ہزار چھ سو سولہ روپے چھوڑ گیا تو بروئے تشریح شریف ہر ایک کو کیا کیا ملے گا۔ بینواتوجروا

### الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ اس کی جائداد متروکہ پانچ ہزار چھ سو سولہ روپے سے بندہ کو چودہ سو چار روپے، زینب کو دو ہزار تھو سواٹھ نوے روپے، رقیہ کو پانچ سو بیس روپے، خالدہ کو تین سو ستون روپے اور سکینہ کو تین سو پچھتر روپے ملیں گے۔ هذا ما ظهر لی فی هذا الباب۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۱۲	ص ۳۶	ص ۱۸۷	داخل	دفعہ ۳	ترکہ ۵۶۱۶ زید
زوجہ	اخت ع (۱۰۰)	ولاء	اخت ع (۳۰۰)	فرض	اخت ع (۵۰)
بندہ	زینب	$\frac{۳}{۵۶}$	رقیہ	$\frac{۲}{۶}$	خالدہ
$\frac{۳}{۹}$	$\frac{۶}{۱۸}$	$\frac{۲}{۱۰۳}$	$\frac{۲}{۱۰۳}$	$\frac{۲}{۱۰۳}$	$\frac{۲}{۱۰۳}$
$\frac{۳۶۸}{۹۳۶}$	$\frac{۳۰}{۹۳۶}$	$\frac{۹۰}{۱۹۳}$	$\frac{۱۵}{۱۱۹}$	$\frac{۲۱}{۱۲۵}$	$\frac{۲۱}{۱۲۵}$
۲۸۹۹	۲۸۹۹	۵۸۲	۲۵۷	۳۷۵	۳۷۵

## فتویٰ نویسی مولیٰ عتاقہ

### الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک بیوی رقیہ، ایک لڑکی خالدہ اور ایک لڑکا عبد اللہ چھوڑ گیا ہے۔ جائداد متروکہ میں صرف ایک عبد چھوڑا ہے۔ جو کہ زید کی بیوی کا والد ہے اور وہ بوجہ اس کے کہ رقیہ کا والد ہے اور خالدہ اور عبد اللہ کا اب الامتنا ہے ان پر خود بخود آزاد ہو گیا۔ اب وہ رقیہ کا والد آزاد شدہ فوت ہو کر چھپا نوے درہم ترکہ چھوڑ گیا ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہائیک وارث و یا یہ ملے گا۔ بینوا تو جروا

### الافتاء

بعد از حقوق ثلثہ مرتبہ کل جائداد چھپا نوے درہم سے اس کی لڑکی رقیہ کو چون درہم ملیں گے، باقی طور کے اثمت میں درہم بوجہ اس کے فرض نصف کے اور چھ درہم بوجہ ولاء کے ہوں گے۔ اور خالدہ کو چودہ درہم بوجہ ولاء کے اور عبد اللہ کو اٹھائیس درہم بوجہ ولاء کے ملیں گے۔

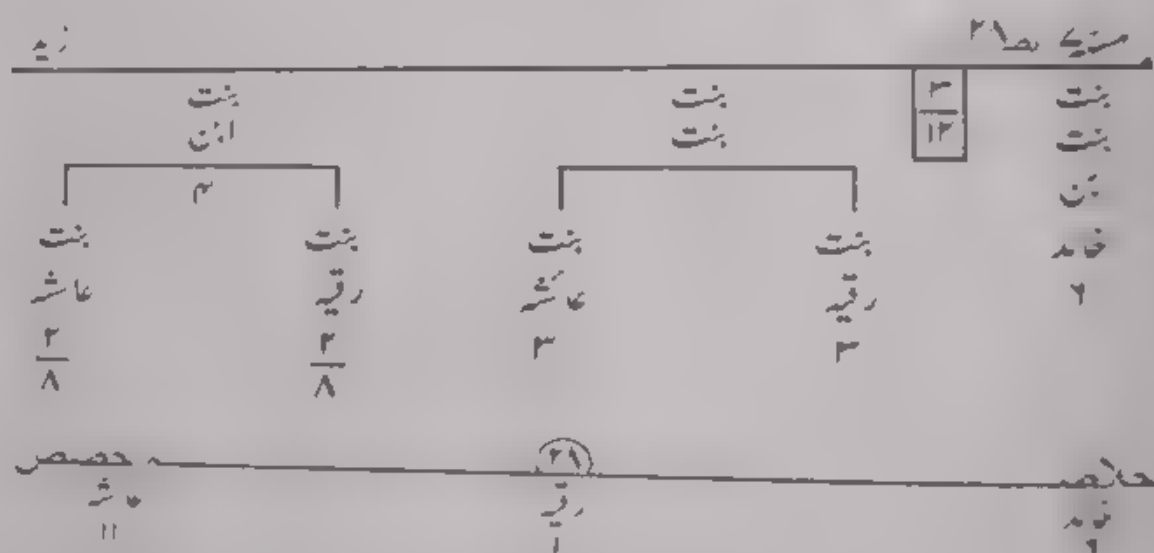
هذا ما ظهر لي في هذا الباب والله تعالى اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۲۳	مسئلہ ۲۴
زوجه	بنات الروح رمد وترك عمدا كان اما لروحته / زید
رقیہ	ابن
$\frac{1}{3}$	$\frac{5}{21}$
	عبد اللہ
	۱۴

مسئلہ ۲۵	مسئلہ ۲۶
بنات	بنات ابو ارقبہ الی کل حرا علی ورثہ روح ارقبہ و ترك سبہ و سببہ درہم
بنات	بنات البنت (۷)
رقیہ	ولاء
$\frac{1}{20}$	$\frac{1}{24}$
فرض	خالدہ
ولاء	ولاء
$\frac{3}{20}$	$\frac{5}{14}$
فرض و لاء	درہم
درہم	۲۸

یہ فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک نواسہ (ابن بنت البنت) خالد اور وہابیہ بنت بنت بنت البنت وھما ایضاً بنتا بن البنت) رقیہ اور عائشہ پیور کیا ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینوا توجروا

بعد از حقوق شام مرتبہ کل جاگدا، انہی کمپن حصہ پر منقسم کر کے خاندان کو پہنچے، رقیہ و یاروئے راز  
 . شہزادہ روئے رخسار میں گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔



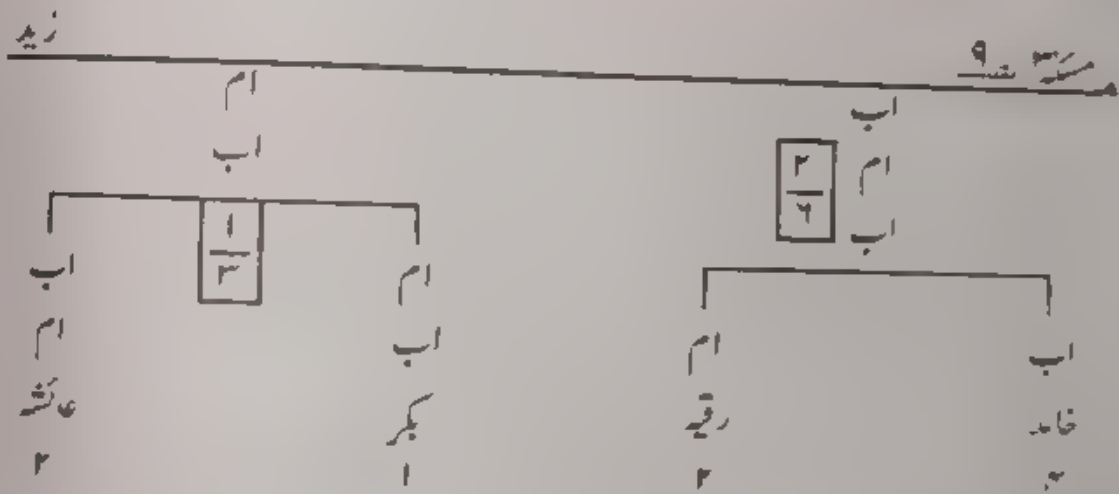
# فتویٰ نویسی ذوی الارحام صنف ثانی

الاسنفاء

یہ فرمائے ہیں عہد کرام کہ زید فوت ہو کر ایک نانا (یعنی جد فاسد اب اب ام اب) خالد، ایک نانی (یعنی جد و فاسد ام اب ام اب) رقیہ، ایک نانا (جد فاسد اب ام اب ام) بکر اور ایک نانی (یعنی جد و فاسد ام اب ام اب) عائشہ چھوڑ گیا ہے۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بیسواتو حروا

الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد نو حصص پر منقسم کر کے خالد کو چار حصے، رقیہ کو دو حصے، بکر کو ایک حصہ اور عائشہ کو دو حصے دیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔





## فتویٰ نویسی ذوی الارحام صنف ثالث

## الاستفتاء

یہ تمام ہیں عہد سرام کہ زید فوت ہو کر ایک نقیبی (بنت النخ) رقیہ، ایک بھانجی  
نقیبی (بنت النخ) ماشہ، ایک بھانجی نقیبی (ابن النخ) خالد، ایک نقیبی (بنت النخ)  
عقی (عقہ) ایک بھانجی سوتیلی (بنت النخ) ریحہ، ایک بھانجی سوتیلی (بنت النخ) عیسیٰ، ایک  
بھانجی ماری (بنت النخ) حبیبہ، ایک بھانجی ماری (بنت النخ) صنیہ اور ایک بھانجی ماری (ابن  
النخ) عمر چھوڑ گیا ہے۔ تو بروئے شریعت شریف ہر ایک وارث و نیا یا ٹکا۔ بسو تو حورو

## الافتاء

بعد از حقوق عاقلانه مرتبه کل جائیداد و منقسم کرے رقیہ کو تین حصے، شہ و ایک حصہ، خاندان و  
 .. حصہ، حبیب و ایک حصہ، صفیہ و ایک حصہ، عمر کو ایک حصہ سے گا۔ کلثوم، ریحی نہ اور بزرگجوب ہوں گے۔

فوالله تعالى اعلم بالصواب

۹ مستحق		$\frac{2}{7}$	اخت ع	اش عل	اخت طر	ا ش ح	$\frac{1}{3}$	اخت خ		۵ ریه
بنت	بنت	بن	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن		
رقیة	حائشہ	خالد	کلثوم	ربیعہ	اکبر	حبیبہ	صفیہ	عمر		
۳	۱	۲	۴	۴	۴	۱	۱	۱		

## فتویٰ نویسی ذوی الارحام صنف رابع

### الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک چوتھیں زاویہ حقیقی (ابن عمر ح) ہو۔  
ایک چچ زاد بہن حقیقی (بنت اعمش) رقیہ، ایک ماموں زاد بہن حقیقی (بنت خاس ح) باشد اور  
ایک خالہ زاد بھائی حقیقی (ابن اخیال ح) خادمہ چھوڑ گیا ہے۔ تو ہر دو شاخ تریف میں وارث  
کو کیا کیے گا۔ بیسوا توحرو

### الافتاء

بعد از حقوق شریعت مرتبہ گاہ کد ادلولو حصہ پر منقسم کر کے رقیہ و چچہ کے ہاں شریعت کے وارث اور  
ایک حصہ کے گا۔ اور بزرگچوب ہوگا۔ فوالہ تعالیٰ اعلم۔ لصوب۔

مستحق حصہ	عمش	عمش	خاس ح	زید
ابن	بنت	بنت	بنت	خاس ح
بکر	رقیہ	رقیہ	خاس ح	ابن
۲	۲	۲	۲	خاس ح

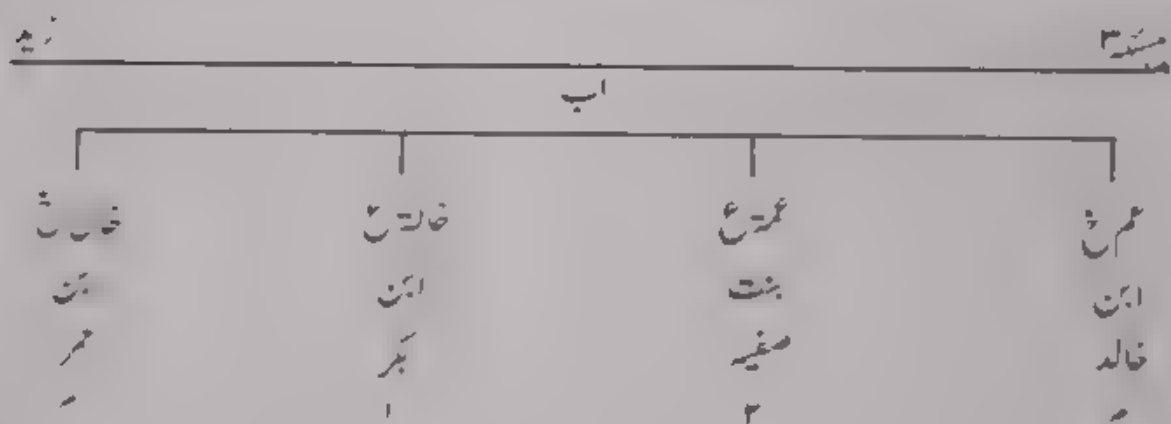
## فتویٰ نویسی ذوی الارحام صنف رابع لاہوی المیت

## الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو مگر باپ کا بیچا زاد بھائی (بن نم) باپ نم، باپ کی پھوپھی زاد بہن حقیقی (بنت عمۃ الاب) صفیہ، باپ کا خالہ زاد بھائی حقیقی (بن خالہ) باپ نم، بکر اور باپ کا ماموں زاد بھائی (ابن خال الاب) عم چھوڑ گیا ہے تو ہر شے نم، نم، نم، نم وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینواتوجروا

## الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو تین حصص پر منقسم کر کے ضعیف و دوجے اور بزرگوں کو ایک حصہ دے گا۔ غامدہ  
عمر محبوب ہوں گے۔ فواللہ تعالیٰ اعلم بالصواب



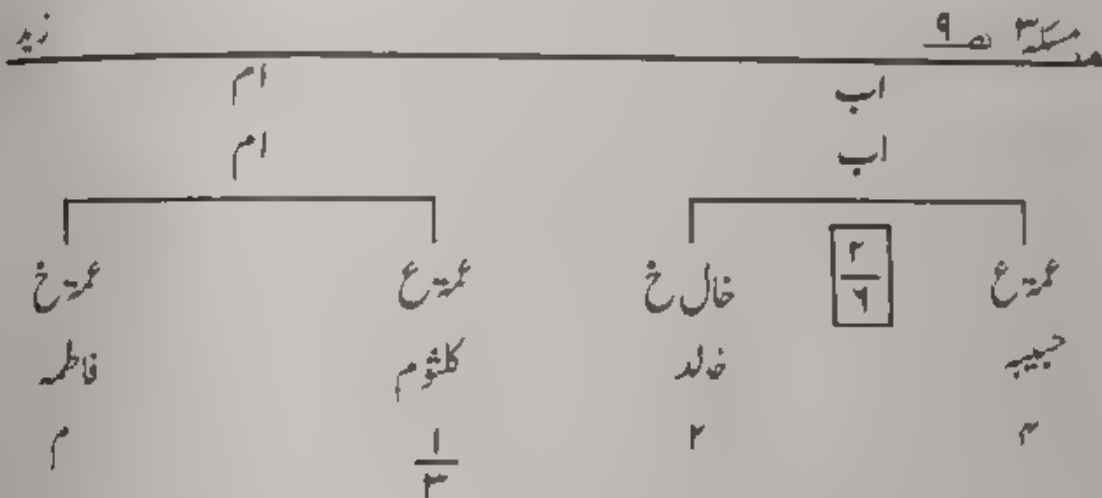
# فتویٰ نویسی ذوی الارحام صنف رابع لابوی ابوی المیت

## الاستفتاء

کی فرماتے ہیں عہاء کرام کہ زید فوت ہو کر دادا کی پھوپھی حقیقی (عمہ ع) حبیبہ، دادا کا مومن  
 دوری (خال خ) خالد، نانی کی پھوپھی حقیقی (عمہ ع) کلثوم اور نانی کی پھوپھی مادری (عمہ ع) فاطمہ چھوڑ  
 گئے ہیں۔ تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بینواتوجروا

## الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو نو حصص پر منقسم کر کے حبیبہ کو چار حصے، خالد و دو حصے اور کلثوم کو  
 تین حصے میں گئے اور فاطمہ محبوبہ ہوگی۔ فواللہ تعالیٰ اعلم بالصواب



## فتویٰ نویسی خنثی

### الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک بیٹا بھر، ایک بیٹی ریحانہ اور ایک ولد خنثی بخشو بچھوڑ گیا ہے تو بروئے شرح شریف بر مذہب شیعہ ہر ایک وارث کو کیا کیا ملے گا۔ بیٹا تو جرہا

### الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائیداد کو چالیس حصے پر منقسم کرے بڑا و اٹھارہ حصے، ریحانہ و نو حصے و زین بخشو تیرہ حصے ملیں گے۔ فواللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

زید	مسئلہ ۲۰	ابن
ولد خنثی و بیٹ	بنت	بکر
بخشو	ریحانہ	
$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{2}{5}$

زید	مسئلہ ۵	ابن
ولد خنثی و بکر	بنت	بکر
بخشو	ریحانہ	
$\frac{2}{8}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{2}{8}$

جمع	مسئلہ ۲۰	مسئلہ ۵	ابن
ولد خنثی	بنت		بکر
بخشو	ریحانہ		
۱۳	۹		۱۸

# فتویٰ نویسی حمل

## الاستفتاء

یہ فرماتے ہیں علماء کرام کہ زید فوت ہو کر ایک بیوی زینب حاملہ، ایک لڑکی ریحانہ، باپ بکر اور  
 بیوی صفیہ چھوڑ گیا ہے تو بروئے شرع شریف ہر ایک وارث کو کیا لیا جائے گا۔ بیسوا نوحروا

## الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو دو سو سولہ حصے پر منقسم کر کے زینب کو چوبیس حصے، بکر کو تیس  
 حصے اور صفیہ کو تیس حصے دیں گے۔ ریحانہ کو فی الحال اتالیس حصے ملیں گے۔ باقی انا نوے حصے روک  
 دئے جائیں گے۔ اگر زینب کو لڑکی پیدا ہوئی تو لڑکی کو "اڑسٹھ" حصے دئے جائیں گے اور ریحانہ کو مزید  
 حصہ سربقہ بچیں حصے دیئے جائیں گے۔ اور اگر لڑکا پیدا ہوا تو زینب کو مزید تین حصے، بکر کو مزید چار حصے،  
 صفیہ کو مزید چار حصے دیئے جائیں گے اور لڑکے کو اٹھتر حصے دیئے جائیں گے۔ اور اگر بچہ مردہ پیدا ہوا تو  
 زینب کو مزید تین حصے، صفیہ کو مزید چار حصے اور ریحانہ کو مزید اٹھتر حصے دیئے جائیں اور بکر کو مزید تین حصے  
 دیئے جائیں۔ فواللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

زید	اب	بنت	۱۳	۲۱۶	مسئلہ ۲۳۱۷
ام	بکر	ریحانہ	۳۹	حاصل مذکور	زوجہ
صفیہ					زینب
$\frac{۲}{۱۲}$	$\frac{۲}{۱۲}$	$\frac{۱۳}{۳۹}$		$\frac{۲۶}{۷۸}$	$\frac{۳}{۹}$
$\frac{۲}{۳۶}$	$\frac{۲}{۳۶}$				$\frac{۲}{۷۲}$

مسئلہ ۲۳۱۷	۲۱۶			
زوجہ	حاصل موقوف	بنت	اب	زید
زینب		ریحانہ	بکر	صفیہ
$\frac{۳}{۲۴}$	$\frac{۸}{۶۴}$	$\frac{۸}{۶۴}$	$\frac{۲}{۳۲}$	$\frac{۲}{۳۲}$





## فتویٰ نویسی خارج کی

### الاستفتاء

کی فرماتے ہیں علماء کرام کہ ہندو فوت ہو کر خاندن بکر، ماں عاشرہ، ریتھی خاندن چھڑ گئی ہے۔  
پھر اس کے زوج بکر نے، مہر جو اس کے ذمہ تھی، اسے اپنے حصہ نصف جائداد سے مصالحت کر کے دیا،  
متخارج ہو جاتا ہے۔ تو بقیہ ورثہ کے درمیان جائداد کے حصص پر تقسیم بنائے گئے۔ بسوا اور حروا۔

### الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد کو تین حصص پر منقسم کر کے عاشرہ دے دیئے اور خاندن کو ایک حصہ دیا

جائے گا۔ فواللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مسئلہ ۱	مسئلہ ۲	مسئلہ ۳
زوج	ام	خاندن
بکر	عاشرہ	عم
۳	۲	۱

## فتویٰ نویسی مقاسمۃ الجذ

### الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ ہندو فوت ہو کر خاندان نہ بنے، جہ خاندان وراثت و رقیہ چھوڑ گئی ہے تو بروئے شرع شریف علی مذہب صاحبین بل علی مذہب زید بن ثابت ہر ایک کو کیا کیا ملے گا۔ بینواتو حروا

### الافتاء

بعد از حقوق ثلاثہ مرتبہ کل جائداد و مستقیم حصص پر منقسم کر کے بکرو و حصے، زینب و چچہ حصے، خادم کو آٹھ حصے اور رقیہ کو چار حصے ملیں گے۔ فواللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مسئلہ اکدریہ و المقاسمۃ افضل				مسئلہ ۹۱
زوت	ام	جہ	مخلوطہ	اختراع
بکر	زینب	خاند	$\frac{۳}{۱۲}$	رقیہ
$\frac{۳}{۹}$	$\frac{۲}{۶}$	$\frac{۱}{۸}$		$\frac{۳}{۴}$



# فتویٰ نویسی مات الاخان معا علی رأی ابن مسعود و علی

## الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود و حضرت علیؓ کہ زید اور عمرؓ آپس میں جہانی ہیں۔ زید کے ارشاد میں کہ زینب، زکریا، رقیہ، بھائی عینی عمر اور مولیٰ عاتقہ عبداللہ ہیں، عمر کے ارشاد میں کہ زینب، زکریا، رقیہ، بھائی عینی زید اور مولیٰ عاتقہ عبدالرحمن ہیں، دونوں ماموں معا و لم بدر ابھما سے نسل الاخر ہیں۔ تو اس صورت میں ان حضرات کے نزدیک ایک ہر ایک وارث کو یہ بات

گاہ بینوا تو جروا۔

## الافتاء

بعد از حقوق خدادادہ مرتبہ کل جائداد ایک سو اسی روپے ہو جائیں ہو تقسیم یا جائے تاکہ زینب و چوتیس روپے، رقیہ و ستر روپے، خمد و ستر روپے، عبدالرحمن و دس روپے اور عبداللہ کو اس روپے

بے جائیں گے۔ فوالہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مستند	مات الاخوان	نرکہ تسفون روپیہ
زینب	بنات	اخ ع
۱	رقیہ	عمر
۱۵	۳	۲
	۴۵	۳۰
مستند	مات الاخوان	نرکہ تسفون روپیہ
زینب	بنات	اخ ع
۱	خمد و	زید
۱۵	۳	۲
	۴۵	۳۰

الآخرة ما ورت بعضهم من صاحبه كى صورة على رأيهما

منه	مات اخ ريد	تركة ثلثون روبية
۲	بنت	مولى عتاقه
۱	رقية	عبد الله
۵ —	۳	۲
	۱۵ —	۱۰ —

منه	مات اخ عمر	تركة ثلثون روبية
۲	بنت	مولى عتاقه
۱	خالد	عبد الرحمن
۵ —	۳	۲
	۱۵ —	۱۰ —

الاجل	مات اخ عمر تركة	مات اخ عمر تركة	مات اخ عمر تركة	مات اخ عمر تركة
بنت	بنت	مولى عتاقه	مولى عتاقه	مولى عتاقه
۱۰ —	۱۵ —	۱۵ —	۱۵ —	۱۵ —
۱۰ —	۱۵ —	۱۵ —	۱۵ —	۱۵ —

تقسيم كل تركة مائة وثمانون روبية على مذهب ابن مسعود و على

الاجل	مات اخ عمر كل تركة	مات اخ عمر كل تركة	مات اخ عمر كل تركة	مات اخ عمر كل تركة
۲۰ —	۶۰ —	۶۰ —	۶۰ —	۶۰ —
۲۰ —	۶۰ —	۶۰ —	۶۰ —	۶۰ —
۲۰ —	۶۰ —	۶۰ —	۶۰ —	۶۰ —



## زبدة الفن

في تقسيم تركه الرسر في الغرماء والورثاء والوصايا،

بسم الله الرحمن الرحيم

كان جميع مال الزبير عند الموت

٥٠٠٠٠٠٠

فزاده الله تعالى بعد موته ببركة الفزوات

٥٦٠٠٠٠٠

فجميع المال المقسوم بين الاولاد والزوجات والغرماء والموصى لهم بالثلث ٥٩٨٠٠٠٠٠

ونقصه هكذا وحقيقة العلم عند الله تعالى وهو العلام للمعصوم

المال المقسوم بين الغرماء

٢٢٠٠٠٠٠

سار المفسود من الورثة والموصى لهم

٥٢٠٠٠٠٠

سار المفسود من المساكين والاولاد عند الله من الرسر وهو الثلث بعد الدين ٤٢٠٠٠٠٠

٣٩٠٠٠٠٠

سار المفسود من الورثة بعد الدين والوصية وهو الثلث

١٠٠٠٠٠٠

سار المساكين والاولاد عند الله من الرسر

٢٩٠٠٠٠٠

سار المساكين

١٦٠٠٠٠٠

سار المفسود بين الزوجات وهو الثلث بعد الدين والوصية

٣٣٠٠٠٠٠

سار المفسود من المساكين والاولاد وهو الثلث بعد الدين والوصية

٢٢٠٠٠٠٠

سار المفسود من المساكين

٢٠٠٠٠٠٠

سار المفسود من المساكين

١٢٠٠٠٠٠

للزوجة الواحدة

٢٣٨٨٨٨٨  $\frac{8}{9}$

للأبن الواحد

١٢٣٣٣٣٣  $\frac{7}{9}$

سار المفسود

## الجدول

مسألة ٨٢٢ مات الزبير رضى الله عنه و كان جميع التركة ٥٩٨٠٠٠٠٠

زوج ٢٤ ١٢٠٠٠٠٠	زوج ٢٤ ١٢٠٠٠٠٠	$\frac{1}{108}$	زوج ٢٤ ١٢٠٠٠٠٠	زوج ٢٤ ١٢٠٠٠٠٠
ابن ٥٦ $\frac{23888888}{9}$	ابن ٥٦ $\frac{23888888}{9}$	ابن ٥٦ $\frac{23888888}{9}$	ابن ٥٦ $\frac{23888888}{9}$	ابن ٥٦ $\frac{23888888}{9}$
ابن ٥٦ $\frac{23888888}{9}$	ابن ٥٦ $\frac{23888888}{9}$	$\frac{4}{456}$	ابن ٥٦ $\frac{23888888}{9}$	ابن ٥٦ $\frac{23888888}{9}$
بنت ٢٨ $\frac{12222222}{9}$	بنت ٢٨ $\frac{12222222}{9}$	بنت ٢٨ $\frac{12222222}{9}$	بنت ٢٨ $\frac{12222222}{9}$	بنت ٢٨ $\frac{12222222}{9}$
بنت ٢٨ $\frac{12222222}{9}$	بنت ٢٨ $\frac{12222222}{9}$	بنت ٢٨ $\frac{12222222}{9}$	بنت ٢٨ $\frac{12222222}{9}$	بنت ٢٨ $\frac{12222222}{9}$
للغرماء ٢٢٠٠٠٠٠	لاولاد عبد الله بن الزبير رضى الله تعالى عنه ٦٢٠٠٠٠٠	للمساكين ١٢٨٠٠٠٠٠		

اللهم صل على سيدنا و مولانا محمد بن النبى الامى و آله و صحبه و بارك و سلم

عدد كل معلوم لك دائما ابدا

المؤلف : الاستاذ فى التفسير و الحديث محمد شريف الله يغفرله ولوالديه

## ابن الفن

ابنا عم احدهما اخ لام والآخر زوج

قال على<sup>٢</sup> للزوج النصف و للاخ من الام السدس و ما بقى بينهما فنصفان.

### التشريح

رجل (زيد) تزوج بامرأة فجاءت منه بابن (بكر) ثم تزوج باخرى فجاءت منه بابن (عمرو) ثم فارق المرأة الثانية فتزوجها اخوه (خالد) فجاءت منه ببنت (هند) فهي اخت الابن الثانى (عمرو) لامه و ابنة عمه (خالد) فتزوجت هذه البنت الابن الاول (بكر) و هو ابن عمها ثم ماتت عن ابنى عم احدهما اخوها لامها والآخر زوجها.

فقال على<sup>٢</sup> فى الصورة المذكورة للزوج النصف و للاخ من الام السدس و ما بقى وهو الثلث بينهما اى بين ابنى عمها احدهما الزوج والآخر اخوها من الام نصفان بطريق العصوبة فيكون للزوج الثلثان و يكون للثانى و هو ابن عمها الآخر الثلث بطريق الفرض و هو واحد والتعصيب و هو ايضا واحد.

### صورة المسئلة هكذا

ماقت امرأة هنده

ابن العم وهو اخوها من الام

$$\frac{1 \text{ عمر } 1}{2}$$

مسئلة

زوج وابن عمها

$$\frac{3 \text{ بكر } 1}{3}$$

مفتى محمد خليل الله شمسى



# خلاصة السراجي

على

الترتيب الدراسي

مع الضميمة المليحة

مرتبہ

استاذ الحديث مولوي محمد خليل اللہ مولويانوی

جامعہ تفسیریہ شمس العلوم

الکاشر

مکتبہ تفسیریہ

الجامعۃ التفسیریہ شمس العلوم حمیم یار خان پنجاب

موبائل: ۰۳۳۹۳۰۶۷۰۶۷۱-۰۳۳۱

